[illegible]

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے حالات

سید نفیس الحسینی

ناشر

سید [illegible] شاہ [illegible]

نفیس منزل

۲/۱۷۷ کریم پارک ۔ لاہور

فون: ۷۷۲۸۱۹۰

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

سید احمد شہید

سے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کے رُوحانی رشتے

سیّد نفیس الحسینی

ناشر

سیّد احمد شہید اکادمی

نفیس منزل

۱۷۷/۳ کریم پارک (راوی روڈ) لاہور [illegible]

Marfat.com

اشاعت اوّل

محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

مارچ ۲۰۰۳ء

130606

نام کتاب : حضرت سید احمد شہیدؒ سے
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے روحانی رشتے

تالیف : سید نفیس الحسینی

مطبع : اولمپیا پریس لاہور

ناشر : سید احمد شہیدؒ اکادمی کریم پارک لاہور

قیمت :

تقسیم کار
مکتبہ سید احمد شہیدؒ
اردو بازار لاہور

Marfat.com

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

سے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی رشتے

سید نفیس الحسینی

ناشر

سید احمد شہید اکادمی

نفیس منزل

۱۷۷/۳ کریم پارک ○ لاہور

فون: ۲۱۱۹۰

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

(سورۃ الاحزاب۔ ۲۳)

ان ایمان والوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ انھوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا، اسے سچ کر دکھایا۔ پھر ان میں کچھ وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ وہ ہیں، جو (شہادت کے) مشتاق ہیں، اور انھوں نے ذرا سا بھی ردّ و بدل نہیں کیا۔

Marfat.com

Marfat.com

مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغزِ اندیشہ — کہ فکر مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر ہے
وہ کون امامِ جہان و جہانیاں احمدؔ — کہ محض مُقتدیٔ سُنّتِ پیمبر ہے
زمیں کو مہرِ فلک سے نہ کیوں ہو دعویٔ نُور — کہ اُس کا رایتِ اقبال سایہ گُستر ہے
عروج سنگِ درِ قصرِ جاہ یہ کہ جسے — ہزار طعنِ حضیضِ اَوجِ لامکاں پر ہے
زبسکہ کام نہیں ہے اسے سوائے جہاد — جو کوئی اس سے مقابل ہے سو وہ کافر ہے
شرف ہے مہر کو اُس کے زمانے سے اتم — زبسکہ روز و شب انصاف سے برابر ہے
وہ بادشاہِ ملائک سپاہ، کوکبِ دیں — کہ نُورِ شمس و قمر جس کی گردِ لشکر ہے
وہ شُعلہ خصلتِ الحاد سوز کُفر گداز — کہ جس کا نقشِ قدم مہرِ روزِ محشر ہے
وہ برقِ خرمنِ اربابِ شرک و اہلِ ضلال — کہ شعلہ خوشۂ حاصل تو دانہ اخگر ہے
وہ قہرمانِ فلک توسن و نجوم حشم — کہ ترکِ چرخ غلام اُس کا مہر چاکر ہے

وہ شاہ مملکتِ ایماں کہ جس کا سالِ خروج
امامِ برحق مہدی نشاں علی فر ہے
۲ ۴ ۲ ۱ ۵

جو سیّد احمدؔ امامِ زمان و اہلِ زماں — کرے ملاحدۂ دیں سے ارادۂ جنگ
تو کیوں نہ صفحۂ عالم پہ لکھے سالِ وغا — خروجِ مہدیٔ کفار سوز کلکِ تفنگ
۲ ۴ ۵ ۲ ۱

حکیم مومن خان مومنؔ

Marfat.com

مضامین

۱ حالات حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ مع رسالۂ اشغال ۹
۲ حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی شہید رحمۃ اللہ علیہ ۵۷
۳ حضرت سید نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۸۱
۴ حضرت میاںجیو نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۸۹
۵ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۱
۶ حضرت سید احمد شہیدؒ سے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے روحانی رشتے ۱۲۵
۷ ضمیمہ ۱۴۱
- خطبات شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ
رسالۂ اشغال خطی نسخہ - مکاتیب سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ
اقتباس منظورۃ السعداء - مایار کی جنگ - نظم شہیدانِ بالاکوٹ -
کتبۂ شہدائے مایار - شجرات ضیاء القلوب ۲۳۳

مذکورہ بالا مضامین وقتاً فوقتاً لکھے گئے اور رسائل میں شائع ہوتے رہے اس بنا پر بعض مضامین میں تکرار ہو گئی ہے۔
حضرت حاجی عبدالرحیمؒ ولایتی شہید اور حضرت میاںجیو نور محمد جھنجھانویؒ کے مضامین تازہ ہیں۔

نفیس الحسینی

Marfat.com

پیشکش : سیّد احمد شہید اکیڈمی

رسالۂ اشغال

حصّہ

سلاسلِ عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے اذکار، مراقبات و شجرات کا گلدستہ

تالیف فارسی

امیر المومنین امام المجاہدین مجدد مائۃ سیزدہم (۱۳) حضرت سیّد احمد شہید قدس اللہ سرہٗ

۱۲۰۱ھ ———— ۱۲۴۶ھ

ترجمہ

سیّد نفیس الحسینی

ناشر

سیّد احمد شہید اکادمی

نفیس منزل

Marfat.com

تعارُف

پیشِ نظر "رسالۂ اشغال" امیرالمومنین امام المجاہدین مُجدد مائۃ سیزدہم حضرت سید احمد شہید قدس سرہ کی تالیف ہے۔ شہادت سے چار سال پیشتر منقتم ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ کو بمقام تختہ بند (علاقۂ سرحد) آپ نے طالبین سلوک کے لیے اذکار و مراقبات اور شجرات سلاسل کا یہ مجموعہ مرتب فرمایا تھا۔ اس سے پہلے آپ کے ملفوظات اور اذکار و مراقبات پر مشتمل ایک بلند پایہ کتاب "صراطِ مستقیم" (سن تالیف ۱۲۳۳ھ) مشہورِ عالم ہے جسکی جمع و ترتیب کا کام حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالحی صاحب بڈھانویؒ نے انجام دیا تھا۔ "رسالۂ اشغال" میں بھی وہی اذکار و مراقبات مختصر مگر جامع انداز میں دیئے گئے ہیں، البتہ اس رسالہ کی ایک جزوی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت سید صاحبؒ نے سلاسل طریقت کے شجرات بھی شامل فرما دیئے ہیں۔ آخر میں مزید ایک اجازت نامہ بھی مرقوم ہے۔

"رسالۂ اشغال" "مکاتیب سید احمد شہیدؒ" کے اس خطی نسخے میں شامل ہے۔ جسے راقم سطور نے مرتب کر کے ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء میں سید احمد شہید اکیڈمی کی طرف سے شائع کرا دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء کی مبارک ساعتوں میں ناچیز نے اسے اُردو میں منتقل کر دیا ہے۔ یہ تحفۂ درویش اہلِ قلب و نظر کی خدمت میں حاضر ہے۔ ع

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

نفیس الحسینی

Marfat.com

انتساب

قطب الارشاد حضرت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہٗ کی روحِ پُرفتوح کے نام
جو حضرت سید احمد شہیدؒ کے سلسلۂ عالیہ میں بچند واسطہ اس طرح منسلک ہیں:

قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہٗ (م ۱۳۸۲ھ)
قطب العالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس سرہٗ (م ۱۳۳۷ھ)
قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہٗ (م ۱۳۲۳ھ)
قطب الاقطاب شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ (م ۱۳۱۷ھ)
قطب دوراں نور الاسلام حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہٗ (م ۱۲۵۹ھ)
مجدد الاسلام امام المجاہدین امیر المؤمنین حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ (م ۱۲۴۶ھ)

Marfat.com

Marfat.com

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

ہادیٔ زمانہ مُرشدِ یگانہ

ذیل میں تصوف وسلوک کی مشہور کتاب "صراطِ مستقیم" کے خاتمہ کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

"صراطِ مستقیم" کے مُرتّب زبدۃ الاولیاء الکاملین، عُمدۃ العلماء المجاہدین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید قدس سرّہٗ نے اپنے پیر و مُرشد امیر المومنین، امام المجاہدین، قطب الاقطاب مجدد مائۃ سیزدہم حضرت سید احمد شہید قدس سرّہٗ کے حصول نسبت نبوّت اور تحصیل سلوک ولایت پر عارفانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ "خاتمہ" سے پہلے ابتدائیہ کی وہ سطور بھی نقل کر دی جائیں جن میں مردِ اخلاص کیش و جاں نثار نے اپنے مُرشدِ یگانہ وہادیٔ زمانہ کو عقیدت ومحبت کی زبانِ شیریں سے ان الفاظ میں یاد کیا ہے:

"عاجز ذلیل الراجی لرحمۃ اللہ الجلیل بندۂ ضعیف محمد اسمٰعیل کہ نعم الٰہی دربارۂ این ضعیف نامتناہی است و از اعاظم آں حضورِ محفلِ ہدایت منزل ملازمانِ فخر خاندانِ سیادت، مرجع اربابِ ہدایت، مرکز دائرۂ ولایت، دلیل سبیلِ فلاح و رشاد، رہنمائے طریق تحقیق و سداد، مظہر انوارِ نبویؐ، منبع آثارِ مصطفویؐ، سلالۂ خاندانِ صاحب طہارت سید الاولیاء اعنی علی مرتضیٰؓ، نقاوۂ دودمان سبط اکبر سند الاصفیاء اعنی حسن مجتبیٰؓ، مقتدائے اصحابِ شریعت، پیشوائے اربابِ طریقت، ہادیٔ زمانہ، مُرشدِ یگانہ، سراج المحبین ن المحبوبین الامام الاوحد السید احمد متع اللہ المسلمین بطول بقائہ و نفعنا وسائر الطالبین باقوالہ و افعالہ و احوالہ است۔"

Marfat.com

پس جاننا چاہیے کہ حضرت ایشان (سید احمد شہید) کی جبلت ابتدائے فطرت ہی سے کمالات طریق نبوّت پر اجمالاً مائل تھی۔ اس طریق کے آثار یعنی وجدانی طور پر مناجات کی لذّت پانا، بالخصوص نماز میں، اور شرع شریف کی تعظیم، اتباعِ سُنّت کی نہایت درجہ رغبت، آلودگی بدعت سے کمال نفرت، طاعات کی طرف طبعی میلان اور معاصی و سیّئات سے جبلّی کراہت بچپن سے آپ پر ظاہر و باہر تھی۔ القصّہ طہارت جبلّیہ کے آثار آپ کی طبیعت کی تہ میں ظاہر اور سعادت ازلیہ کے انوار آپ کی جبین مُبارک پر ہویدا تھے۔ حتیٰ کہ سعادتوں کے خزائن کی کلید کہ جس کی مدد سے ہر دو طریق یعنی طریق نبوّت اور طریق ولایت کے بند دروازے کُھل جائیں، آپ کے ہاتھ آگئی۔ یعنی آپ جناب ہدایت مآب۔ قدوۂ ارباب صدق و صفا، زبدۂ اصحاب فنا و بقا۔ سیّد العُلمار وسند الاولیار، حجۃ اللہ علی العالمین، وارث الانبیار والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز مولانا و مُرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واعزنا وسائر المسلمین بمجدہ و علائہ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ کو اُن کے حضور طریقہ نقشبندیہ میں بیعت کا شرف حاصل ہُوا۔ حصول بیعت کے یُمن اور آنجناب کی توجّہات کی برکت سے آپ پر نہایت عجیب و نادر معاملات ظاہر ہُوئے۔ اُنھیں وقائع عجیبہ کے سبب کمالات طریق نبوت جو ابتدائے فطرت ہی سے اجمالی طور پر مندرج تھے تفصیل و شرح کے ساتھ انجام پائے اور مقامات طریق ولایت نہایت اچھی صورت میں جلوہ گر ہُوئے۔

ان معاملات میں سب سے اوّل اور افضل یہ ہے کہ آپ نے جناب رسالتمآب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تین کھجوریں اپنے دست مبارک سے آپ کو کھلائیں۔ اس انداز سے کہ ایک ایک کھجور اپنے دست مبارک میں لے کر آپ کے دہن میں رکھتے تھے۔ اسکے بعد جب آپ بیدار ہُوئے تو اپنے اندر اس رویائے حقہ کا اثر ظاہر و باہر محسوس کیا۔

Marfat.com

اس واقعہ سے آپ کو سلوکِ طریقِ نبوّت کی ابتدا حاصل ہوگئی۔

بعد ازاں ایک دن جنابِ ولایت مآب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور جنابِ سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا۔ پس جنابِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے دستِ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کو خُوب اچھی طرح سے مل مل کر دھویا جس طرح والدین اپنے بچوں کو نہلاتے دُھلاتے ہیں پھر جناب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ایک نہایت نفیس لباس اپنے دستِ مبارک سے آپ کو پہنایا۔ پس اس واقعہ کے سبب سے کمالاتِ طریقِ نبوّت نہایت جلوہ گر ہُوئے اور مقبولیتِ ازلی جو کہ ازل الآزال میں مخفی تھی منصۂ ظہور پر آگئی عنایتِ رحمانی اور تربیتِ یزدانی بغیر کسی واسطے کے آپ کے حال کی متکفل ہوئی۔ اور "معاملاتِ متواترہ" اور "وقائعِ متکاثرہ" پے در پے وقوع میں آئے۔ یہاں تک کہ ایک روز حضرت جل و علا نے آپ کا داہنا ہاتھ اپنے "دستِ قدرتِ خاص" میں پکڑا اور "امورِ قدسیہ" میں سے ایک چیز جو کہ نہایت رفیع و بدیع تھی، آپ کے سامنے کرکے فرمایا، ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اور دیگر چیزیں بھی دیں گے۔

حتیٰ کہ ایک شخص نے حضرت سیّد صاحبؒ کی خدمت میں بیعت کی استدعا کی۔ حضرت اُن دنوں عام طور پر بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ اس بنا پر اُس شخص کی التماس قبول نہ فرمائی۔ اس نے نہایت درجہ الحاح کی۔ حضرت نے اُسے فرمایا: کہ ایک دو روز توقف کرنا چاہیے بعد میں جو کچھ مناسبِ وقت ہوگا وہی عمل میں آئے گا۔ پھر آپ حضرت حق کی جناب میں استفسار و اجازت کے لیے متوجہ ہُوئے اور عرض کیا کہ آپ کے بندوں میں سے ایک بندہ مجھ سے بیعت کی استدعا کرتا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہُوا ہے اور اس زمان میں جو کوئی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اس کی دستگیری کا پاس کرتا ہے۔ آپ کے اوصاف کو مخلوقات کے اخلاق سے کچھ بھی نسبت نہیں [illegible]

Marfat.com

معاملہ میں کیا منظور ہے؟ بارگاہِ حق سے حکم ہُوا کہ "جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت ہوں گے، اگرچہ وہ لاکھوں کی تعداد میں ہوں، ہم سب کو کفایت کریں گے۔"

القصّہ اس قسم کے واقعات اور ایسے ایسے معاملات سینکڑوں پیش آئے۔ یہاں تک کہ کمالاتِ طریقِ نبوّت اپنی انتہائی بلندی کو پہنچے اور الہام اور کشف علومِ حکمت کے ساتھ انجام پذیر ہُوئے۔ یہ ہے طریقِ استفادۂ کمالاتِ راہِ نبوّت۔

اور کمالاتِ راہِ ولایت کے استفادہ کا طریق، اوّل اس طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اولیاءاللہ کے طریقوں میں سے ہر طریق میں مجاہدات و ریاضات، اذکار و اشغال اور مراقبات معین کیے ہوئے ہیں۔ ان اُموں میں سے ہر ایک امر طالب کے نفس میں اثر پیدا کرتا ہے اور اشغال کے ثمرات وارد ہونے کے سبب سے ایک "امرِ مستقر" طالب کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس امر کے سبب سے طالب عالمِ قدس سے ارتباط رکھتا ہے۔ اور وہی امر حضرت حق جلّ وعلا کے ساتھ طالب کے علاقے کا مُوجب ہوتا ہے وہ امر ہمیشہ طالب کے نفس میں موجود رہتا ہے، خواہ اس امر کی جانب طالب کی نظر ہو یا نہ ہو۔ ہاں اس امر کی طرف توجہ کے سبب اس کے آثار منصّۂ ظہور پر آجاتے ہیں ورنہ اس کے جوہر نفس میں مخفی رہتے ہیں۔ اس امر کو عرفِ قوم (صوفیہ) میں "نسبت" کہتے ہیں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ ایک شخص جو معقول کی کتابوں کی تکرار خواندگی کرتا ہے یا دُوسرے صنائع جیسے موسیقی یا آہنگری یا زرگری کی مشق کرتا ہے تو کچھ مدت کے بعد اس کے اندر ایک "امرِ مستقر" پیدا ہو جائے گا، جسے ملکۂ صناعت کہتے ہیں۔ وہ ملکہ اُس شخص کے نفس میں دائماً مستقر رہتا ہے خواہ وہ شخص اس ملکہ کی جانب التفات کرے یا نہ کرے۔ ہاں البتہ جب یہ شخص اس ملکہ کی طرف التفات کرتا ہے اور اس کو بروئے کار لاتا ہے تو اس کے آثار ظہور پذیر ہوتے ہیں ورنہ پردۂ اخفا میں مخفی رہتے ہیں۔

Marfat.com

جب اس مقدمہ کی تمہید ہو چکی تو جاننا چاہیے کہ اگرچہ عادت اللہ اس قانون پر جاری ہے کہ مجاہدات و ریاضات و اذکار و اشغال کے مبادی کی تحصیل کے بعد "نسبت" ہاتھ آتی ہے۔ لیکن خرقِ عادت کے طور پر بعض نفوسِ کاملہ کو اوّلاً نسبت حاصل ہوتی ہے بعد ازاں مبادی۔ مثلاً عادۃ اللہ اس قانون پر جاری ہے کہ کتاب و سنّت کے مضامین کُتب عربیہ اور فنونِ ادبیہ کی تحصیل کے بعد ہاتھ آتے ہیں لیکن بعض نفوسِ کاملہ کو خرقِ عادت کے طور پر اوّلاً ان مضامین لطیفہ پر اطّلاع بخشی جاتی ہے، اسے اصطلاح قوم (صوفیہ) میں علم لدُنّی کہتے ہیں۔ فنونِ ادبیہ انھیں ثانیاً حاصل ہوتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحصیل مبادی میں وہ دُوسرے مبتدیوں کی مانند ان فنون کے اساتذہ کے محتاج ہوتے ہیں بلکہ کبھی کبھی مبادی سے عاری ہی رہ جاتے ہیں۔

القصہ حضرت ایشان (سیّد صاحب) کو تینوں طریقوں یعنی قادریہ، چشتیہ اور نقشبندیہ کی نسبت مبادی سے پہلے حاصل ہو گئی۔ نسبت قادریہ و نقشبندیہ کا بیان تو اس طرح ہے کہ آنجناب ہدایت مآب (حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ) کی بیعت کی برکت اور ان کی توجّہات کے یُمن سے جناب حضرت غوث الثقلینؒ اور جناب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ کی مقدس رُوحیں آپ کے متوجّہ حال ہُوئیں اور قریباً ایک ماہ تک آپ کے حق میں ہر دو روحین مقدسین کے مابین فی الجملہ ایک تنازع رہا۔ کیونکہ ان ہر دو اماموں میں سے ہر ایک آپ کو تمام اپنی جانب جذب کرنے کا مستقاضی تھا۔ یہاں تک کہ تنازع کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر مصالحت واقع ہونے کے بعد ایک روز دونوں مقدس رُوحیں حضرت پر جلوہ گر ہوئیں اور تقریباً ایک پہر تک دونوں امام آپ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور تاثیر زور آور فرماتے رہے حتیٰ کہ اسی ایک پہر میں ہر دو طریقہ کی نسبت انھیں نصیب ہوگئی۔

اور نسبت چشتیہ کا بیان اس طرح ہے کہ ایک روز حضرت ایشان سید احمد شہید

Marfat.com

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ کے مرقدِ منور کی طرف تشریف لے گئے اور اُن کے مرقد مبارک پر مراقب ہوکر بیٹھ گئے۔ اس اثنا میں اُن کی رُوحِ پُرفتوح سے مُلاقات متحقق ہُوئی، آنجناب حضرتِ قطب الاقطاب نے آپ پر نہایت قوی توجّہ فرمائی۔ اس توجّہ کی وجہ سے نسبتِ چشتیہ کا ابتدائی حصول متحقق ہوگیا۔ اِس واقعہ سے ایک مدّت گزرنے کے بعد ایک روز مسجد اکبر آبادی واقع شہر دہلی (اللہ تعالیٰ اسے آفاتِ زمانہ سے محفوظ رکھے) میں آپ اپنے مستفیدوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، چنانچہ راقم الحروف بھی اس محفلِ ہدایت منزل کے آستان بوسوں کی سلک میں منسلک تھا، سب حاضرینِ محفل مراقبہ کے گریبان میں سر ڈالے ہُوئے تھے، اور حضرت سب مستفیدوں پر توجّہ فرما رہے تھے۔ اس مجلس ملائک مانس کے اختتام کے بعد کاتب الحروف کی طرف متوجّہ ہوکر فرمایا کہ آج حق جلّ وعلا نے محض اپنی عنایت سے بلا واسطہ کسی کے نسبتِ چشتیہ کا اختتام ہمیں ارزانی کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے طریقۂ چشتیہ کی تلقین و تعلیم میں بازوئے ہمّت کھولا اور اشغال کی تجدید فرمائی جن پر یہ کتاب مستطاب (صراطِ مستقیم) مشتمل ہے۔ یہ ہے طریقہ تینوں نسبتوں کے استفادے کا۔

اور باقی تمام نسبتوں، نسبتِ مجددیہ وشاذلیہ وغیرہ کا استفادہ، تو جاننا چاہیے کہ کمالاتِ راہِ نبوّت، اربابِ کمال کی بصیرت کو کحلِ قُدسی سے سُرمہ ناک کر دیتے ہیں اور کحلِ قدسی کی وجہ سے اُن کا نُورِ بصیرت حدّت و تیزی اختیار کر لیتا ہے۔ اُن کی رُوحِ قدسی آنکھ کی مانند کھُل جاتی ہے حتیٰ کہ وہ جس چیز کی طرف التفات کرتے ہیں اُس چیز کے دقائق در دقائق کو اپنی استعداد کے مطابق کما حقہٗ پا لیتے ہیں۔ پس گویا ولایت کی تمام نسبتیں سالکِ راہِ نبوّت کے کمال میں مجملاً مندرج ہوتی ہیں۔ جُونہی کسی چیز کی طرف ایک ادنیٰ التفات متحقق ہُوا تو اس چیز کی حقیقت اپنی تمام شرح وبسط کے ساتھ اُن کی بصیرت کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

مجدّدِ اسلام حضرت سیّد احمد شہیدؒ

انوارِ شریعت و فیوضِ طریقت کا مجمع البحرین

یہ مضمون حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی گرانقدر تالیف "سیرت سید احمد شہید" سے ملخص ہے

نفیس الحسینی

قطب العالم مجدد دین و ملت حضرت سیّد احمد شہیدؒ کی ولادت باسعادت بمقام تکیہ رائے بریلی (ہند) صفر ۱۲۰۱ھ میں ہوئی۔ آپ کا خاندان برصغیر کے برگزیدہ خاندانوں میں شمار ہوتا ہے آپ حضرت سیّد شاہ علم اللہ نقشبندیؒ کی اولاد میں سے تھے جنہیں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے خلیفۂ اجل حضرت سیّد آدم بنوری قدس سرہ سے نسبت بیعت و اجازت حاصل تھی۔

آپ کا نسب نامہ حسب ذیل ہے:

سیّد احمد شہید بن سیّد محمد عرفان بن سیّد محمد نور بن سیّد محمد ہدیٰ بن سیّد شاہ علم اللہ بن سیّد محمد فضیل بن سیّد محمد معظّم بن سیّد احمد بن قاضی سیّد محمود بن سیّد علاء الدین بن سیّد قطب الدین محمد ثانی بن سیّد صدر الدین ثانی بن سیّد زین الدین بن سیّد احمد بن

Marfat.com

سیّد علی بن سیّد قیام الدین بن سیّد صدر الدین بن قاضی سیّد رکن الدین بن امیر سیّد نظام الدین بن امیر کبیر سیّد قطب الدین محمد حسنی الحسینی المدنی الکڑوی بن سیّد رشید الدین احمد مدنی بن سیّد یوسف بن سیّد عیسیٰ بن سیّد حسن بن سیّد ابی الحسن بن ابی جعفر بن قاسم بن ابی محمد عبداللہ بن سیّد حسن الاعور الجواد نقیب کوفہ بن سیّد محمد ثانی بن ابی محمد عبداللہ الاشتر بن سیّد محمد صاحب النفس الزکیہ بن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؓ بن امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

حضرت حسن مثنیٰ کی شادی اپنے عم نامدار شہید کربلا حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ صغریٰ سے ہوئی تھی، اس لیے اس خاندان کو حسنی حسینی کہا جاتا ہے۔ ابتدا ہی سے آثار رشد و ہدایت آپ کی جبین مبارک میں روشن تھے۔ ذوق عبادت، شوق جہاد اور جذبۂ خدمت خلق سن شعور ہی سے طبیعت مبارک میں راسخ تھا۔ شباب کا زمانہ قریب آیا تو والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ حالات کے تقاضے سے آپ نے پہلے لکھنؤ اور پھر دہلی کا سفر کیا۔ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کے خاندان سے آپ کے خاندان کے گہرے روابط تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کی خدمت میں:

دہلی پہنچ کر آپ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے مصافحہ و معانقہ کے بعد دریافت کیا کہ کہاں سے تشریف لائے؟ آپ نے عرض کیا رائے بریلی سے۔ فرمایا کس خاندان سے ہیں؟ عرض کیا وہاں کے سادات میں شمار ہے۔ فرمایا کہ سید ابوسعید صاحب و سید نعمان صاحب سے واقف ہیں؟ سیّد صاحب نے عرض کیا کہ سید ابوسعید صاحب میرے نانا اور سیّد نعمان صاحب میرے حقیقی چچا ہیں۔ شاہ صاحب نے اٹھ کر دوبارہ مصافحہ و معانقہ کیا اور پوچھا کہ کس غرض کے لیے اس طویل سفر کی تکلیف برداشت کی۔ سیّد صاحب

Marfat.com

نے جواب دیا کہ آپ کی ذات مبارک کو غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی طلب کے لیے یہاں پہنچا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اگر شامل حال ہے تو اپنے ددھیال اور ننھیال کی میراث تم کو مل جائے گی۔ اس وقت شاہ صاحب نے ایک ملازم کی طرف اشارہ فرمایا کہ "سید صاحب کو بھائی مولوی عبدالقادر صاحب کے یہاں پہنچا دو اور ان کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دے کر کہنا کہ اس عزیز مہمان کی قدر کریں اور ان کی خدمت میں کوتاہی نہ کریں۔ ان کا مفصل حال ملاقات کے وقت بیان کروں گا۔" سید صاحب حسب ارشاد اکبرآبادی مسجد میں ترجمان القرآن حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کی تربیت میں ٹھہر گئے۔ سید صاحبؒ کو خاندان ولی اللٰہی کے ان دونوں بزرگوں سے استفادہ کا موقع ملا۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ کو سید صاحبؒ سے بڑی محبت تھی۔ "امیر الروایات" میں ہے کہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے سید صاحبؒ کی بعض ادائیں دیکھ کر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے انھیں مانگ لیا تھا۔

شرفِ بیعت

سید صاحبؒ نے حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ سے کچھ پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد ایک شب جمعہ کو آپ نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ شاہ صاحبؒ نے طرق ثلاثہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ میں آپ کو داخل فرما لیا اور ذکر و اشغال تلقین فرمائے۔ سید صاحب مسجد اکبرآبادی میں مشغول بحق رہتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے بھی ایک مدت تک آپ کو سلوک کی تعلیم و تربیت فرمائی۔

آپ کو چند دنوں میں اس قدر باطنی ترقی ہوئی اور وہ بلند مقامات حاصل ہوئے جو سالکین و مشائخ کو برسہا برس کی ریاضت و مجاہدہ سے کم حاصل ہوتے ہیں۔ آپ ... میں اس قدر انعامات الٰہیہ کی بارش ہوئی جس کی نظیر کم بزرگوں کی تاریخ میں ملتی ہے۔ خود ...

Marfat.com

اور سوانح احمدی سے ایک واقعہ جو مشتے نمونہ از خروارے کی حیثیت رکھتا ہے نقل کیا جاتا ہے:

انعاماتِ شبِ قدر

"قیامِ دہلی کے اثنار میں رمضان المبارک پڑا، اکیسویں شب کو آپ حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اس عشرہ کی کس رات میں شب بیداری کر کے شب قدر کی سعادت حاصل کی جائے۔ شاہ صاحبؒ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ فرزندِ عزیز، شب بیداری کا جو روزانہ معمول ہے، اسی طرح ان راتوں میں بھی عمل کرو، صرف شب بیداری سے کیا ہوتا ہے دیکھو چوکیدار اور سپاہی ساری رات جاگتے رہتے ہیں مگر اس دولت سے بے نصیب و محروم رہتے ہیں۔ اگر تمھارے حال پر اللہ کا فضل ہے تو شب قدر میں اگر تم سوتے بھی ہو گے تو اللہ تمھیں جگا کر ان برکات میں شریک کر دے گا۔ سیّد صاحب یہ سُن کر اپنے مسکن پر آ گئے اور عادت کے مطابق شب بیداری کا معمول رکھا۔ ستائیسویں شب کو آپ نے چاہا کہ ساری رات جاگوں اور عبادت کروں مگر عشار کی نماز کے بعد کچھ ایسا نیند کا غلبہ ہُوا کہ آپ سو گئے۔ تہائی رات کے قریب دو شخصوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر جگایا۔ آپ نے خواب ہی میں دیکھا کہ آپ کے داہنے طرف حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہیں اور آپ سے فرما رہے ہیں۔ "احمد، اُٹھ اور غسل کر۔" سیّد صاحبؒ ان دونوں حضرات کو دیکھ کر دوڑ کر مسجد کے حوض کی طرف گئے اور باوجودیکہ سردی سے حوض کا پانی یخ ہو رہا تھا۔ آپ نے اس سے غسل کیا اور فارغ ہو کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرزند، آج شب قدر ہے یادِ الٰہی میں مشغول ہو اور دُعار و مناجات کرو۔ اس کے بعد دونوں حضرات تشریف لے گئے۔"

مؤلفِ "مخزن احمدی" لکھتے ہیں کہ اس کے بعد سیّد صاحبؒ بارہا فرمایا کرتے تھے:

130606

Marfat.com

"اس رات کو اللہ کے فضل سے واردات عجیب و واقعات غریب دیکھنے میں آئے. تمام درخت، پتھر اور دُنیا کی ہر چیز سجدہ میں تھی اور تسبیح و تہلیل میں مشغول، مگران ظاہری آنکھوں سے اپنی اپنی جگہ کھڑی معلوم ہوتی تھی۔ اس وقت فنا کلّی اور استغراق کامل مجھے حاصل ہُوا۔ صبح میں نے حضرت شاہ صاحبؒ سے سب حال بیان کیا، آپ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج کی شب تم اپنی مُراد کو پہنچ گئے" اس وقت سے ترقیات و علوِ درجات کے آثار ظاہر ہونے لگے۔

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے "صراطِ مستقیم" کے خاتمے میں اس قسم کے متعدد واقعاتِ عجیبہ و وارداتِ نادرہ تحریر فرمائے ہیں جو حضرت سید صاحبؒ کے علوِ مرتبہ اور باطنی کمالات پر شاہدِ عادل ہیں۔

رُتبۂ بلند

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ منشی نعیم کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس اُمت میں چالیس ابدال ہر وقت رہتے ہیں جن کے صدقے میں اہلِ زمین پر بارش برستی ہے اور انھیں رزق ملتا ہے اور اُنہی کے صدقے میں نصرت حاصل ہوتی ہے۔ چہ عجب کہ سید احمد کو بھی ایسا ہی رتبہ مل گیا ہو اس لیے اُن کے مقام کا انکار نہیں کرنا چاہیے"

ایک عرصہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی خدمت میں رہنے کے بعد آپ اپنے وطن رائے بریلی تشریف لے گئے۔ دو برس کے قریب وہاں رہنا ہُوا۔ اسی مدت میں آپ نے نکاح کیا۔ رائے بریلی سے ۱۲۲۶ھ میں دوبارہ آپ دہلی تشریف لے گئے۔

نواب امیر خاں کے لشکر میں

۱۲۲۷ھ میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی اجازت سے نواب امیر خاں والیِ ریاست

Marfat.com

ٹونک کے لشکر میں چلے گئے "منظورۃ السُّعدا" میں ہے :

بنا بر الہامیکہ درباب اقامت جہاد	اقامتِ جہاد کے بارے میں آپ کو جو
شدُ رہگرائے لشکرِ ظفر اثر . . . . امیر الدولہ	الہام ربّانی ہُوا اس کی بنا پر آپ نواب
نواب امیر خاں بہادر مرحوم شُدند	امیر خاں کے لشکر کی طرف تشریف لے گئے

حضرت سیّد صاحبؒ نواب امیر خاں مرحوم کے لشکر میں چھ سال سے زائد رہے۔ سیّد صاحبؒ کے تذکرے اور تاریخیں اس زمانۂ قیام کی کرامات اور واقعاتِ غریبہ سے پُر ہیں۔ آپ نواب صاحب کو صحیح مشورے اور قیمتی امداد دیتے رہے۔

لشکر سے علٰحدگی

۱۲۳۲ھ میں یہ صُحبت اس وقت ختم ہوئی جب بدقسمتی سے نواب امیر خاں کی انگریزوں سے صُلح ہوگئی۔ حضرت سیّد صاحبؒ نے لشکر سے علٰحدگی اختیار کرلی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ کی خدمت میں لکھا کہ "خاکسار قدمبوسی کو حاضر ہوتا ہے۔ یہاں لشکر کا کارخانہ درہم برہم ہوگیا۔ نواب صاحب انگریزوں سے مل گئے۔ اب یہاں رہنے کی کوئی صورت نہیں"۔

شاہ عبد العزیز صاحبؒ کا خواب

حضرت سیّد صاحبؒ کے دہلی پہنچنے سے ایک ہفتہ قبل حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم جامع مسجد دہلی میں تشریف لائے ہیں اور لوگ جوق درجوق زیارت کے لیے دُور دُور سے آرہے ہیں۔ سب سے پہلے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شاہ صاحبؒ کو شرفِ باریابی عطا فرمایا اور عصائے مبارک دے کر فرمایا کہ اس عصا کو لے کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھ جاؤ اور جو آنا چاہے اندر آکر اُس کا حال عرض کرو اور میری اجازت سے اندر بھیجو۔ شاہ صاحبؒ نے اس کی تعمیل کی اور ہزارہا بندگانِ خدا نے حضورؐ کی زیارت کی۔ صبح اُٹھ کر شاہ صاحبؒ سب سے

Marfat.com

پہلے حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ خلیفۂ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور خواب کی تعبیر چاہی۔ شاہ غلام علی صاحبؒ نے فرمایا کہ سُبحان اللہ یُوسفِ وقت مجھ سے تعبیر پُوچھتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر میں آپ کی زبان سے سُننا چاہتا ہُوں۔ شاہ غلام علی صاحبؒ نے فرمایا کہ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے یا آپ کے کسی مُرید رشید کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و فیض کا سلسلہ جاری ہوگا۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فرمایا کہ میرے خیال میں بھی یہی تعبیر آئی تھی۔

رجُوعِ عام

ایک ہفتہ کے بعد حضرت سیّد صاحبؒ دہلی تشریف لائے اور حسبِ معمول اکبر آبادی مسجد میں قیام فرمایا اور لوگوں کا رجُوع ہُوا۔ انھیں دنوں میں شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالحیؒ اور حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد اسمٰعیل (نبیرۂ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) آپ کے حلقہ بیعت و ارادت میں داخل ہوئے۔

مُرشدِ وقت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی زندگی میں ان اماموں کا کسی کی بیعت میں داخل ہونا معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس کا بڑا چرچا ہُوا۔ جوق در جوق علماء و فضلاء و صالحین بیعت ہونے لگے۔ شاہ صاحبؒ کے خاندان کے اکثر افراد شاہ صاحب کی اجازت سے اور مولانا محمد یُوسف صاحب نبیرۂ حضرت شاہ اہل اللہ صاحب برادر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مع خاندان، مولوی وجیہ الدین صاحبؒ، حکیم مغیث الدین صاحب، حافظ معین الدین صاحبؒ وغیرہ مع خاندان واقارب مرید ہوئے اور ایسی مقبولیت و شہرت ہوئی کہ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا کا سماں بندھ گیا۔

تبلیغی اسفار

دن بدن آپ کی مقبولیت و شہرت بڑھتی گئی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دفعۃً ایسے

Marfat.com

بندوں کے قلوب عموماً اور علماء و صلحاء کے خصوصاً آپ کی طرف پھیر دیئے ہیں۔ باہر سے کثرت سے دعوت نامے آنے شروع ہوئے اور آپ حضرت شاہ صاحبؒ کی اجازت سے پھلت، سہارنپور، مظفر نگر، دیوبند، لہاری، نانوتہ، کاندھلہ، گڈھ مکتیسر، رامپور، بریلی، شاہجہانپور اور دوسرے قصبات و مقامات پر تشریف لے گئے اور وہاں سینکڑوں خاندانوں اور ہزاروں آدمیوں نے بیعت اور شرک و بدعت اور قدیمی خلافِ شرع رسوم سے توبہ کی۔ آپ کا یہ سفر بارانِ رحمت کی طرح تھا کہ جہاں سے گزرتا سرسبزی و شادابی، بہار اور برکت چھوڑ جاتا ہے۔ سب سے زیادہ سیّد صاحبؒ کا اثر دہلی اور سہارنپور کے نواح میں ہُوا اور حقیقت میں آپ کے یہی مرکز رہے۔ اس تمام سفر میں مولانا اسمٰعیل صاحبؒ اور مولانا عبدالحی صاحبؒ ہمرکاب تھے۔ ان کے مواعظ سے بہت اصلاح و انقلاب ہُوا۔ اس ایک سفر نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے مشائخ کا تزکیۂ باطن اور بڑے بڑے علماء و مصلحین کی برسوں کی تربیت ظاہر کرتی ہے۔ ہر ہر جگہ سینکڑوں آدمی متقی، متورع، عابد، متبع سنّت اور ربّانی بن گئے۔ ہزاروں فاسق صالح اور اولیاء اللہ ہو گئے۔ بیسیوں آدمی قتل کے ارادہ سے آئے اور جاں نثار بن گئے اور گھر بار چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو گئے یہاں تک کہ میدانِ جنگ میں شہید ہو گئے۔ جس نے ایک مرتبہ زیارت کر لی وہ آپؒ کے رنگ میں رنگ گیا اور مرتے مرتے مر گیا مگر شریعت سے ایک قدم نہ ہٹا۔ عورتوں اور بچوں کی بھی یہی حالت تھی۔ جوق در جوق لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی آنکھیں روشن کرتے، ایمان تازہ کرتے، دعوت دیتے اور اپنے گھر، مال و اولاد میں برکت حاصل کرتے۔ بارہا ایسا ہُوا ہے کہ لوگوں نے دعوت کی ہے، اور دس پانچ آدمیوں کے اندازہ سے کھانا پکوایا، لیکن وقت پر سو ڈیڑھ سو آدمی سیّد صاحبؒ کے خادم اور معتقد آ گئے۔ صاحبِ خانہ نہایت پریشان ہوئے۔ سیّد صاحبؒ نے اپنی چادر دے دی وہ کھانے پر ڈال دی گئی اور کھانا نکالا گیا اور سب کے لیے کافی ہُوا بلکہ بچ گیا۔

Marfat.com

حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ کی بیعت

اسی سفر کے دوران سہارنپور میں شیخ المشائخ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ ولایتی (شیخ الشیخ قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ) نے ایک روحانی اشارہ کی بنا پر آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

قیام رائے بریلی

تبلیغی دورہ مکمل کرنے کے بعد آپ اپنے وطن رائے بریلی تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ یہ زمانہ بڑے روحانی وعلمی فیوض وبرکات کا زمانہ تھا۔ حضرت سید صاحبؒ کا وجود، علماء و مشائخ ہندوستان کا اجتماع، یکسوئی، یہ سب نعمتیں جمع تھیں۔ ایک غیر معروف چھوٹا سا گاؤں کہکشاں بن گیا تھا جس کی زمین پر چاند کے ساتھ سارے روشن ستارے اتر آئے تھے ہندوستان کے نامور علماء ومشائخ حجۃ الاسلام مولانا محمد اسمعیل صاحب شہیدؒ، شیخ الاسلام مولانا عبدالحی صاحبؒ قطب وقت مولانا محمد یوسف صاحب پھلتیؒ (نبیرہ حضرت شاہ اہل اللہ صاحبؒ) شیخ المشائخ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ ولایتی (شیخ الشیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ) حضرت شاہ ابوسعید صاحبؒ (خلیفہ حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ) ایک وقت میں جمع ہوئے۔ کتاب "صراط مستقیم" بھی اسی عرصے میں ۱۲۳۳ھ میں تالیف ہوئی۔

سید صاحبؒ لکھنؤ میں

اسی زمانے میں حضرت سید صاحبؒ لکھنؤ شہر میں بھی رونق افروز ہوئے۔ آپ کے تشریف لاتے ہی لوگوں کا رجوع اور ہجوم ہوا۔ فرنگی محل کے بھی بعض علماء واکابر آپ کی بیعت میں داخل ہوئے، دن رات لوگ بیعت وتوبہ کرتے۔ مولانا عبدالحی صاحب اور مولانا محمد اسمعیل صاحب وعظ فرماتے۔ علم وعرفان کی بارش ہوتی اور کتاب وسنت کے معارف وحقائق ونکات کی کھیتی

Marfat.com

سے محویت وسکتہ کا عالم ہوتا۔ علماء انگشت بدنداں ہوتے اور مخالفین سرگریباں۔ لوگ اُٹھ اُٹھ کر توبہ کرتے اور نئی زندگی میں قدم رکھتے۔

مولانا محمد اشرف[1] صاحبؒ نے جو اُس وقت لکھنؤ میں علومِ معقول ومنقول میں یگانہ سمجھے جاتے تھے، اپنے یہاں کے سب سے زیادہ ذکی اور فاضل طالب علم مولانا ولایت علی صاحب عظیم آبادی کو حضرت سید صاحبؒ کی تحقیقِ حال کے لیے بھیجا اور پیغام بھیجا کہ میں تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ آپ کا مقصد تھا کہ تنہائی میں سید صاحبؒ کے علم کو ٹٹولیں۔ سید صاحبؒ نے یہ درخواست منظور کرلی۔ ملاقات کے وقت آپ نے سید صاحبؒ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ میں آپ کی زبان سے اس کی تفسیر سننا چاہتا ہوں۔ سید صاحبؒ نے دو گھنٹہ اس کا بیان فرمایا۔ اس وقت مولانا محمد اشرف صاحبؒ اور مولوی ولایت علی صاحبؒ کی (جو اس وقت حاضر تھے۔) روتے روتے آنسوؤں سے داڑھی تر ہوگئی اور فوراً بیعت کرلی۔ مولانا محمد اشرف فرماتے تھے کہ اسی روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے اس کے علاوہ بے انتہا فیوض وبرکات حاصل ہوئے۔ مولانا ولایت علی صاحبؒ تو سب چھوڑ چھاڑ سید صاحبؒ کے ساتھ ہوگئے اور اپنے کو شیخ کی خدمت میں فنا کردیا۔

حضرت سید صاحبؒ کا قیام لکھنؤ میں ایک مہینہ رہا۔ لکھنؤ سے آپ رائے بریلی تشریف لے گئے اور کچھ دن قیام فرما کر جہاں جہاں سے دعوت نامے آئے تھے تشریف لے گئے۔ اس

---

[1] مولانا محمد اشرف بن قاضی نعمت اللہ خوشنویس (ساکن موضع تنبھ من مضافات سیالکوٹ) قاضی نعمت اللہ صاحب نواب آصف الدولہ (۱۱۸۸ تا ۱۲۱۲ھ) کے عہد میں لکھنؤ چلے گئے تھے۔ جہاں انھیں بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ "تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی" و "گذشتہ لکھنؤ از شرر"

Marfat.com

سلسلے میں الٰہ آباد، بنارس، کانپور اور بیسیوں قصبات میں ایک سو ستّر آدمیوں کے قافلے کے ساتھ تشریف لے گئے۔ لوگ جوق در جوق بیعت میں داخل ہوئے۔

بنارس میں انوارِ ذکر

بنارس کے قیام میں آپ نے اپنے رُفقاء سے فرمایا کہ یہ شہر کفر و شرک کی تاریکی سے بھرا ہوا ہے، اس کو اپنے ذکر کے انوار سے منوّر کر دو اور ذکرِ جہر و ذکرِ خفی میں کوتاہی نہ کرو۔ ایک ہفتہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ہندو پروہتوں اور جوگیوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب اس شہر سے جلد تشریف لے جائیں، ہمارے گیان دھیان میں بڑا فرق آ گیا ہے۔ حضرت نے بڑی نرمی کے ساتھ ان کو وعظ و تذکیر کی اور اسلام کی دعوت دی۔

جہاد کے لیے بے چینی

بنارس سے آپ سلطان پور اور رسولی وغیرہ تشریف لے گئے۔ دو ہفتہ قیام کر کے آپ تکیہ رائے بریلی تشریف لائے۔ تکیہ کا قیام عجیب ذوق و شوق، لذّت و حلاوت اور جفاکشی کا تھا۔ یُوں تو عبادت و سلوک کے ساتھ جہاد کی تیاری آپ ہمیشہ کرتے رہتے تھے لیکن اس قیام میں اس طرف سب سے زیادہ توجہ تھی۔ پنجاب کے مسلمانوں کی مظلومی اور جہاد کی ضرورت کا احساس بڑھتا ہی جاتا تھا اور یہ کانٹا تھا جو آپ کو برابر بے چین رکھتا تھا۔ اب آپ کو دن رات اسی کا خیال رہتا تھا، زیادہ تر یہی مشاغل بھی رہتے، آپ اکثر اسلحہ لگاتے۔

رفقاء کی آپس میں گفتگو

جب فنونِ حرب کی مشق و تعلیم میں زیادہ انہماک ہوا اور زیادہ تر وقت اسی میں صرف ہونے لگا، یہاں تک کہ سلوک کے کاموں میں کمی ہونے لگی تو رفقاء نے آپس میں گفتگو کی اور مشورہ کیا کہ مولانا محمد یوسف صاحب پھلتی اس بارے میں حضرت سید صاحب سے

Marfat.com

گفتگو کریں اور جماعت کے ان خیالات کی اطلاع دیں۔ مولانا نے سید صاحبؒ سے عرض کیا۔

حضرت سیّد صاحبؒ کا جواب

حضرت نے آپ کو جواب دیا :

" ان دنوں دُوسرا کام اس سے زیادہ افضل ہم کو درپیش ہے، اسی میں ہمارا دل مشغول ہے، یہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیاری ہے، اس کے سامنے اس حال کی کچھ حقیقت نہیں، وُہ کام یعنی تحصیل علم سلوک اس کام کے تابع ہے۔ اگر کوئی دن میں روزہ رکھے اور تمام رات عبادت ریاضت میں گزارے اور نوافل پڑھتے پڑھتے پیروں پر ورم آجائے اور دُوسرا شخص جہاد کی نیت سے ایک گھڑی بھی بارُود اڑائے تاکہ کفار کے مقابلہ میں بندوق لگاتے آنکھ نہ جھپکے تو وہ عابد اس مُجاہد کے رُتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا اور وہ کام (سلوک و تصوف) اس وقت کا ہے جب اس کام (تیاری جہاد) سے فارغ البال ہو اور اب جو پندرہ سولہ روز سے دوسرے انوار کی ترقی نماز یا مراقبہ میں معلوم ہوتی ہے وہ اسی کاروبار کے طفیل سے ہے۔ کوئی بھائی جہاد کی نیت سے تیراندازی کرتا ہے، کوئی بندوق لگاتا ہے، کوئی پھری گدکا کھیلتا ہے، کوئی ڈنڈ پیلتا ہے۔ اگر ہم اس کام کی اس وقت تعلیم کریں تو ہمارے یہ بھائی اس کام سے جاتے رہیں۔ یوسف جی تم خود اپنا حال دیکھو کہ گردن ڈالے ہوئے ایک عالم سکوت میں رہتے ہو۔ اسی طرح اور لوگ بھی کوئی کمبل اوڑھے مسجد کے کونہ میں بیٹھا ہے، کوئی چادر لپیٹے حجرہ میں بیٹھا ہے، کوئی جنگل جا کر مراقبہ کرتا ہے، کوئی ندی کنارے گڑھا کھود کر بیٹھا رہتا ہے، ان صاحبوں سے تو جہاد کا کام ہونا مشکل ہے تم ہمارے بھائیوں کو سمجھاؤ کہ اب اسی کام میں دل لگائیں، یہی بہتر ہے اور حاجی عبدالرحیم صاحب (شیخ الشیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ) سے بھی مشورہ کرکے جواب دو۔"

Marfat.com

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کا بیان

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ نے جب یہ سُنا تو پہلے اپنا حال بیان کیا کہ :

"جب مجھ کو حضرتؒ سے بیعت نہ تھی اور اپنے مشائخ کے طور و طریق پر تھا، چلّہ کشی کرتا تھا، جَو کی روٹی کھاتا تھا، موٹے کپڑے پہنتا تھا، صدہا میرے مُرید تھے اور جو درویشی کا طالب میرے پاس آتا، اس کو تعلیم کرتا تھا اور کسی سے کچھ غرض نہیں رکھتا تھا۔ جو کوئی مطلب کے لیے دو چار کوس یا ایک دو منزل لے جانے کی درخواست کرتا، للّٰہ فی اللہ چلا جاتا تھا اور میری نسبت کا یہ طور تھا کہ اگر آدھ کوس یا کوس بھر سے کسی پر توجّہ کی نظر ڈالتا تو اسی جگہ اس کو حال آجاتا اور بعض بعض باتیں مجھ میں اُن سے بڑھ کر تھیں اور میں اس حال میں بہت خوش تھا اور میرے مُریدوں میں بھی بعضے بعضے صاحب تاثیر تھے۔ باوجود ان سب باتوں کے جب اللہ تعالیٰ نے ان سیّد صاحبؒ کو سہارنپور پہنچایا اور مجھ سے ملایا اور مجھ کو توفیق دی کہ میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کا طریقہ دیکھا اس وقت اپنے نزدیک مجھ کو یہ خیال ہُوا کہ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو میری موت بُری ہوتی۔ پھر میں نے اپنے سب مریدوں سے کہا کہ اگر تم اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہو تو ان سیّد صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کرو، یا اس عقیدہ سے میرے ہی ہاتھ پر بیعت کرو اور جو نہ کرے گا وہ جانے، میں نے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کا مواخذہ قیامت کے روز مجھ سے نہیں۔ پھر سب نے دوبارہ بیعت کی۔ سو میں نے تمام اس عیش و آرام اور ناموس و نام کو ترک کر کے سیّد صاحبؒ کے یہاں کی محنت و مشقت اور تنگی و کلفت اختیار کی۔ اینٹیں بھی بناتا ہوں، دیوار بھی اُٹھاتا ہوں، گھاس بھی چھیلتا ہوں، لکڑی بھی چیرتا ہوں اور ہر طرح کے کام کرتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کارو بار کی دولت و نعمت اور خیر و برکت عطا کی، اس کے دسویں حصّے کے برابر ان اوّل معاملات کی تمام خیر و برکت کو

نہیں پاتا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس راحت کو چھوڑ کر یہ محنت کیوں اختیار کی۔ سو میری صلاح اس بارہ میں یہی ہے کہ تم اپنا سارا کاروبار حضرت پر چھوڑ دو، وہی جو کچھ بہتر جان کر تم کو فرمادیں اسی کو مانو اور اپنی بہتری اسی میں سمجھو اور اپنی رائے ناقص کو اس میں دخل نہ دو۔"

حضرت حاجی صاحبؒ چونکہ فنِ سلوک اور قوتِ نسبت میں مسلّم تھے اور مشہور شیخ اور عارف تھے۔ اس لیے ان کی تقریر سُن کر سب لوگ خاموش ہوگئے اور مقدماتِ جہاد میں دل و جان سے مشغول ہوگئے۔ دن رات یہی مشغلہ تھا، بھرماری، تیراندازی کرتے، چوزنگ لگاتے اور فنون سپہ گری کی پوری مشق کرتے تھے۔

سفرِ حج

محبت و شوق و جذب الٰہی کا جس کی تربیت شب و روز ہوتی تھی۔ اب شدید تقاضا ہُوا کہ حج کو چلیے۔ حضرت سیّد صاحبؒ نے حج کی تیاری کی۔ شوال کی آخری تاریخ ۱۲۳۶ھ کو چار سو آدمیوں کے ساتھ آپ تکیہ سے روانہ ہوئے۔ قافلہ مختلف شہروں میں ٹھیرتا ہُوا منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں تھا۔ خلقِ خُدا جوق جوق حلقہ بگوش ہوتی رہی۔ اس سفر میں لاکھوں آدمیوں کو آپ کے دستِ حق پرست پر ہدایت نصیب ہوئی۔ حج کے ہمراہیوں کی تعداد ۷۵۰ تھی۔ اس سفر میں جو برکات، واقعاتِ عجیبہ اور لذائذ رُوحانی حاصل ہوئے، اُن کا مزہ وہی جان سکتے ہیں جو اس سفر میں ساتھ تھے۔

حرم محترم میں

۲۹ شعبان المعظم ۱۲۳۷ھ کو گیارہ مہینے سفر کرنے کے بعد قافلۂ شوق حرم محترم میں داخل ہُوا۔ بیت اللہ کو دیکھ کر ہر شخص پر ایسی رقّت طاری ہوئی کہ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں معلّم و مطوّف وغیرہ جو وہاں حاضر تھے وہ بھی رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہماری عُمر میں ایسا

Marfat.com

بابرکت قافلہ کسی ملک سے نہیں آیا۔ طواف وسعی کے بعد سب نے حلق وقصر کرایا اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

ارضِ مقدس میں مقبولیت

اِس ارضِ مقدس میں بھی (جس کا یہ سارا فیض ہے) آپ کا فیض بند نہیں ہوا، اور حجاز کے بعض نامور اہلِ علم وکمال اور فضل وصلاح بیعت میں داخل ہوئے۔ شیخ محمد عمر مفتی مکہ مکرمہ جو شیخ العلماء عبداللہ سراج کے اُستاد تھے اور سید عقیل و سید حمزہ و شیخ مصطفےٰ امام مصلّٰی حنفی اور شیخ شمس الدین مصری واعظ بیت اللہ، شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ معظمہ، اور عُمر بن عبدالرسول محدث، شیخ بخارامی مدرس مدینہ منورہ اور خواجہ الماس نے (جو مسجد نبوی میں اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے) بیعت کی۔ مولانا عبدالحی صاحب نے سید صاحب کے ایماء اور اہلِ حجاز کی ضرورت وخواہش سے "صراطِ مستقیم" کا عربی میں ترجمہ کیا۔ یہ فیض عام صرف حجاز سے خاص نہ تھا بلکہ چونکہ حجاز عالمِ اسلامی کا مرکز ہے جہاں تمام ممالک اسلامیہ کے وفود آتے ہیں ایسے باہر کے لوگوں کو بھی فیضیاب ہونے کا موقع ملا

بلغار کے قافلہ کے ایک بڑے عالم بیعت میں داخل ہوئے اور آپ نے ان کو اپنا خلیفہ بناکر اپنے ملک کی ہدایت کے لیے مقرر کیا اور صراطِ مستقیم کی ایک نقل دی۔

جاوہ کے تین آدمیوں نے آکر عرض کیا کہ ہم حضور کے خلفاء سے بیعت ہیں۔ اب براہِ راست آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اُن سے بیعت لی۔

مغربی قافلہ کے لوگوں نے بھی بیعت کی، ان میں مغرب کے ایک وزیر شیخ احمد بن ادریس تھے جن کو صحیح بخاری مع قسطلانی حفظ تھی۔

Marfat.com

بارگاہِ نبویؐ میں

مکہ مکرمہ سے آپ نے مدینہ منورہ کا قصد فرمایا۔ مدینہ منورہ پہنچنے سے دو رات پہلے آپ کی طبیعت سخت ناساز تھی۔ بخار اور دردِ سر کی شدت تھی۔ رات کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے ہیں اور ہر ایک نے آپ کے سینہ پر ہاتھ رکھا تشفی اور تسلی اور مختلف بشارتیں دیں۔

بہتر از صحت است آں مرضم — کہ تو بہرِ عیادتم آئی
دارم امید بستہ آں بہتر — کہ تو از دستِ خویش بکشائی
اے خوش آں گمرہی راہ روے — کہ تو آئی و راہ بنمائی
طرفہ آں تشنگی کہ سیرابم — تو ز لطف و کرم بفرمائی

اے علی شہرِ دوست نزدیک است
چوں نگردی درد تماشائی

مدینہ منورہ میں سید سمہودی مصنف "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ" کے مکان میں قیام فرمایا۔ پچیس روز تک مدینہ منورہ اور نواح کے مقامات و مشاہد کی زیارت کرتے رہے۔

زیاراتِ مقدسہ

مدینہ طیبہ کے قیام میں آپ نے مسجدِ قبا، مسجدِ قبلتین وغیرہ اور جنت البقیع کی بار بار زیارت کی۔ ایک بار روضۂ منورہ کی جالیوں کے اندر شب گزاری کا موقع بھی بخوبی ملا۔ مراقبے میں بارہا احوال و کیفیات اور بار بار زیارتِ نبویؐ سے فائز ہوئے۔

ایک روز بقیع جا کر ازواجِ مطہراتؓ، حضرت حسنؓ اور دوسرے حضرات اہل بیتؓ کی

Marfat.com

زیارت کی۔ دُوسرے روز خاص طور پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گئے۔

ایک روز آپ جبلِ اُحد گئے اور سیّدنا حمزہؓ اور دُوسرے شہداء رضی اللہ عنہم کی زیارت کی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دندانِ مبارک جہاں شہید ہوئے تھے اس جگہ کی بھی زیارت کی، بعض بعض مقامات پر دُعا کی۔

آپ کا مدینہ منوّرہ میں مزید قیام کا ارادہ تھا اور ابھی قافلے کو بھی سیری نہیں ہوئی تھی لیکن سردی بڑی شدّت سے ہونے لگی تھی اور اہلِ قافلہ کے پاس جڑاول نہ تھی سردی سے سخت تکلیف ہو رہی تھی۔

۲۶ ربیع الاوّل کو آپ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم بڑی مہربانی سے مُسکرا کر فرماتے ہیں:

"احمد اب تم کو جلد مکّہ چلا جانا چاہیے، اس لیے کہ سردی سے تمھارے قافلے کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے"۔

آپ نے اپنے ہمراہیوں کو یہ خواب سُنایا اور سفر کی تیاری شروع کر دی۔

واپسی

۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ کو آپ مسجد نبویؐ اور روضہ منورہ سے رخصت ہو کر مکّہ معظمہ آئے۔ وہاں رمضان اور عید کی اور یکم ذیقعدہ ۱۲۳۸ھ کو مکّہ مکرمہ کو الوداع کہا اور ۲۹ شعبان ۱۲۳۹ھ کو دو سال گیارہ مہینے کے بعد وطن پہنچے۔

اقامت جہاد

۱۲۴۱ھ کے آغاز میں آپ نے اقامت جہاد کے لیے کمر ہمت باندھی اور [illegible] ہجرت کی۔ راجپوتانہ، گوالیار، سندھ، بلوچستان، افغانستان اور [illegible] کے ریگستانوں۔

Marfat.com

میدانوں، پہاڑوں، دروں اور جنگلوں اور دریاؤں میں سفر کیا۔ ہر ہر جگہ اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرتے گئے۔ جہاد فی سبیل اللہ جس کے لیے حضرت سید صاحبؒ عنداللہ مامور تھے، کی مفصل سرگزشت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف "سیرت سید احمد شہیدؒ" اور غلام رسول مہر مرحوم کی کتاب "سید احمد شہیدؒ" میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

شہادت

حضرت سید احمد شہیدؒ اور اُن کی جماعت مجاہدین نے بالاکوٹ کے مقام پر ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ کو رنجیت سنگھ کی فوج سے لڑتے ہوئے میدان جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا ؎

بنا کردند خوش رسمے بخون وخاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقِ پاک طینت را

شہادت کے روز حضرت سید صاحبؒ اور مجاہدین کے چہرے دمک رہے تھے اور ایک عجیب کیفیت اُن پر طاری تھی۔ راوی کہتا ہے:

"حضرت سید صاحبؒ اُس وقت مَلکی صفات میں تھے، آپ کا چہرہ ایسا دمک رہا تھا کہ کسی کی نظر اُس پر نہیں ٹھہرتی تھی"۔

حضرت سید صاحبؒ کا فیض عام

حضرت سید صاحب نے اسلام کے عقائدِ صحیحہ کی تبلیغ اور توحید و سنت کی عالمگیر اشاعت فرمائی۔ برِصغیر کا کوئی گوشہ نہیں چھوٹا جہاں آپ کا فیض نہ پہنچا ہو۔ دہلی اور کلکتہ کے درمیان سینکڑوں مقامات پر آپ نے خود دورہ فرمایا۔ مولانا عبدالحی صاحبؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؒ کے مواعظ ہوئے اور اللہ کی حجت تمام ہوگئی۔ سندھ اور سرحد میں خود قیام فرمایا۔ حیدرآباد دکن، بمبئی، مدراس میں مولانا سید محمد علی صاحب رامپوریؒ و مولانا ولایت علی صاحب عظیم آبادیؒ

Marfat.com

کو بھیجا، جنھوں نے وہاں قیام فرما کر اصلاحِ عقائد و اعمال و رسوم کا عظیم الشان کام انجام دیا۔ ہزاروں بندگانِ خدا اور سینکڑوں اُمرا و رؤسا و اہلِ علم و فضل مستفید ہوئے اور توحید و سنّت کا عام چرچا ہو گیا۔ پُورب میں آپ کے خلفار مولانا کرامت علی صاحب و مولانا سخاوت علی جونپوریؒ نے تبلیغ و ہدایت کے فرائض انجام دیئے اور بڑی کامیابی حاصل کی۔ آج بھی آپ کے اثرات ان اطراف میں موجود ہیں۔ صرف مولانا کرامت علی صاحبؒ کی کوششوں سے بنگال میں لاکھوں آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نیپال کی ترائی میں مولانا جعفر علی صاحبؒ نے روشنی پھیلائی۔ افغانستان میں بھی آپ کے خلیفہ مولانا حبیب اللہ صاحب قندھاریؒ سے اصلاح ہوئی۔

مُلک تبت میں بھی آپ نے تبتیوں کا ایک وفد تبلیغ و ہدایت کے لیے بھیجا اور مسلمانوں کی اصلاح ان کے سپُرد کی۔ اوّل ان کی سخت مخالفت ہوئی پھر ان کو بہت کامیابی و ترقی ہوئی ہزاروں آدمی ان کے حلقہ بگوش ہو گئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے چند آدمی تبلیغ کے لیے چین بھیجے۔ جاوہ، بلغار اور مراکش وغیرہ میں بھی آپ کے خلفار پہنچے اور شرق اقصیٰ سے غرب اقصیٰ تک آپ کی مملکت تجدید کے حدُود پہنچ گئے۔

مولانا عبدالاحد صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت سیّد صاحب قدس سرہ کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ ہندو وغیرہ کفار مسلمان ہوئے اور تیس لاکھ مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جو سلسلہ بیعت آپ کے خلفا اور خلفار کے خلفار کے ذریعے تمام رُوئے زمین پر جاری ہے۔ اس سلسلہ میں تو کروڑوں آدمی آپ کی بیعت میں داخل ہیں۔"

Marfat.com

حضرت سید صاحبؒ کے طریقے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس زمانے میں اللہ کے یہاں آپ کا طریقہ سب سے زیادہ مقبول تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی ان دیارِ مشرقیہ میں اس میں منحصر تھی۔ چنانچہ حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ جو اپنے وقت کے جلیل القدر شیخ و سالک اور سلسلۂ چشتیہ میں بیعت و مجاز تھے اور آپ کے سینکڑوں ہزاروں مرید تھے۔ فرماتے تھے :

"مجھے کسی سے سلوک میں رجوع کی ضرورت نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اسی میں پاتا ہوں کہ میں سید صاحبؒ سے بیعت ہو جاؤں"۔

دوسری خصوصیت مشائخ و علماء میں مقبولیت ہے، چنانچہ ہندوستان کا کوئی خانوادہ اور کوئی سلسلہ نہیں ہے جس کے اکابر نے سید صاحبؒ کو اپنا بڑا نہ مانا ہو اور آپ سے استفادہ نہ کیا ہو۔ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے دو نامور شیخ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ اور آپ کے خلیفہ میاں جی نور محمد صاحب جھنجھانویؒ (پیر و مرشد شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ) آپ سے بیعت ہوئے اور آپ کے رنگ میں رنگ گئے۔ حاجی عبدالرحیم صاحبؒ بیعت کے بعد ہمیشہ خدمت میں رہے، یہاں تک کہ بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ اس سلسلے کے دوسرے حضرات حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اور ان کی جماعت کا تعلق تو آپ سے ایسا تھا جیسا کہ عاشق کو معشوق سے ہوتا ہے۔ شاہ ابوسعید صاحبؒ جو خاندانِ نقشبندیہ مجددیہ کے سلسلۃ الذہب کا ضروری حلقہ اور حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ کے خلیفہ تھے، عرصے تک آپ کی خدمت میں رہے، اور استفادہ کیا۔ سلسلۂ قادریہ کے مشہور شیخ سید صبغت اللہ بن سید محمد راشدؒ نے جن کا سلسلہ سندھ میں بہت مشہور و معمور ہے، آپ سے استفادہ کیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی حیات

Marfat.com

میں آپ کے خاندان کے اہلِ علم وفضل نے آپ سے بیعت کی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؒ، مولانا عبدالحی صاحبؒ، مولانا محمد یوسف صاحبؒ پھلتی کے علاوہ شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ و مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے استفادہ و باطنی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ تمام مشائخ وعلماء آپ کی عظمت و مقبولیت آپ کے طریقے کی رفعت وفضیلت، آپ کی محبت اور آپ سے عقیدت پر متفق العقیدہ و متفق اللسان ہیں۔ آپ کی محبت اہلِ سُنّت و صحیح الخیال جماعت کا شعار اور علامت بن گئی ہے اور آپ کے متعلق وہی کہنا بالکل صحیح ہوگا جو بعض اہلِ علم نے آپ کے ہمنام امام احمدؒ کے متعلق کہا ہے :

اِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ صَاحِبُ سُنَّةٍ ۔	جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبلؒ سے محبت ہے تو سمجھ لو، کہ وہ سُنّت کا مُتّبع ہے ۔

ایک دُوسرے عالم کا قول ہے :

مَنْ سَمِعْتُمُوْهُ يَذْكُرُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِسُوْءٍ فَاتَّهِمُوْهُ عَلَى الْاِسْلَامِ ۔	جس کو تم احمد بن حنبلؒ کا ذکر بُرائی سے کرتے سُنو، اُس کے اسلام کو مشکوک جانو

Marfat.com

رسالۂ اشغال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمدٍ وآلہٖ اجمعین
یہ رسالۂ اشغال تین باب پر مشتمل ہے ہر باب کی دو فصلیں ہیں

باب اوّل

اشغالِ طریقۂ قادریّہ

فصلِ اوّل : اذکار

ذکرِ یک ضربی

ذکرِ یک ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ دو زانو نماز کے طریق پر بیٹھیں اور اسم ذات کو وسط سینہ سے نکال کر اپنے منہ کے سامنے ضرب لگائیں اور یہ تصور کریں کہ اس پاک نام کے ہمراہ ایک نور منہ سے باہر نکلا ہے پھر اس نور کو اپنے تصور میں پھیلائیں اور اس طرح خیال کریں کہ نور مذکور چادرِ نورانی کی طرح محیط ہو گیا ہے اور اس نے تمام بدن کو ڈھانپ لیا ہے پھر اس صورت خیالی سے ہٹ کر یوں تصور کریں کہ وہ نورانی چادر تمام بدن میں سرایت کر گئی ہے اور سمٹ کر وسط سینہ میں گرہ کی مانند مجتمع ہو گئی ہے اسی طریقہ سے ذکر اسم ذات میں مشغول رہیں اس ذکر کے دوران میں جمعیت دل سے ذاتِ بحت کی طرف متوجہ رہیں۔ چند روز اسی ذکر کی مشق کریں۔

ذکرِ دو ضربی

ذکرِ دو ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ دو زانو نماز کے انداز میں بیٹھیں اور اسم ذات کی ضرب پہلے کی

Marfat.com

طرح منہ کے سامنے لگائیں پھر ساتھ ہی دائیں شانے کی جانب خیال لے جا کر قلب پر ضرب لگائیں اور اس طرح تصور کریں کہ نورِ قلب کے اندر داخل ہو گیا ہے اور تمام بدن میں سرایت کر گیا ہے۔

ذکرِ سہ ضربی

ذکرِ سہ ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھ کر ضرب اول و ضرب دوم پہلے بیان کردہ (ذکر دوضربی) طریقہ پر لگائیں اور ضرب سوم قلب میں لگائیں۔

ذکرِ چہار ضربی

ذکرِ چہار ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھ کر پہلی ضرب دائیں جانب، دوسری بائیں جانب تیسری قلب میں اور چوتھی ضرب اپنے منہ کے سامنے لگائیں۔

فصل دوم: مراقبات

مراقبۂ وحدانیت

مراقبۂ وحدانیت میں یوں تصور کریں کہ ذاتِ الٰہی ہر مکان و زماں میں موجود ہے۔ اس طرح پر کہ ہر چیز میں سرایت کیے ہوئے ہے بلکہ ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

مراقبۂ صمدیت

مراقبۂ صمدیت میں انعاماتِ الٰہیہ کو اجمالاً و تفصیلاً ملاحظہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی صفت خود کا تصور کریں یعنی وہ بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے حالانکہ اس کی بارگاہ عالی کو مخلوقات کی طرف سے منفعت مضرت کا کچھ بھی امکان نہیں، اس کے فیضِ عام کو ملحوظ رکھیں یعنی اس کا انعام ہر شے کو پہنچتا ہے خواہ مطیع ہو یا فاسق، انسان ہو یا حیوان، حجر ہو یا شجر، فلکی ہو، ملکی، شیطان ہو یا جن

Marfat.com

شغل دورہ

طریق شغل دورہ یہ ہے کہ اس طرح تصور کریں کہ گویا طالب کی روح گرہ کی مانند ناف کی جگہ پر مجتمع ہوگئی ہے۔ اس کے بعد لفظ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کا یوں تصور کریں کہ لفظ اَللّٰہ اس روح کے اوپر ہے اور سَمِیْعٌ اس کے نیچے۔ پھر قوت خیال سے ہر دو اسم کو روح مذکور سمیت مقام ناف سے کھینچ کر لطیفہ سر تک لائیں اور وہاں لفظ سَمِیْع کی بجائے لفظ بَصِیْرٌ رکھیں اور لطیفہ سر سے کھینچ کر لطیفہ خفی تک پہنچائیں اور اس مقام پر لفظ بَصِیْر کی بجائے لفظ قَدِیْرٌ کو رکھیں اور وہاں سے کھینچ کر چوتھے آسمان تک پہنچائیں اور وہاں بجائے لفظ قَدِیْر کے لفظ عَلِیْمٌ رکھیں اور وہاں سے کھینچ کر عرش تک پہنچائیں اور اس مقام پر روح کو دور اور سیر کرائیں۔ بعد ازاں اسی لفظ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو (روح سمیت) نیچے آسمان چہارم پر لائیں اور وہاں سے لفظ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کے ہمراہ دونوں کو نیچے لطیفہ اخفیٰ پر لائیں اور وہاں سے لفظ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کے ہمراہ لطیفہ سر پر نیچے لائیں اور وہاں سے لفظ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کے ہمراہ لطیفہ نفس کے مقام پر لے آئیں۔ یہ ایک دورہ ہوگا۔ بار بار یہی شغل دورہ عمل میں لائیں حتیٰ کہ اس کے آثار مرتب ہو جائیں یعنی روح کی نورانیت۔ انبیاء، اولیا اور ملائکہ کی ارواح سے ملاقات نیز سیر جنت وجہنم وغیرہ حاصل ہو جائیں۔

شغل نفی

طریق شغل نفی اس طرح پر ہے کہ تمام موجودات اور ممکنات کی نفی کریں۔ اول اپنے بدن کی نفی اس طریقے سے کریں کہ جیسے نقش کو اپنے ہاتھ سے مٹاتے ہیں۔ اس طرح قوت خیالیہ کو اپنے بدن کے مٹانے میں مشغول رکھیں، اگر تمام بدن کی نفی یکبارگی ہو جائے تو بہت بہتر ورنہ اپنے بدن کے اجزا کی الگ الگ نفی کریں اور جب بدن کی نفی کی کیفیت میسر آجائے تو پھر تمام عالم کی نفی کی کیفیت حاصل کریں یہاں تک کہ جمیع ممکنات کی بجائے ایک خلا کا تصور قائم ہو جائے۔ اس خلا میں

Marfat.com

ایک نور ظاہر ہو جائے پھر وہ نور وسعت پذیر ہو کر تمام عالم کی بجائے قائم ہو جائے۔ بعد ازاں اس نور کی بھی نفی کریں یہاں تک کہ ایک دُوسرا نور نمایاں ہو جائے اور اسی طرح چلتے جائیں حتیٰ کہ تمام حجاباتِ نورانی دُور ہو جائیں، اس شغلِ نفی کے ہمراہ ایک شغل "یادداشت" بھی سامنے رکھیں یعنی اپنے خیال کو ہر حال میں بارگاہِ حضرتِ احدیّت میں متوجہ رکھیں اور اس پر اپنے خیال کو دائماً مرکوز رکھیں۔

شغلِ نفی النفی

طریقِ شغلِ نفی النفی اس طرح ہے کہ طالب اپنے خیال کو کہ جس سے تمام عالم کی نفی کرتا ہے نیز اس سے جو انوار اور ادراک ظہور میں آتے ہیں، اس کی بھی نفی کرے اور ہر شے جو اس پر منکشف ہو، اس کی بھی نفی کرے، یہاں تک کہ حالتِ نوم کی مثل ربودگی اور غفلت کی کیفیت طاری ہو جائے۔ اس کے بعد سالک اللہ تعالیٰ کے فضلِ بے پایاں سے مقامِ مشاہدہ پر فائز ہو جاتا ہے اور سلوک متعارف کے مراتب اس مقام پر تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔

Marfat.com

باب دوم

اشغالِ طریقہ چشتیہ

فصلِ اوّل: اذکار

ذکر اَللّٰہُ اَللّٰہ

اوّل چاہیے کہ دوزانو نماز کی ہیئت پر بیٹھ کر اسمِ ذات کو دو بار یُوں کہیں: اَللّٰہُ اَللّٰہ جب پہلی دفعہ شدّت وجہر کے ساتھ کہیں تو اس طرح تصوّر کریں کہ ایک نُور وسطِ سینہ سے نکل کر لب تک آگیا ہے اور جب دُوسری مرتبہ اسی شدّت وجہر کے ساتھ کہیں تو یُوں تصوّر کریں کہ ہمراہِ لفظِ مذکور (اَللّٰہُ اَللّٰہ) وُہی نُور منہ سے نکل کر ایک ہاتھ اُوپر پہنچ گیا ہے۔ بارِ دیگر اسی اسمِ مبارک کو بطریقِ مذکور کہیں اور یُوں خیال کریں کہ نورِ اوّل کے ہمراہ نورِ ثانی ملحق ہو گیا ہے۔ اسی طرح اس کی مشق کرتے رہیں یہاں تک کہ خیال میں یُوں پختہ ہو جائے کہ وہ نُور تہ بہ تہ نورانی ستون کی شکل اختیار کر گیا ہے اور ذاکر کا تمام بدن اس میں گُم ہو گیا ہے۔

ذکر اِلّا اللّٰہ

بعد ازاں لفظ اِلّا اللّٰہ کا ذکر شدّت وجہر کے ساتھ شروع کریں اور یُوں تصوّر کریں کہ

Marfat.com

ایک نُور وسطِ سینہ سے اِس لفظ کے ہمراہ باہر نکل کر پاؤں کے نیچے بقدر ایک ہاتھ زیرِ زمین چلا گیا ہے۔ اِس ذکر پر اتنی مداومت کریں کہ وہ نُور نیچے سے اوپر بلند ہو کر ذکرِ اوّل (اَللّٰہُ اَللّٰہ) کے نُور سے جا ملے۔

ذکر اَللّٰہ

بعد ازاں لفظ اَللّٰہ کا ذکر شدّت وجہر کی بجائے آہستہ آہستہ کریں اور یُوں تصوّر کریں کہ یہ اسمِ مبارک اس ستونِ نورانی میں جاروب کی شکل پھر رہا ہے اور اس کی گردش سے ستونِ مذکور درخشاں ہو رہا ہے۔

ذکرِ نفی و اثبات

نفی و اثبات کا طریقہ یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کو اپنے خیال سے کھینچ کر زمین و آسمان پر محیط کریں، اس طرح سے کہ لَآ اِلٰہ کے لفظ سے خود اپنی نفی اور تمام عالم کی نفی ملاحظہ کریں اور لفظ اِلاَّ اللّٰہ کی ضرب اُوپر کی جانب بالائے عرش مجید لگائیں۔ اسی شغل کو بار بار عمل میں لائیں یہاں تک کہ ایک نہایت وسیع نور بالائے عرش سے نیچے آئے اور تمام عالم حتیٰ کہ سالک ذاکر کا خود اپنا جسم بھی اس نور میں گم ہو جائے۔

فصل دوم: مُراقبات

واضح ہو کہ طریقۂ چشتیہ کے مراقبات بھی وہی ہیں جو باب اوّل میں بیان کیے گئے۔ پس مراقبات مذکور میں ابتدا شغل نفی سے اور انتہا مشاہدہ میں مشغول ہونے سے ہوتی ہے۔

شغل دورہ چشتیہ

سلسلۂ چشتیہ میں شغل دورہ اس طرح پر ہے کہ ذکر یَاحَیُّ و یَاقَیُّوْم اس طریقے سے کریں کہ

Marfat.com

کلمہ یَا حَیُّ کو خیال سے وسطِ سینہ سے لب تک لائیں اور اپنی رُوح کو اس کے ہمراہ لیں پھر لفظ قَیُّوْمُ کو اس کے پیچھے اس طرح لائیں کہ اس اسم کی مشق سے رُوح بدن سے خارج ہو پھر رُوح کو انہی دونوں اسمار کی قوت سے عرشِ مجید تک پہنچائیں۔ اِس مقام پر قدرے توقف کر کے سیر اور دَور کرائیں تاکہ ارواحِ ملائکہ جنّت وجہنّم اور ان کی مثل دیگر امُورِ غیبیہ منکشف ہو جائیں۔ بعد ازاں اس ذکر کو جب تمام کرنا چاہیں تو لفظ یَا حَیُّ سے ارادہ انتقال کریں، اور لفظ یَا قَیُّوْم سے رُوح کو اپنے بدن میں واپس لے آئیں۔

ذکر برائے کشفِ قبور

کشفِ قبور کے لیے ذکر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ کو اس طریقہ پر کریں کہ لفظ سُبُّوْحٌ کو ناف سے لے کر دماغ تک پہنچائیں اور لفظ قُدُّوْسٌ کو وہاں سے عرشِ مجید تک لے جائیں پھر رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ کو عرش سے قلب تک لا کر قلب کے درِ فوقانی سے داخل کریں اور درِ تحتانی سے خارج کرتے ہوئے قبر کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس شغل کی مشق سے کشفِ قبور حاصل ہو جائے گا۔

Marfat.com

باب سوم

اشغالِ طریقۂ نقشبندیہ

فصلِ اوّل : اذکار

لطائفِ ششگانہ کے مقامات یہ ہیں : لطیفۂ قلب بائیں پستان کے نیچے، لطیفۂ رُوح دائیں پستان کے نیچے، لطیفۂ سرّ ان ہر دو کے درمیان (یعنی لطیفۂ قلب اور لطیفۂ رُوح کے درمیان) لطیفۂ نفس مقامِ ناف میں، لطیفۂ خفی پیشانی میں اور لطیفۂ اخفیٰ سر میں تالو کے مقام پر واقع ہیں

ذکرِ نفی و اثبات

پس لطائفِ ششگانہ کو ذکرِ خیالی کے ساتھ ذاکر بنانا چاہیے. ابتدا میں ہر لطیفہ کو علیحدہ علیحدہ ذاکر بنائیں اور انتہا میں تمام لطائفِ ششگانہ کو یکبارگی ذاکر بنانا چاہیے. بعد ازاں حبسِ نفس کے ساتھ ذکرِ نفی و اثبات کریں. اس طریقہ پر کہ دو زانو قبلہ رُو بیٹھ کر اپنے دم کو بند کر کے زبان کو تالو سے چپکا کر لَا کو مقامِ لطیفۂ نفس سے کھینچ کر لطیفۂ سرّ و خفی سے گزارتے ہوئے لطیفۂ اخفیٰ تک پہنچائیں اور اِلٰہ کو لطیفۂ اخفیٰ سے لطیفۂ رُوح میں پہنچائیں اور اِلَّا اللّٰہ کی ضرب لطیفۂ قلب پر لگائیں. اس ذکر کو اس انداز سے کریں کہ اس کا کوئی اثر اعضائے ظاہرہ پر نمایاں نہ ہو بلکہ محض خیال کے ساتھ ہو۔

سُلطان الذّکر

بعد ازاں سلطان الذکر عمل میں لائیں یعنی جس طرح ذاکر مقامات لطائف [illegible] اسی طرح سر سے پاؤں تک تمام رگ و پے اور بُن بُن مُو میں ذاکر کو [illegible] کرے

Marfat.com

فصل دوم: مراقبات

مراقبات کے بیان میں وہی ترتیب جو باب اوّل میں مذکور ہوئی ہے بجا لائیں۔

کشف وقائع آئندہ

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ آئندہ وقائع میں کون سا واقعہ منکشف ہوگا اس کے لیے احسن و اولیٰ یہ ہے کہ رات کے تیسرے پہر بیدار ہو کر نہایت درجہ حضورِ قلب کے ساتھ بکمالِ آداب و مستحبات طہارت بجا لائیں پھر طہارت کے بعد وہ مسنون دُعائیں جو گناہوں کے کفارہ کے لیے متعین فرمائی گئی ہیں، نہایت درجہ خلوص و التجا کے ساتھ پڑھیں اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح تمام آداب و سُنن و مستحبات کا لحاظ رکھتے ہوئے پورے حضورِ قلب سے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ اس طرح ادا کریں کہ درگاہِ رب العزت سے طلبِ مغفرت بکمالِ التجا و الحاح دل کی گہرائی میں سما جائے۔ بعد ازاں بکمالِ حضورِ قلب تمام گناہوں سے توبہ کریں اور التجا و الحاح کے تمام مراتب اپنی انتہا کو پہنچا دیئے جائیں، اس کے بعد اشغالِ مذکورہ میں سے کسی ایک شغل میں مشغول ہو جائیں اور اس شغل کے دوران اس مطلوب واقعہ کے کشف کے لیے عالم الغیب کے حضور خوب متوجہ رہیں۔ انشاء اللہ بطریق الہام یا بطریق مشاہدہ اس واقعہ کی حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

اگر یہی عمل صد بار کیا جائے اور حقیقتِ واقعہ منکشف نہ ہو تو رات کے تیسرے پہر دو رکعت اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں تین بار سورۂ فاتحہ، تین بار آیت الکرسی اور پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھیں، اس کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر نہایت درجہ خشوع و خضوع کے ساتھ ایک سو ایک بار کلمہ "یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" پڑھیں۔ بعد ازاں سجدہ سے سر اُٹھا کر نہایت درجہ الحاح و التجا کے ساتھ انکشافِ واقعۂ مذکورہ کے لیے دُعا کریں اور پھر سو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس واقعہ کی حقیقت سوتے میں منکشف ہو جائے گی۔ فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سلاسل طریقت

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدٍ وسیلۃ الطالبین وعلیٰ آلہ واصحابہ السالکین

امّا بعد۔ پس طالب شرف بیعت و توبہ سے مشرف ہوا اور فقیر سید احمد کی وساطت سے طریقہ عالیہ چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ و محمدیہ کی سلک میں منسلک ہوا۔ اس فقیر (سید احمد شہید) کو ان طریقوں کی برکات دو وجہ سے حاصل ہیں۔

وجہ اوّل : اُویسیہ

یہ فقیر اُویسی طور پر طریقہ چشتیہ میں حضرت خواجہ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی رُوح مقدّس سے اور طریقہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی رُوح مقدّس سے اور طریقہ نقشبندیہ میں حضرت امام الشریعت والطریقت حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ سے متحقق ہوا اور طریقہ مجددیہ و محمدیہ میں بلاواسطہ کسی کے حضرت حق کی بارگاہ سے مستفید ہوا۔ تمام اُویسیہ کا یہ حصول اگرچہ محض فضل الٰہی سے متحقق ہوا لیکن

Marfat.com

اسباب میں یہ سبب اس فقیر کے حق میں حضرت پیر و مرشد کی دعا کا نتیجہ ہے۔

وجہِ ثانی : بطریقِ بیعت و اجازت

یہ فقیر سلاسلِ مذکورہ کے مشائخ کی سلک میں بطریقِ بیعت و اجازت منسلک ہے۔ اس طریقہ پر کہ اس فقیر کو قدوۃ العلماء والمحدثین، وارث الانبیاء والمرسلین حجۃ اللہ علی العالمین مولانا و مرشدنا شیخ عبدالعزیز سے انتساب بیعت و اجازت ہے۔ اور اُن کو اپنے والدِ ماجد حضرت شاہ ولی اللہؒ سے اور اُن کو اپنے والدِ ماجد حضرت شیخ عبدالرحیمؒ سے۔ اور اُن کو

طریقۂ چشتیہ

میں اپنے نانا بزرگوار شیخ رفیع الدینؒ سے انتساب بیعت و اجازت ہے

اور اُن کو	شیخ قطب عالمؒ	سے
" "	شیخ نجم الحق چاپئیں لدہؒ	"
" "	شیخ عبدالعزیزؒ	"
" "	قاضی خاں یوسف ناصحیؒ	"
" "	شیخ حسن طاہرؒ	"
" "	سید راجی حامد شاہؒ	"
" "	شیخ حسام الدین مانکپوریؒ	"
" "	خواجہ نور قطب عالمؒ	"
" "	شیخ علاء الحقؒ	"
" "	شیخ اخی سراجؒ	"
" "	سلطان الاولیا حضرت نظام الدینؒ	"

Marfat.com

اور اُن کو	امام الزاہدین حضرت شیخ فرید الدین شکر گنجؒ	سے
″	″ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ	″
″	″ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	″
″	″ خواجہ عثمان ہارونیؒ	″
″	″ حاجی شریف زندنیؒ	″
″	″ خواجہ مودود چشتیؒ	″
″	″ خواجہ یوسف چشتیؒ	″
″	″ خواجہ محمد چشتیؒ	″
″	″ خواجہ ابو احمد چشتیؒ	″
″	″ خواجہ ابو اسحاق چشتیؒ	″
″	″ شیخ علو دینوریؒ	″
″	″ ابی ہبیرہ بصریؒ	″
″	″ حذیفہ مرعشیؒ	″
″	″ سلطان التارکین حضرت ابراہیم ادہمؒ	″
″	″ فضیل ابن عیاضؒ	″
″	″ عبد الواحد بن زیدؒ	″
″	″ خیر التابعین حضرت حسن بصریؒ	″
″	″ امام الاولیاء قدوۃ الاتقیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ	

اور ان کو سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین سے

Marfat.com

سلسلۂ قادریہ

اور اسی طرح شیخ عبدالرحیم قدس اللہ سرہٗ العزیز کو طریقۂ قادریہ میں سید عبداللہ اکبر آبادی سے انتساب بیعت واجازت ہے

اور اُن کو سید آدم بنوریؒ سے
" " امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ "
" " اپنے والد ماجد شیخ عبدالاحدؒ "
" " شاہ کمالؒ "
" " شاہ فضیلؒ "
" " سید گدائے رحمٰنؒ "
" " سید شمس الدین عارفؒ "
" " سید گدائے رحمٰن بن ابی الحسنؒ "
" " شیخ شمس الدین صحرائیؒ "
" " سید عقیلؒ "
" " سید بہاء الدینؒ "
" " سید عبدالوہابؒ "
" " سید شرف الدین قتالؒ "
" " سید عبدالرزاقؒ "
" حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ "

Marfat.com

اور اُن کو	شیخ اُبوسعید مخزومیؒ	سے
" "	شیخ ابی الحسن القرشیؒ	"
" "	شیخ ابی الفرح طرطوسیؒ	"
" "	شیخ ابی الفضل عبدالواحد علیؒ	"
" "	شیخ ابی الفضل یمنیؒ	"
" "	شیخ ابی بکر شبلیؒ	"
" "	سیدالطائفہ جنید بغدادیؒ	"
" "	شیخ ابی الحسن سری سقطیؒ	"
" "	شیخ معروف کرخیؒ	"
" "	امام علی رضاؒ	
" "	امام موسیٰ کاظمؒ	
" "	امام جعفر صادقؒ	
" "	امام محمد باقرؒ	
" "	امام زین العابدینؒ	"
" "	سیدالشہدا حضرت حسینؓ	"
" "	سیدالاولیا خاتم الخلفا حضرت علی کرم اللہ وجہہ	"

اور اُن کو سیدالانبیا خاتم الرسل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ اجمعین سے

Marfat.com

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ

اور اسی طرح شیخ عبدالرحیم قدس سرہٗ کو طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ میں سید عبداللہ اکبرآبادی سے انتساب بیعت و اجازت ہے

اور اُن کو	سید آدم بنوریؒ	سے
〃 〃	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ	〃
〃 〃	خواجہ باقی باللہؒ	〃
〃 〃	خواجہ امکنگیؒ	〃
〃 〃	مولانا درویش محمدؒ	〃
〃 〃	مولانا زاہدؒ	〃
〃 〃	خواجہ عبید اللہ احرارؒ	〃
〃 〃	مولانا یعقوب چرخیؒ	〃
〃 〃	امام الشریعت والطریقت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ	〃
〃 〃	خواجہ محمد بابا سماسیؒ	〃
〃 〃	خواجہ رامیتنیؒ	〃
〃 〃	خواجہ محمود الخیر فغنویؒ	〃
〃 〃	خواجہ عارف ریوگریؒ	〃
〃 〃	خواجۂ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	〃
〃 〃	خواجہ یوسف ہمدانیؒ	〃

Marfat.com

اور اُن کو	ابی علی فارمدیؒ	سے
" "	امام ابی القاسم قشیریؒ	"
" "	شیخ ابی علی دقاقؒ	"
" "	شیخ ابی القاسم نصرآبادیؒ	"
" "	شیخ ابوبکر شبلیؒ	"
" "	سید الطائفہ جنید بغدادیؒ	"
" "	شیخ ابی الحسن سری سقطیؒ	"
" "	شیخ معروف کرخیؒ	"
" "	امام علی رضاؒ	"
" "	امام موسیٰ کاظمؒ	"
" "	امام جعفر صادقؒ	"
" "	رئیس الفقہاء والتابعین قاسم بن محمدؒ	"
" "	صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسیؓ	"
" "	امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین حضرت ابی بکر الصدیقؓ	"

اور اُن کو سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین سے

نماز پنجگانہ ادا کرنا فرض ہے اور اس کا ترک کفر ہے۔ لازم ہے کہ ہر مومن جان و دل سے خدا کا حکم بجا لائے

Marfat.com

طریقۂ نقشبندی امیر المومنین حضرت سید احمد دام فیضہم

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ	شاہ ولی اللہؒ	شیخ عبدالرحیمؒ
سید عبداللہؒ	سید آدم بنوریؒ	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ
خواجہ باقی باللہؒ	خواجہ امکنگیؒ	مولانا درویش محمدؒ
مولانا زاہدؒ	خواجہ عبید اللہ احرارؒ	مولانا یعقوب چرخیؒ
حضرت خواجہ جناب بہاء الدین نقشبندؒ،	خواجہ محمد بابا سماسیؒ	خواجہ رامیتنیؒ
خواجہ محمود الخیر فغنویؒ	خواجہ عارف ریوگریؒ	خواجۂ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ
خواجہ یوسف ہمدانیؒ	خواجہ ابو علی فارمدیؒ	خواجہ ابوالقاسم قشیریؒ
شیخ ابو علی دقاقؒ	ابوالقاسم نصرآبادیؒ	ابوبکر شبلیؒ
سید الطائفہ جنید بغدادیؒ	ابوالحسن سری سقطیؒ	معروف کرخیؒ
امام علی رضاؒ	امام موسیٰ کاظمؒ	امام جعفر صادقؒ
قاسم بن محمدؒ	حضرت سلمان فارسیؓ	حضرت امیر المومنین ابوبکر الصدیقؓ

سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وسیلۃ الطالبین وعلیٰ آلہ واصحابہ ائمۃ السالکین اما بعد۔ پس برادر دینی جمیع مومنین کے خیرخواہ سید احمد کے ہاتھ پر شرف بیعت و توبہ سے مشرف ہوا اور طریقۂ چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ مجددیہ و محمدیہ کی سلک میں فقیر کے توسط سے منسلک ہوا۔ اللہ ان طریقوں کی نعمتیں انہیں نصیب فرمائے اور شریعت غرا کی اتباع میں استقامت عطا فرمائے، آمین

مؤرخہ ہفتم ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ، من مقام تختہ بند

تمت

Marfat.com

امیر المومنین امام المجاہدین حضرۃ سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے محب جاں نثار شہید اسلام عارف باللہ
شیخ المشائخ حضرۃ شاہ عبد الرّحیم ولایتی شہید رحمۃ اللہ علیہ

(پیر و مرشد حضرۃ میاں جیو نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

سید نفیس الحسینی

آپ سادات کرام رود افغانستان سے ہیں۔ نام مولا کی طلب میں وطن سے نکلے۔ پہلے حضرت سید رحم علی شاہ صاحب (م ۱۲۰۴ھ) (از احفاد حضرت شاہ قمیص سادھوروی قدس سرہٗ) سے جو مقام پنجلاسہ ضلع انبالہ میں مقیم تھے مشرف بہ بیعت ہوئے اور عرصہ تک ریاضت میں مصروف رہ کر نسبت طریقہ قادریہ حاصل کی۔ بعد ازاں نسبت عشقیہ چشتیہ کا اکتساب حضرت شاہ عبدالباری امروہی قدس سرہٗ (م ۱۲۲۶ھ) سے کیا اور آخر میں بیعت جہاد با طریقت حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ (۱۲۴۶ھ) سے کی۔

انوار العارفین، [illegible] ص ۱۸ [illegible] ص ۱۲

ملفوظ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب: "مومن خان صاحب مومن دہلوی [illegible] سے فرماتے تھے کہ ایک بار چند حضرات شاہ عبد العزیز صاحب سے حدیث پڑھ رہے تھے کہ تذکرہ اکابروں کا آیا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اب بھی کوئی [illegible] اکابر ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ پرسوں کو ہمارے پاس فلاں جگہ کا [illegible] مسئلہ دریافت کرنے آنے کا وہ مرد کامل ہے۔ ہم [illegible] وقت کی تعیین [illegible] ہم لوگ روز موعود پر زینت المساجد میں کہ دریائے جمنا کے کنارے [illegible] ان کے اشتیاق میں بیٹھے، وقت مقررہ پر دریا کے کنارے [illegible] بزرگ نمودار ہوئے اور سب ان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ [illegible] شاہ عبد الرحیم صاحب ولایتی تھے۔"

حضرت شاہ عبد الرحیم ولایتی قدس سرہٗ نے [illegible] حضرت سید احمد شہید سے اس وقت بیعت کا شرف حاصل [illegible] مشہور تاریخی و تبلیغی دورہ کرتے ہوئے سید صاحب [illegible] ہوئے۔ اس تمام سفر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا عبد الحی صاحب [illegible]

Marfat.com

حضرت مولانا محمّد اسماعیل شہید ہمرکاب تھے۔ ان کے مواعظ سے بہت اصلاح و انقلاب ہوا۔ اس ایک سفر نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے مشائخ کا تزکیہ باطن اور بڑے بڑے علماء و مصلحین کی برسوں کی تربیّت ظاہر کرتی ہے ہر ہر جگہ سینکڑوں آدمی متقی، متورع، عابد، متبع سنّت اور ربّانی بن گئے۔

(سیرۃ سیّد احمد شہیدؒ ص ۱۴۴ ج ۱)

سہارنپور میں حضرت سیّد صاحب کا والہانہ عقیدت سے خیر مقدم کیا گیا۔ مؤلف سیرۃ سیّد احمد شہیدؒ منظورۃ السعداء کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

سہارنپور سے باہر ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ آپ نے مغرب کی نماز مسجد ابو نبی میں پڑھی۔ اس کے ایک حجرے میں حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ رہتے تھے جو بڑے مشائخ میں سے تھے۔ سینکڑوں آدمی ان کے مُرید تھے۔ انھوں نے اپنے تمام مُریدوں کے ساتھ بیعت کی اور اپنے تمام نیاز مندوں کو بلا کر کہہ دیا کہ سب آپ سے بیعت ہو جاؤ، ایسا مرشد کامل پھر ملنا مشکل ہے۔ تہائی رات تک بیعت کرنے والوں سے آپ کو فرصت نہیں ہوئی۔ دو روز تک انھیں کے گھر دعوت رہی۔" (سیرۃ سیّد احمد شہیدؒ ص ۱۴۴ ج ۱)

"نقش حیات" میں اس تاریخی ملاقات کا ذکر حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان صدق ترجمان کے حوالے سے ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

"حضرت سیّد صاحب اپنے دورہ تبلیغ میں حضرت شاہ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ پیرو مرشد حضرت میانجیو رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہوئے تو منجملہ اور لوگوں کے خود حضرت شاہ صاحب نے بھی حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے ہاتھ پر

Marfat.com

بیعت فرمائی (دراں حالیکہ وہ خود صاحب ارشاد مکمل تھے اور ہزاروں آدمی ان کے مُرید تھے) اور فرمایا کہ واقعہ میں مجھے کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی حاجت نہیں مگر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اسی میں ہی دیکھتا ہوں (نظر کشفی سے) اور اسی لیے بیعت ہوتا ہوں پھر (خلوت ہوئی) اور دونوں حضرات فیوض روحانیہ کا اکتساب کرنے کے لیے حجرہ میں چلے گئے۔ جب نکلے ہیں تو سید صاحب پر نسبت چشتیہ اور گریہ وبکا کا غلبہ ہوا اور حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم والیتیؒ پر نسبت نقشبندیہ کا۔ (ن ۲)

مسجد ابو نبی میں حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ کا وعظ بھی ہوا آج بھی اس مسجد کے اندر درمیانی دروازے میں چند اینٹیں نمایاں طور پر لگی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہیں کھڑے ہو کر حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے وعظ فرمایا تھا۔ وہ حجرہ آج بھی موجود ہے جس میں حضرت شاہ عبدالرحیم والیتیؒ رہتے تھے۔ اسی میں حضرت سید احمد شہیدؒ سے ملاقاتیں رہیں۔ راقم سطور شوال ۱۳۹۰ھ میں اس مسجد اور حجرے کی زیارت سے چند بار مشرف ہو چکا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والیتیؒ نے اپنے مرید خاص حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانویؒ کو بھی لوہاری سے سہارنپور بلا لیا اور اپنے سامنے حضرت سید احمد شہیدؒ کے دست حق پرست پر بیعت کرایا۔ اور اجازت و خلافت بھی [illegible] لے گئے۔ حضرت شیخ محمد محدث تھانوی (مرید و خلیفہ حضرت [illegible] جھنجھانویؒ) اپنی تالیف ''انوار محمدی'' میں رقمطراز ہیں:

''حضرت حاجی صاحب دادا پیر حاجی عبدالرحیم [illegible] المعروف

Marfat.com

بحضرت شیخ المشائخ میانجیو صاحب پیرو مرشدم تحریر فرموده از سہارنپور بمقام لوہاری ارسال داشتند، ہنگام رونق افروزی آنجناب نزد جناب میر صاحب حضرت سید احمد صاحب و قبلہ دادا پیر قدس اسرارہم در بلدہ سہارنپور، درہمان زمان حاجی صاحب قبلہ ممدوح قدس سرہٗ پیرو مرشد میانجیو صاحب قبلہ را روبروی خود بیعت از سید صاحب ممدوح کنانیدند و اجازۃ و شجرات عنایت شدند۔"

(ص ۳۵، مطبع صنیائی میرٹھ ۱۲۹۱ھ)

دوآبے کا تبلیغی دورہ مکمل کرنے کے بعد حضرت سید احمد شہیدؒ اپنے وطن رائے بریلی تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ یہ زمانہ بڑے روحانی و علمی فیوض و برکات کا زمانہ تھا۔ حضرت سید صاحبؒ کا وجود علماء و مشائخ ہندوستان کا اجتماع، یکسوئی، یہ سب نعمتیں جمع تھیں۔ ایک غیر معروف چھوٹا سا گاؤں کہکشاں بن گیا تھا، جس کی زمین پر چاند کے ساتھ سارے روشن ستارے اتر آئے تھے۔ ہندوستان کے نامور علما و مشائخ حجۃ الاسلام مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ، شیخ الاسلام مولانا عبدالحی صاحب، قطب وقت مولانا محمد یوسف صاحب پھلتی (نبیرۂ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ) شیخ المشائخ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی (شیخ الشیخ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی) حضرت شاہ ابو سعید صاحب (خلیفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب) ایک وقت میں جمع ہوئے۔

(سیرۃ سید احمد شہید ص ۱۵۱ ج ۱)

حضرت سید صاحب کا تقریباً ایک سال رائے بریلی میں قیام رہا۔ اس قیام

Marfat.com

کے اہم واقعات میں سے جہاد کی تیاری عسکری مشق و تربیت کا اہتمام ہے۔

"سیرۃ سید احمد شہیدؒ" میں ہے:

"یوں تو عبادت و سلوک کے ساتھ جہاد کی تیاری آپ ہمیشہ کرتے رہتے تھے لیکن اس قیام میں اس طرف سب سے زیادہ توجہ تھی۔ جہاد کی ضرورت کا احساس روز بروز بڑھتا جاتا تھا اور یہ کانٹا تھا، جو آپ کو برابر بے چین رکھتا تھا۔ دن رات اسی کا خیال رہتا تھا۔ زیادہ تر یہی مشاغل بھی رہتے۔ آپ اکثر اسلحہ لگاتے تاکہ دوسروں کو اس کی اہمیت معلوم ہو اور شوق ہو۔ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔" (ص ۱۹۵ ج ۱)

جب فنونِ حرب کی مشق و تعلیم میں زیادہ انہماک ہوا اور زیادہ تر وقت اسی میں صرف ہونے لگا. یہاں تک کہ سلوک کے کاموں میں کمی ہونے لگی. تو رفقاء نے آپس میں گفتگو کرنی شروع کی اور مشورہ کیا کہ مولانا محمد یوسف صاحب پھلتی اس بارے میں سید صاحب سے گفتگو کریں اور جماعت کے ان خیالات کی اطلاع دیں۔ مولانا نے سید صاحب سے عرض کیا. سید صاحب نے آپ کو جواب دیا کہ:

"ان دنوں اس سے افضل کام ہم کو درپیش ہے۔ [illegible] مشغول ہے. وہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیاری ہے۔ [illegible] اس حال کی کچھ حقیقت نہیں. وہ کام یعنی تحصیل علم سلوک [illegible] کام

Marfat.com

کے تابع ہے۔ اگر کوئی تمام دن روزہ رکھے، تمام رات عبادت و ریاضت میں گزارے اور نوافل پڑھتے پڑھتے پیروں میں ورم آجائے اور دوسرا شخص جہاد کی نیت سے ایک گھڑی بھی بارود اڑائے تاکہ کفار کے مقابلے میں بندوق لگاتے آنکھ نہ جھپکے تو وہ عابد اس مجاہد کے رتبے کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اور وہ کام (سلوک و تصوف) اس وقت کا ہے، جب اس کام (تیاری جہاد) سے فارغ البال ہو۔ اب جو پندرہ سولہ روزے نماز یا مراقبے میں دوسرے انوار کی ترقی معلوم ہوتی ہے، وہ اسی کاروبار کے طفیل سے ہے۔ کوئی بھائی جہاد کی نیت سے تیر اندازی کرتا ہے، کوئی بندوق لگاتا ہے، کوئی پھری گدکا کھیلتا ہے، کوئی ڈنٹر پیلتا ہے۔ اگر ہم اس کام کی اس وقت تعلیم کریں تو ہمارے یہ بھائی اس کام سے جاتے رہیں۔ یوسف جی، تم خود اپنا حال دیکھو کہ گردن ڈالے ہوئے ایک عالم سکوت میں رہتے ہو۔ اسی طرح اور لوگ بھی کوئی کمبل اوڑھے مسجد کے کونے میں بیٹھا ہے، کوئی چادر لپیٹے حجرے میں بیٹھا ہے، کوئی جنگل جا کر مراقبہ کرتا ہے کوئی ندی کنارے گڑھا کھود کر بیٹھا رہتا ہے۔ ان صاحبوں سے تو جہاد کا کام ہونا مشکل ہے۔ تم ہمارے بھائیوں کو سمجھاؤ کہ اب اسی کام میں دل لگائیں۔ یہی بہتر ہے۔ حاجی عبدالرحیم صاحبؒ سے مشورہ کرکے جواب دو۔"

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ ص ۱۹۶-۱۹۷ ج ۱)

Marfat.com

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کا بیان

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ نے جب یہ سُنا تو پہلے اپنا حال بیان کیا کہ جب مجھ کو حضرت سید صاحبؒ سے بیعت نہ تھی۔ اپنے مشائخ کے طور و طریق پر تھا، چلہ کشی کرتا تھا، جو کی روٹی کھاتا تھا، موٹے کپڑے پہنتا تھا، میرے صدہا مُرید تھے اور جو درویشی کا طالب میرے پاس آتا، اس کو تعلیم کرتا تھا اور کسی سے کچھ غرض نہیں رکھتا تھا، جو کوئی اپنے مطلب کے لیے دو چار کوس یا دو ایک منزل لے جانے کی درخواست کرتا، للہ فی اللہ چلا جاتا تھا اور میری نسبت کا یہ طور تھا کہ اگر آدھ کوس یا کوس بھر سے کسی پر توجہ کی نظر ڈالتا تھا۔ تو اسی جگہ اس کو حال آجاتا اور بعض بعض باتیں مجھ میں اس سے بڑھ کر تھیں اور میں اپنے اس حال میں بہت خوش تھا اور میرے مریدوں میں بعض بعض صاحب تاثیر تھے۔

باوجود ان سب باتوں کے جب اللہ تعالیٰ نے ان سید صاحب کو سہارنپور پہنچایا اور مجھ سے ملایا اور مجھ کو توفیق دی کہ میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ان کا طریقہ دیکھا۔ اس وقت اپنے نزدیک مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں اس حالت میں مر جاتا۔ تو میری بڑی موت ہوتی۔ پھر میں نے اپنے سب مریدوں سے کہا کہ اگر تم اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہو۔ تو اب دوسری مرتبہ ان سید صاحب سے ہاتھ پر بیعت کرو یا اس عقیدے سے میری ہی بیعت کرو۔ اور جو نہ کرے وہ [illegible] جانے۔ میں نے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کا مواخذہ قیامت سے [illegible] پھر سب نے دوبارہ بیعت لی۔ سو میں نے تمام عیش و آرام [illegible]

Marfat.com

ترک کرکے سید صاحب کے یہاں کی محنت و مشقت و تنگی و کلفت اختیار کی۔ اینٹیں بھی بناتا ہوں، دیوار بھی اٹھاتا ہوں، گھاس بھی چھیلتا ہوں، لکڑی بھی چیرتا ہوں اور ہر طرح کے کام کرتا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کاروبار کی بدولت جو نعمت دی اور خیر و برکت عطا کی، اس کے دسویں حصے کے برابر ان اوّل معاملات کی تمام خیر و برکت کو نہیں پاتا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس راحت کو چھوڑ کر یہ محنت کیوں اختیار کی؟" سو میری صلاح اس بارے میں یہی ہے کہ تم اپنا سارا کاروبار حضرت پر چھوڑو۔ وہی جو کچھ بہتر جان کر تم کو فرمائیں، اسی کو مانو اور اپنی بہتری اسی میں سمجھو اور اپنی ناقص رائے کو اس میں دخل نہ دو۔"

حاجی صاحب چونکہ فنِ سلوک اور قوتِ نسبت میں مسلّم تھے اور مشہور شیخ اور عارف تھے۔ اس لیے ان کی تقریر سن کر سب لوگ خاموش ہو گئے اور مقدمات جہاد میں دل و جان سے مشغول ہو گئے۔ دن رات یہی مشغلہ تھا۔ بھ ماری، تیر اندازی کرتے، چورنگ لگاتے اور فنونِ سپہ گری کی پوری مشق کرتے تھے۔

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ ص ۱۹۷-۱۹۸ ج ۱ بحوالہ وقائع احمدی ص ۴۴۸ تا ۴۵۴)

اس پورے واقعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ دل و جان سے حضرت سید صاحب کے عاشق تھے اور ان کی نظر میں حضرت سید صاحبؒ کا مرتبہ و مقام نہایت درجہ رفیع و بلند تھا۔ ادھر حضرت سید صاحب بھی حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ کو ایک عالی نسبت شیخ طریقت جانتے تھے

Marfat.com

اور اس سلسلے میں ان کو صائب الرائے مانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تربیت سلوک کے لیے بعض خاص مسترشدین کو بھی ان کے سپرد فرما دیا کرتے تھے۔

کلکتہ میں ایک پیر زادے تھے۔ خلاف شرع امور سے اجتناب نہیں کرتے تھے۔ حضرت سید صاحب سفر حج پر جاتے ہوئے کلکتہ ٹھیرے تو وہ پیر زادے متاثر ہو کر بیعت ہو گئے۔ اور منہیات سے توبہ کی۔ حضرت سید صاحبؒ نے ایک دن کے بعد ان کو ایک کرتا دیا اور پگڑی عنایت فرمائی. مولانا عبدالحیؒ صاحبؒ سے خلافت نامہ لکھوا کر انھیں دیا۔ اور ان کو حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کے سپرد کر دیا۔ ایک دن انھوں نے سید صاحبؒ سے عرض کی کہ مجھ پر اللہ تعالی نے بڑی عنایت کی اللہ تعالی نے اس شہر میں آپ کو گویا میری ہی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ (سیرت سید احمد شہید ص ۳۰۱ ج ۱)

ایک اور واقعے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب حضرت امیر المومنینؒ کی جانب سے اہم خدمات بھی انجام دیتے تھے. چنانچہ جب لشکر اسلام ہجرت کا سفر طے کرتا ہوا راجستان کے راستے سے سندھ پہنچا تو میران سندھ کی عملداری کا آغاز ہو گیا. حضرت سید صاحب [illegible] چاہتے تھے. چنانچہ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب کو اجازت نامہ [illegible] قلعدار کے پاس بھیجا۔ [illegible] حضرت حاجی صاحب [illegible] خدمات پر فائز رہے۔ [illegible]

منظورۃ السعداء میں ہے: کالا باغ کی رو سے [illegible] اسماعیل خاں [illegible] اسماعیل خاں کا لشکر شہر سے باہر [illegible] تھا. حاجی عبدالرحیم صاحب حضرت امیر المومنینؒ کی اجازت سے [illegible] لشکر میں قیام [illegible]

Marfat.com

آنے والے جہادی قافلے ڈیرہ اسماعیل خاں جو کہ مقامِ مخدوش ہے نہ جائیں بلکہ اُس سے بالا بالا سمت جنوب کی جانب ہو کر گزریں۔ (ص ۱۲۴)

حضرت سید صاحبؒ کی نگاہ میں حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کی بڑی قدرو منزلت تھی ذیل کے واقعہ سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ منظورۃ السعداء میں ہے کہ۔

(درمکہ معظمہ) آنجناب حضرت امیر المومنینؒ اپنی رہائش گاہ میں تشریف فرما تھے کہ حاجی عمر جو حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کے رفیق تھے اور نہایت درجہ صالح و سعید و عابد و زاہد اور متقی تھے، حضرت امیر المومنینؒ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کرنے آئے۔ آپ نے ان کی عزت و توقیر زیادہ سے زیادہ فرمائی اور ان کی توصیف میں حضرت امیر المومنینؒ کی زبان مبارک سے یہ کلمہ صادر ہوا کہ ان جیسے لوگوں سے ملائک بھی شرم رکھتے ہیں اور ان جیسے لوگ وہ ہیں جو ملائکہ پر شرف رکھتے ہیں۔ (منظورۃ السعداء ص ۱۱۰)

حضرت سید احمد شہیدؒ سے بیعت و تعلق کا پہلا اثر عقیدے کی صحت و صفائی اور توحید و سنت میں پختگی کی شکل میں ظاہر ہوتا تھا اور وہ اثر اکثر متعدی اور بہت طاقتور ہوا کرتا تھا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ سہارنپور میں حضرت سید صاحبؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے ہی ایسے متاثر ہوئے کہ وہ اس کے مستقل داعی بن گئے۔

Marfat.com

ارواح ثلاثہ میں ہے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ سے جو لوگ اُن کے سید صاحب سے بیعت ہونے کے بعد بیعت ہوئے اُن کی حالت نہایت اچھی تھی اور اُن پر اتباع سنت نہایت غالب تھا اور جو لوگ سید صاحب کی بیعت سے پہلے بیعت ہوئے ان کی حالت اس درجہ نہ تھی نیز مولانا رائپوریؒ نے فرمایا کہ جب شاہ عبدالرحیم صاحب سید صاحب سے بیعت ہو چکے تو اُس کے بعد وہ سادھورہ تشریف لے گئے اور وہاں تشریف لے جا کر اپنے سابق پیر صاحب کے خدام کو اور نیز قصبہ کے عوام و خواص کو بلا کر ایک جلسہ کیا اور اِس جلسہ میں آپ نے فرمایا کہ میرے پیر صاحب کا عرس گو پہلے بھی ہوتا تھا مگر ترقی اسے میں نے دی تھی اور موجودہ حالت اس کی میری کوشش سے ہوئی ہے مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میری سمجھ میں اس کی برائی آگئی ہے اس لئے میں آپ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس عرس کو موقوف کر دیا جائے۔ ارواح ثلاثہ ص ۱۱۶۶

آپ نے اس زمانے میں اپنے خلیفہ میاں نور محمد صاحب جھنجھانویؒ کو جو اجازت نامہ دیا ہے اس کے الفاظ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

اجازت نامہ

"از حاجی عبدالرحیم بخدمت میانجیو صاحب
مہربانِ مخلصاں میانجیو نُور محمّد صاحب،
بعد سلامِ مسنونُ الاسلام مکشوفِ
ضمیر آنکہ مُدّعاے ضروری آنکہ آں
صاحب را اجازت است ہر کسے
کہ ارادۂ بیعت ازاں مہربان دارد،
آں مخلص بہ دل جمعی تمام بیعت و تلقین
بطالبین کردہ مانند۔ دریں امر ہرگز
درگزر روا ندارند، و وسوسہ و خطرہ
مخالفِ ایں معنیٰ را اصلاً بدل راہ ندہند
و از اہم مقاصد و اعظمِ مرادات
آنست کہ انسان خود بذاتہٖ مستحکم علی الشریعۃ
بظاہر و باطن ہر وقت ماند و از بدعتُ
شرک بہر کیف پاک باشد و ہمچنیں براے
دیگر مؤمنین مخلصین اہتدا ملحوظِ خاطر
ماند۔ اللہ بس! زیادہ خیریتُ السلام۔
و شرک فقط ہمیں نیست کہ غیرِ
خدا را خدا گوید۔ بلکہ شرک را اقسام است
شرک فی العبادۃ و آں آنست کہ افعال

حاجی عبدالرحیم کی طرف سے میانجیو صاحب کی خدمت میں
مہربانِ مخلصاں میانجیو نور محمّد صاحب،
بعد سلام مسنون الاسلام کے معلوم ہو کہ
ضروری مُدّعا یہ ہے کہ آپ کو (بیعت
لینے کی) اجازت ہے۔ جو آپ سے
بیعت کا ارادہ کرے، آپ پُورے
اطمینانِ قلب کے ساتھ طالبین کو
بیعت و تلقین فرمائیں۔ اِس معاملے میں
ہرگز تکلّف سے کام نہ لیں اور کسی مخالف
وسوسے اور خطرے کو دل میں جگہ نہ دیں۔
اہم مقصد و مطلوب یہ ہے کہ انسان
بخود بذاتہٖ شریعت پر ثابت قدم ظاہرًا و
باطنًا ہر وقت رہے اور ہر طرح کے شرک و
بدعت سے پاک رہے۔ اسی طرح سے
دُوسرے مومنینِ مخلصین کی ہدایت اس کے
پیشِ نظر رہے، زیادہ خیریت والسلام۔
یاد رہے کہ شرک فقط یہی نہیں ہے
کہ غیر اللہ کو خدا کہے۔ شرک کی کئی قسمیں
ہیں: شرک فی العبادۃ، وُہ یہ ہے کہ جو افعال

Marfat.com

برائے تعظیم خدا مشروع اند برائے غیر خدا بعمل آرد، چنانچہ سجدہ۔ و شرك فی العلم و آں آنست کہ عالم غیب سوائے خدائے تعالیٰ دیگرے را دانند۔ چنانچہ جہال ایں زماں می دانند، آنچہ می گوئیم پیر ما می شنوند۔ و شرك فی القدرۃ و آں آنست کہ دیگرے را مثل قدرۃ خدائے تعالیٰ ثابت کنند مثلاً بگوید کہ ایں فرزند مرا فلاں پیر زادہ دادہ است یا رزق مرا فلاں پیر می دہد۔ و بدعت آنست کہ در شریعت کہ از پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت گردد بر آں زیادتی کمی نماید چنانچہ سجدہ و رکوع در رکعت دو مشروع اند۔ کسے سہ کند و فہمد کہ زیادہ عبادت است و یا کمی کند چنانچہ یک رکوع یا سجدہ، و گوید کہ من عبادت کردم، ایں ہر دو بحکم الشرع مردود اند۔ فقط۔ از حکیم مغیث الدین سلام شوق مطالعہ باد و از کاتب الحروف امان اللہ سلام شوق مطالعہ باد[1]

خدا کی تعظیم کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اُن کو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے بجالائے جیسے سجدہ۔ شرک فی العلم، اور وہ یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو عالم الغیب سمجھے جیسے کہ اس زمانے کے جُہلاء سمجھتے ہیں، مثلاً ہم جو کچھ کہتے ہیں ہمارا پیر سنتا ہے۔ شرک فی القدرۃ، اور وہ یہ ہے کہ دوسرے کے لیے اللہ تعالیٰ کی سی قدرت ثابت کرے مثلاً یوں کہے کہ میرا یہ لڑکا فلاں پیر زادے کا عطا کیا ہوا ہے یا میری روزی فلاں پیر دیتا ہے۔ اور بدعت یہ ہے کہ اس شریعت میں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے، کچھ زیادتی کمی کرے۔ چنانچہ رکعت میں ایک رکوع اور سجدے دو مشروع ہیں۔ کوئی تین کرے اور سمجھے کہ زیادتی عبادت ہے، یا کمی کرے، چنانچہ ایک رکوع اور ایک سجدہ کرے اور کہے کہ میں نے عبادت کی ہے۔ یہ دونوں شرع کے نزدیک مردود ہیں فقط۔ حکیم مغیث الدین کی طرف سے اور کاتب الحروف امان اللہ کی طرف سے سلام شوق

---

[1] رسالہ اسرار محمدی از مولانا شیخ محمد تھانوی، مطبوعہ مطبع ضیائی ۱۲۹۱ھ

حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ تو حضرت امیر المومنین سیّد احمد شہیدؒ کی محبت میں ایسے فریفتہ و وارفتہ ہوئے کہ حضرت شمس تبریزی اور مولانا روم کے جذبہ و عشق کی یاد تازہ کر دی انھوں نے اپنی مسند بیعت وارشاد چھوڑ چھاڑ حضرت سیّد صاحبؒ کی مستقل معیت اختیار کر لی تھی اور سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے سفر حج بھی اکھٹے کیا، پھر ہجرت جہاد میں مردانہ وار ساتھ رہے حتیٰ کہ سیّد صاحب کے ہمراہ مایار کی جنگ میں شہید ہو کر سرفرازی حاصل کی۔

حضرت شیخ محمد تھانوی قدس سرہ "انوار محمدی" میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی مجاہد غازی شہید کہ در لشکر ظفر پیکر حضرت سیّد احمد صاحب قبلہ دو جہان مصدر البیان درولایت خراسان شربت شہادت نوشیدند قدس اللہ سرہ العزیز۔ (ص ۳۰)

لشکرِ اسلام کیخلاف سکھوں کے ایما پر دُرّانیوں نے لشکر کشی کی۔ اُن کی پیادہ بٹالین کا ایک افسر "کیول"، نام فرنگی تھا۔

"منظورہ" میں ہے کہ جس وقت سیّد صاحبؒ کی جماعت پر دُرّانی سواروں اور پیادوں کا حملہ ہوا، چونکہ اُن کا ہجوم بہت تھا اور سیّد صاحبؒ کے ساتھ کے پیادے تھوڑے تھے۔ حاجی عبدالرحیم خاں مرحوم جو ایک مردِ درویش اور سیّد صاحبؒ کے محبِ جاں نثار تھے، فرطِ محبت سے تاب نہ لا سکے اور سواروں کو للکار کر کہا کہ عزیزو، دُرّانیوں کے اس انبوہِ عظیم نے امیر المومنین کی جماعت قلیل پر حملہ کیا ہے، اگر آپ ہی نہ رہے، تو زندگی کا کیا مزہ؟ آؤ، بائیں جانب سے حملہ کریں۔ یہ سوار چونکہ تعداد میں تھوڑے تھے اور دُرّانی تین ہزار سے کم نہ تھے، مقابلہ کی تاب نہ لا سکے، اس حالت میں حاجی عبدالرحیم، سیّد ابو محمد، شیخ عبدالحکیم وغیرہ نے شہادت پائی اور سیّد موسیٰ اور رسالدار عبدالحمید خاں سخت زخمی ہو کر گھوڑے کی پیٹھ سے گرے۔ دُرّانی سوار جتنی بار

Marfat.com

پیادوں کے مقابلے سے پسپا ہوتے تھے، انھیں سواروں پر گرتے تھے۔

(سیرۃ سید احمد شہید ص ۲۵۵ حصہ دوم)

منظورۃ السعداء میں ہے کہ دُرانیوں کے لشکر میں تخمیناً چار ہزار پیادے اور آٹھ ہزار سوار تھے۔ اور حضرت امیر المومنین کے ہمراہی اس وقت ہندی و ملکی تین ہزار پیادے اور پانچ سو سوار تھے۔

مایار کی جنگ میں لشکر اسلام کو فتح ہوئی چالیس (۴۰) غازیوں کے قریب شہید ہوئے۔ دُرانیوں کو شکست فاش ہوئی اُن کے اسی (۸۰) آدمی مارے گئے۔ لشکر اسلام کے شہیدوں کے چند نام حسب ذیل ہیں:

شیخ عبدالرحمن رائے بریلوی۔ میر رستم علی چیکانوی مولوی عبدالرحمن تورو کے۔ حاجی عبدالرحیم پھلتی والے۔ (حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمہ اللہ کے شیخ اور سلسلہ صابریہ امدادیہ کے رکن رکین ہیں) شیخ عبدالحکیم پھلتی۔ کریم بخش کھاٹم پوری رحمہم اللہ تعالیٰ

تورو میں تدفین شاہ اسماعیل نے تورو سے باہر شمال و مشرقی کونے میں ایک بڑی قبر کھدوائی اور تمام لاشوں کو مندرجہ ذیل ترتیب سے رکھا: سب سے آگے قبلہ رخ حاجی عبدالرحیم پھلتی والے۔ (غالباً حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی پھلتی کے علاقے میں لشکر اسلام کی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ پھلتی ہزارہ کے علاقے میں واقع ہے۔) ان کے ساتھ سید ابو محمد نصیر آبادی، پچہ میر رستم علی، شیخ عبدالحکیم پھلتی، فضل الرحمن، مولوی عبدالرحمن ساکن تورو، کریم بخش و باقی حضرات۔ سب کے بعد عبدالرحمن رائے بریلوی کی لاش [illegible] کفن بھی پہنایا گیا تھا باقی تمام اصحاب کو بغیر غسل و کفن [illegible] دستور رکھ دیا گیا۔ مولانا نے فرمایا کہ ان کے خون [illegible] قتل اپ دیے جائیں۔

Marfat.com

شہداء کی تدفین اور دعا شہداء کو دفن کے لیے لایا گیا۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ ان سب کے چہرے ان کے عماموں سے چھپا دو اور ان کے کپڑے دیکھ لو۔ جو کچھ پیسہ روپیہ وغیرہ بندھا ہو، اس کو کھول لو۔ کسی شخص نے قبر میں اُتر کر ان کے چہرے ڈھک دیے اور پٹکے وغیرہ ٹٹول لیے۔ پھر کئی آدمی ایک بڑی سی چادر قبر کے منہ پر تان کر کھڑے ہوگئے اور سب مٹی دینے لگے۔ تختے بنگلے کچھ نہیں رکھے گئے اسی طرح صرف مٹی سے توپ دیا۔ اس کے بعد مولانا صاحب اور سب نے مل کر بہت دیر تک ان سب کے لیے دعاء مغفرت کی۔ جو لوگ شریک دفن تھے، محبت سے روتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ تو جس مراد کو آئے تھے، اس مراد کو پہنچے، ہم لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ ایسی شہادت نصیب کرے۔

تھوڑی دیر کے بعد مغرب کی اذان ہوئی۔ سب نے سید صاحب کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ نے بہت دیر تک سر برہنہ ہو کر ان شہیدوں کی مغفرت کے واسطے دعا کی۔ (سیرت سید احمد شہیدؒ۔ سید احمد شہیدؒ)

(۱۳ دسمبر ۲۰۰۲ء کو راقمِ سطور اپنے چند رفقاء کے ساتھ اس تُربت مبارک کی زیارت سے مشرف ہوا۔)

یہ ایک عجیب قدرتی اتفاق ہے کہ جس مبارک تبلیغی سفر میں حضرت حاجی امداداللہ صاحب کمسنی کے عالم میں حضرت سید احمد شہید کی گود میں دیے گئے اور سید صاحب نے انہیں بیعت تبرک میں قبول فرمایا اسی سفر میں چند ہی روز بعد حاجی صاحب کے دادا پیر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ اور پیر و مرشد حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانویؒ بھی حضرت سید صاحب کی بیعت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

Marfat.com

الحاصل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بنفس نفیس، ان کے مرشد اوّل حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلوی، مرشد ثانی حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمہ اللہ اور پھر دادا پیر حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی شہید رحمۃ اللہ علیہ سب کے سب امیر المومنین امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ کے حلقۂ عقیدت و ارادت اور سلسلۂ بیعت وارشاد سے وابستہ ہیں۔ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشیاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

این سلسلۂ طلائے ناب است

این خانہ تمام آفتاب است

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کے مرشد ثانی حضرت شاہ عبدالباریؒ کے جانشین حضرت شاہ رحمن بخشؒ بھی حضرت سید صاحبؒ کے لشکر اسلام کو مدد بھیجتے رہے۔

جنگِ مایار کی تاریخ "سیرت سید احمد شہید" اور "سید احمد شہید" دونوں کتابوں میں مذکور نہیں۔ البتہ سید موسیٰ بن سید احمد علی (ہمشیر زادہ حضرت سید صاحبؒ) جو جنگ مایار میں شدید زخمی ہوگئے تھے، وہاں [illegible] تھا۔ "منظورۃ السعداء" میں ہے کہ [illegible] میں (غالباً رجب ۱۲۴۶ھ [illegible]) سید موسیٰ کے انتقال کی خبر پہنچی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سن ۴۶ھ سے پہلے واقع ہوئی۔

Marfat.com

"تحفۃ الابرار" میں حضرت حاجی عبدالرحیمؒ ولایتیؒ کی تاریخِ وفات ۲۱ رمضان المبارک ۱۲۴۶ھ مندرج ہے بعض حضرات نے حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ کی شہادت بالاکوٹ میں لکھی ہے جو درست نہیں۔

Marfat.com

حکایت

وصایا الوزیر

از نواب وزیر الدوله مرحوم والی ٹونک — مطبع محمدی ٹونک ۱۲۸۵ھ

شیخی صفاوشی و صوفی عرفان مذاقی بصحبت مشائخ رسیده و مقام معارف حاصل کرده صاحب کشف و کرامات و مرشد مریدان صداقت آیات واجب التبجیل و التکریم حاجی عبد الرحیم انار الله تعالی برهانه که بعنایت حضرت وهاب جل کرامه در ملک میان دوآب بکوس کشف وخوارق می نواخت و گلزار ارشاد باب یاری تاثیر قوی در سر زمین قلوب مریدین می آراست. زمانی که وسعت آن سر زمین از برکت پرتو قدوم فیض لزوم جناب امام خلائق مخدوم میمنت آگین شد جناب حاجی ممدوح [illegible] بر سبیل زیارت حق آگاهان بخدمت فیضد رجت رسیده [illegible] دریافت بقدرت حضرت قدیر [illegible] وترک علائق ارشاد مریدین کرده درجماعت معتقدین آنحضرت داخل شدن و [illegible] بسیر و سیاحت اختیار کردن [illegible] وحاجی معظم موصوف [illegible] شما از منزلت و قرب [illegible] باشید که علو مذاق آن [illegible] معروف وفق [illegible] شکر [illegible] نعمت [illegible] سر [illegible] فیخم [illegible]

تبارک الله [illegible]

[illegible]

Marfat.com

خُدا کا رُعب اور سہارا کافی ہے

مایار کی جنگ سے فراغت کے بعد سید صاحبؒ نے اطراف و جوانب کے خوانین کو جمع کر کے پشاور کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ ان سب نے تائید کی۔ سردار فتح خاں اور ارباب بہرام خاں نے رائے دی کہ پشاور کی مہم میں توپیں ساتھ رکھی جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم صاحبوں کا خیال ہے کہ توپوں کا لشکر میں بڑا رُعب اور سہارا ہوتا ہے؛ سو یہ بات کچھ نہیں۔ خُدا کا رُعب اور سہارا ہمارے لیے کافی ہے۔ سردار یار محمد خاں بھی تو اپنے ساتھ توپیں لایا تھا۔ پھر اُن توپوں سے کیا کر لیا؟ وہ سب توپیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دلوا دیں۔ سردار سُلطان محمد خاں نے بھی توپوں سے کیا کام بنا لیا؛ فتح و شکست اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ جسے چاہے، دے۔

روانگی آپ نے موضع تورو سے موضع مردان کی طرف مع لشکر کوچ کیا۔ آپ گھوڑے پر سوار پیادوں کی جماعت میں تھے۔ سواروں کا لشکر آگے پیچھے تھا۔ دو نشان پیادوں میں تھے اور ایک سواروں میں اور تینوں کے پھریرے کھلے تھے۔ شتری نقارہ بجتا تھا اور مولوی رحمٰن علی مولوی خرم علی صاحب کا لکھا ہوا رسالہ نظم جہادیہ باآوازِ بلند خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ جو مندرجۂ ذیل ہے:

Marfat.com

بعدِ تحمیدِ خدا، نعتِ رسولِ اکرمؐ   یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم

واسطے دین کے لڑنا، نہ پئے طمعِ بلاد   اہلِ اسلام اسے شرع میں کہتے ہیں جہاد

ہے جو قرآن و احادیث میں خوبیِ جہاد   ہم بیاں کرتے ہیں تھوڑا سا، اسے کر لو یاد

فرض ہے تم پہ مسلمانو، جہادِ کفار   اس کا ساماں کرو جلد، اگر ہو دیندار

جس کے پیروں پہ پڑی گردِ صفِ جنگِ جہاد   وہ جہنم سے بچا، نار سے ہے وہ آزاد

جو مسلمان رہِ حق میں لڑا لحظہ بھر   روضۂ خلدِ بریں ہو گیا واجب اس پر

اے برادر، تو حدیثِ نبوی کو سن لے   باغِ فردوس ہے تلواروں کے سائے کے تلے

دل سے اس راہ میں پیسہ کوئی دیوے گا اگر   سات سو اس کو خدا دیوے گا روزِ محشر

اور اگر مال بھی خرچا، و اٹھائی تلوار   پھر تو دیوے گا خدا اس کے عوض سات ہزار

جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنائے اسباب   اس کو بھی مثلِ مجاہد کے خدا دے گا ثواب

جو نہ خود جاوے لڑائی میں نہ خرچے کچھ مال   اس پہ ڈالے گا خدا پیشتر از مرگ وبال

جو رہِ حق میں ہوئے ٹکڑے، نہیں مرتے ہیں   بلکہ وہ جیتے ہیں، جنت میں خوشی کرتے ہیں

عمر بھر ہی کے گناہِ شہدا مٹتے ہیں   کیوں نہ ہو؟ راہِ خدا ان کے تو سر کٹتے ہیں

فتنۂ قبر و غمِ صور و قیامِ محشر   ایسے صدموں سے شہیدوں کو نہیں کچھ ہے خطر

حق تعالیٰ کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہیں   مثلِ دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہیں

اے مسلمانو، سنی تم نے جو خوبیِ جہاد   چلو اب رن کی طرف، مت کرو گھر بار کو یاد

مال و اولاد کی، جورو کی محبت چھوڑو   راہِ مولیٰ میں خوشی ہو کے شتابی دوڑو

مال و اولاد تری قبر میں جانے کی نہیں   تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے بچانے کی نہیں

گر پھرے جیتے، تو گھر بار میں پھر آؤ گے   اور گئے مارے، تو جنت میں چلے جاؤ گے

دینِ اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے   غلبۂ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے

پیشوا لوگ اسی طور نہ کرتے جو جہاد   ہند پھر کس طرح اسلام سے ہوتا آباد

Marfat.com

زورِ تلوار سے غالب رہا اسلام مدام — سُستی اگلے جو کبھی کرتے، تو ہوتا گمنام

کب تلک گھر میں پڑے جُوتیاں چٹکاؤ گے — اپنی سُستی کا بجُز افسوس نہ پھل پاؤ گے

اب تو غیرت کرو، نامردی کو چھوڑو، یارو — سیّد احمد سے ملو، جلد سے کافر مارو

بارہ سَو سال کے بعد ایسے ارادے والا — ہُوا پیدا ہے، مُسلمانو، کرو شُکرِ خدا

تھے مُسلمان پریشان بغیر از سردار — ہُوا سردار ہے از آلِ رسولِ مختارؐ

بات ہم کام کی کہتے ہیں، سُنو، اے یارو، — وقت آیا ہے کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

حضرت مولوی، اب طاق میں رکھ دیجے کتاب — لیجے تلوار و میدان کو چل دیجے شتاب

وقتِ جانبازی ہے، تقریروں کو اب مت چھانٹو — غیرِ شمشیر کسی سمت کو دل مت بانٹو

ہادیٔ دین ہو تو، تم کو ہے سبقت لازم — تم چلو گے، تو بہت ساتھ چلیں گے خادم

اے گروہِ فقرا، نفس کُشی کے اُستاد — عمل نفس کُشی کون ہے بہتر ز جہاد

مت گھُسو کونے میں، اے پیرجی، مانندِ حجا — چھوڑو اب چلّہ کشی وقت جہاد آ پہنچا

اے جوانانِ اسد حملہ و رُستم قُوّت — کام کس دن کو پھر آوے گی تمھاری جُرأت

اُن کا سر کاٹ لیا، یا کہ کٹا اپنا سر — دونوں صُورت میں جو سمجھو، تو تمھیں ہو بہتر

یعنی، گر مار لیا اُن کو، تو پھر بن آئی — اور گئے مارے، تو پھر خاصی شہادت پائی

ایک دن تجھ سے یہ دُنیا کا مزا چھوٹے گا — لشکرِ موت ترا مُلکِ بدن لُوٹے گا

دوستو، تم کو تو مرنا ہی مقرر ٹھیرا — پھر تو بہتر ہے کہ جاں دیجیے در راہِ خُدا

سیکڑوں جنگ میں جاتے ہیں، وُہ پھر آتے ہیں — سیکڑوں گھر میں بھی رہتے ہیں، وُہ مر جاتے ہیں

موت کا وقت مُعیّن ہے، تو سُن اے غافل — پھر بھلا موت سے ڈرنے میں تجھے کیا حاصل

جب تلک موت نہیں ہے، تو نہیں مرتے ہیں — موت جب آئی، تو گھر میں بھی نہیں بچتے ہیں

تم اگر ڈرتے ہو تکلیفِ سفر سے، نہ ڈرو — مرد ہو، خطرۂ آلام کو دل سے کھو دو

جیسی عادت کرے انسان، سو ہو سکتا ہے — عیش و آرام کی عادت کو بھی کھو سکتا ہے

Marfat.com

طمعِ دُنیا کے لیے دیکھو ہزاروں یہ سپاہ — چھوڑ کر سر کو کٹاتے ہیں، نہیں کرتے "آہ"!
ہے عجب یہ کہ مسلمان بھی کہلاتے ہو — جھوٹے حیلے رہِ اللہ میں بتلاتے ہو
تم تو اس طور سے دُنیا پہ بہت پھول گئے — جورو لڑکوں کی محبت میں خدا بھول گئے
آج اگر اپنی خوشی راہِ خدا جاں دو گے — پھر تو کل چین سے جنت میں مزے لُوٹو گے
چھوڑو گے لذّتِ دُنیا کو اگر بہرِ خدا — پھر تو جنت میں ہمیشہ ہی اُڑاؤ گے مزا
سر ٹیک، پیر رگڑ گھر میں کا مرنا بہتر — یا رہِ حق میں فدا جان کا کرنا بہتر
گر رہِ حق میں نہ دی جان، تو پچھتاؤ گے — اور پیمبر کو یہ مُنہ کیا دِکھلاؤ گے
ایک ہے شرط کہ تم مانو بدل حکمِ امام — ورنہ تلوار لگانا بھی نہیں آوے کام
جو کہ خُود رائے بھی لڑنے لگے در راہِ جہاد — اُن کا ناحق یہ بہا خُون، سب ہے محنت برباد
خُوب اللہ و محمّد کو جو پہچانتے ہیں — اپنے سردار کے کہنے کو بدل مانتے ہیں
اہلِ ایمان کو کافی ہے دِلا اتنا پیام — اب مُناجات سے، بہتر ہے کہ ہو ختمِ کلام
اے خداوندِ سماوات و زمیں، ربِ عباد — اب مُسلمانوں کو دے جلد سے توفیقِ جہاد
اپنا دے زور، مسلمانوں کو کر زور آور — وعدۂ فتح جو ہے اُن سے کیا، پُورا کر

ہند کو اِس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز جز اللہ! اللہ!

سیرتِ سید احمد شہید

Marfat.com

Marfat.com

سیرِ حلقۂ مجاہدین

حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرشدِ اوّل شیخ العرب والعجم

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرّہ

سید نفیس الحسینی

حضرت مولانا سید نصیر الدینؒ جامع کمالات بزرگ تھے۔ آپ کو مجدد و شرف کی متعدد نسبتیں حاصل تھیں۔ آپ حضرت سید ناصر الدینؒ تھانیسری سونی پتی کی اولاد تھے حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ کے نواسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے شاگرد عزیز حضرت شاہ محمد اسحٰقؒ کے داماد حضرت شاہ غلام علی مجددیؒ کے مرید و خلیفہ اور حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد کے رکن رکین تھے۔

۱۲۴۰ھ میں حضرت شاہ محمد اسحٰقؒ وعظ فرماتے تھے تو مولانا نصیر الدین صاحبؒ حضرت کے ارشاد سے پر فراہمی زر اعانت میں مصروف رہتے تھے۔ آخر آپ نے خود جہاد کا عزم کر لیا۔ [illegible]

آپ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے مرشد اول تھے۔

حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ میں حضرت مولانا نصیر الدین صاحب کی خدمت میں بیعت [illegible] میرے والد ماجد بیمار ہوگئے تھے۔ انہوں نے دہلی سے اپنی تیمارداری کے لیے طلب کیا۔ میں حضرت سے رخصت لینے گیا۔ حضرت نے مجھے سینہ مبارک سے لگا کر بہت دعائیں اور عطایا [illegible] فرما کر رخصت کیا۔ میرے والد ماجد کی خدمت میں پہنچا [illegible] رحلت فرمائی۔ اِنا للہ وَاِنّا اِلیہِ راجعون۔ اسی وجہ سے میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں [illegible] نہ ہو سکا اور اس درمیان میں حضرت بغرض جہاد افغانستان کو تشریف لے گئے [illegible] میں ان کی خدمت [illegible]

Marfat.com

میں بہت قلیل مدت حاضر رہا۔ کچھ لطائف جاری ہو گئے تھے۔
(امداد المشتاق ص۱۵۱)

حضرت مولانا سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ۳ ذی الحجہ ۱۲۵۰ھ دہلی سے جہاد کے لیے ہجرت فرمائی۔ اس وقت امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب کی شہادت کو چار سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ آپ نے دعوتِ جہاد سے افسردہ دِل مسلمانوں کے سینے ازسر نو گرما دیے اور ان میں سرفروشی و جانبازی کا ولولہ پیدا کر دیا۔ جناب غلام رسول مہر حضرت سید صاحب کی شہادت کے بعد تحریکِ جہاد اور جماعتِ مجاہدین کی کیفیت و صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا سید نصیر الدین کے تجدیدی کام کا ذکر کرتے ہیں ؛

"ستھانہ پہنچنے کے بعد مجاہدین کی حالت خاصی کمزور ہو گئی تھی۔ ان کی کارکردگی کا دائرہ بہت محدود ہو چکا تھا۔ وہ اس عظیم الشان جماعت کا محض ایک نشان رہ گئے تھے، جو سید صاحب (سید احمد شہیدؒ) کی سرکردگی میں ہندوستان کی تطہیر کے لیے اٹھی تھی اور جس کی مجاہدانہ سرگرمیوں نے چار سال تک پنجاب کی طاقتور سکھ حکومت کو سراسیمگی کا ہدف بنائے رکھا تھا۔ اگرچہ جاں نثارانِ حق کے چھوٹے چھوٹے گروہ وقتاً فوقتاً سرحد پہنچتے رہتے تھے، تاہم عام مسلمانوں کے جوشِ جہاد میں افسردگی پیدا ہو رہی تھی۔ اس لیے کہ سرحد میں کوئی نمایاں کارنامہ انجام پانے کا موقع باقی نہ رہا تھا لہٰذا سید صاحب کی تحریکِ جہاد کے کارفرماؤں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ دوبارہ ایک بڑی جماعت تیار کر کے آزاد علاقے میں بھیج دی جائے جس سے سید صاحب کے شروع کیے ہوئے کام میں جوش و خروش کی نئی روح پیدا ہو جائے۔ اس اہم فرض کی بجا آوری کا شرف روزِ اوّل سے مولانا سید نصیر الدین دہلوی کے لیے مقدر ہو چکا تھا، جنہوں نے سید صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ دعوتِ جہاد سے ایک جماعت تیار کی اور سید صاحب کی طرح وطنِ مالوف سے ہجرت کر کے کاروبارِ جہاد کی تجدید کا انتظام فرمایا۔"
(سرگزشت مجاہدین ص۱۲۹)

جناب مہر صاحب ایک اور مقام پر مولانا نصیر الدین کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"مولانا سید نصیر الدین کا ممتاز ترین کارنامہ یہ ہے کہ جب سید صاحب (سید احمد شہید) اور ان کے دوسرے بلند منزلت رفقاء کی شہادت کے بعد جہاد کی گرم جوشیوں پر افسردگی

۱؎ - اس وقت حضرت مولانا کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد آفاق مجددی دہلوی (م ۱۲۵۱ھ) زندہ تھے۔ حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق بھی حیات تھے۔ ظاہر ہے ان بزرگوں کی اجازت اور ایماء سے ہجرت جہاد فرمائی۔

Marfat.com

طاری ہو گئی تو مولوی صاحب موصوف نے عزم و ہمت سے کام لے کر اس کاروبار کو تازہ رونق بخشی۔ ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمان بے حسی کا شکار ہو چکے تھے اجنبیوں نے ملک کی حکومت ان سے چھین لی تھی اور نظم و نسق کو اپنی مصلحتوں کے مطابق چلانے لگے تھے، گویا عام اسلامی فضا کی جگہ سراسر غیر اسلامی فضا پیدا ہو رہی تھی۔ سید صاحب اٹھے مسلمانوں کا جمود توڑا اور ان کے سامنے یہ نصب العین پیش کیا کہ جانفشانی و جانبازی سے کام لے کر کھوئی ہوئی عزت و عظمت دوبارہ حاصل کی جا سکتی ہے اور اسلامیت کا وقار از سر نو قائم کیا جا سکتا ہے۔ مولانا سید نصیر الدین نے جب دیکھا کہ تحریک کا جوش و خروش ختم ہو رہا ہے تو جوانمردانہ میدان میں آ گئے اور اپنی ذات کو بے تامل قربانی کے لیے پیش کر دیا۔"

(سرگزشت مجاہدین" ص ۱۹۰)

نواب وزیر الدولہ والیٔ ٹونک بالکل بجا ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"سید صاحب کی شہادت کے بعد خلق خدا کی ہدایت، شریعت کے احیاء اور جہاد کا کاروبار بے آب و تاب ہو رہا تھا۔ خدا کی رحمت سے مولانا سید نصیر الدین کی بدولت اس کاروبار میں بے اندازہ رونق اور جلا پیدا ہو گئی۔"

(وزیر الدولہ کے وصایا جلد اول ص)

حضرت مولانا سید نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳ ذی الحجہ ۱۲۵۰ھ (۲ اپریل ۱۸۳۵ء) کو گھر بار، اہل و عیال اور اعزہ و احباب سے مفارقت اختیار کر کے غرب سرائے میں جا ٹھہرے جو دہلی سے تقریباً چار میل ہے۔ مجاہدین کی مختصر سی جماعت ساتھ تھی۔ جے پور، ٹونک، اجمیر، جودھپور، جیسلمیر، تلاہ اور خیرپور ہوتے ہوئے پیرکوٹ پہنچ گئے۔ جہاں سید احمد شہید کے اہل و عیال مقیم تھے۔ اس وقت سید عبدالرحمٰن (خواہرزادہ سید صاحب) حیدرآباد گئے ہوئے تھے۔ مردوں میں سے صرف سید اسمٰعیل (برادرزادہ سید صاحب) موجود تھے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کے زمانے میں پیر صبغۃ اللہ شاہ مسند نشین ارشاد و ہدایت تھے۔ انھوں نے سید صاحب سے کامل تعاون کا عہد کیا تھا اور اس کے ایفاء میں برابر سرگرم رہے۔ سید صاحب کی شہادت کے چند سال بعد وفات پائی۔

حضرت سید احمد شہید، پیر صبغۃ اللہ شاہ اوّل کے جذبۂ اسلامیت سے اس درجہ متاثر ہوئے تھے کہ اپنے اہل و عیال کے قیام کے لیے پیرکوٹ ہی کا قیام تجویز کیا۔ چنانچہ آپ کے اہل و عیال وغیرہ

Marfat.com

بالاکوٹ کے بعد بھی کئی سال تک پیرکوٹ ہی میں مقیم رہے۔ حضرت مولانا سید نصیر الدین نے اسی تعا… کی بنا پر سندھ میں پیرکوٹ کو اپنی پہلی منزل قرار دیا تھا۔ مولانا سید نصیر الدین جس زمانہ میں پیرکوٹ پہنچے حضرت پیر صبغۃ اللہ اوّل کے فرزند پیر علی گوہر شاہ مسند نشین تھے۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص ۱۵۱)

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب نے سندھ کے خاص خاص قصبوں اور شہروں میں جا جا ک… دعوتِ جہاد دی۔ حضرت مولانا ایک طرف سندھ میں بیٹھے ہوئے مختلف اصحاب کو اعانت کے لیے تیار کر رہے تھے۔ دوسری طرف ہندوستان میں دعوتِ جہاد کے لیے پے درپے اعلانات بھیجے جا رہے تھے۔ الغرض شب و روز جہاد ہی کی فکر دل و دماغ پر طاری تھی۔

پہلا معرکہ

سندھ پہنچنے کے بعد حضرت مولانا نصیر الدین صاحب کو تقریباً ہر ذمہ دار آدمی نے یہی مشورہ دیا کہ مزاریوں کے علاقے میں قیام کرنا چاہیے۔ یہ مشورہ غالباً اس بنا پر دیا گیا کہ اس زمانے میں مزاری سکھوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا نصیر الدین کو سب سے پہلا معرکہ روجھان کے مقام پر پیش آیا۔ روجھان مزاریوں کا علاقہ تھا جس پر سکھوں نے قبضہ جما لیا تھا۔ حضرت مولانا نے مزاریوں سے عہد و پیمان کے بعد شعبان ۱۲۵۲ھ کے آخری عشرے میں روجھان پر پیش قدمی کی اور ۲۵ شعبان کو قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ مجاہدین کے پاس چار شاہینیں تھیں، جنھیں مختلف مورچوں میں نصب کر لیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ اہلِ قلعہ نے دروازے بند کر لیے اور توپ لگا کر مجاہدین پر گولہ باری کرنے لگے۔ دو دن محاصرہ جاری رہا۔ آخر محصورین نے تنگ آکر دست بدست لڑائی کی ٹھانی۔ وہ دو چار مرتبہ قلعے سے باہر نکلے۔ جا بجا مورچے قائم کیے لیکن مجاہدین کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے اور قلعے میں جا بیٹھے۔ دو روز میں تقریباً بیس محصورین مارے گئے اور تین مجاہدین نے شہادت پائی۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص ۱۵۱)

دوسرا معرکہ

دوسرا معرکہ روجھان سے تقریباً چار کوس دور کَن کے مقام پر پیش آیا۔ یہاں سکھوں کی فوجی چوکی تھی۔ انھوں نے نقارے بجا کر مجاہدین پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین نے اللہ اکبر کے نعروں سے ان کا مقابلہ کیا اور ایک ہی حملے میں سکھوں کو راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن اندیشہ تھا کہ وہ پلٹ کر حملہ کریں گے۔ لہٰذا مجاہدین دوپہر تک اسی جگہ انتظار میں بیٹھے رہے۔ چنانچہ سکھ دوبارہ نمودار ہوئے اور پھر جنگ شروع ہو گئی۔ مٹھن کوٹ کا قلعہ دار کرم سنگھ اور اس کا ایک ساتھی مجاہدین کے نرغے میں آ گئے۔ مجاہدین نے انھیں موت

Marfat.com

کے گھاٹ اتار دیا اور دونوں کے سر کاٹ کر قلعہ کن کے دروازے پر لٹکا دیے۔ سکھ دوبارہ بھاگ نکلے۔ ان کے دس سوار کھیت رہے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ دوسرے روز مجاھدین کن سے روانہ ہوکر کشمور پہنچ گئے۔ پھر وہاں سے ایک اور مقام پر جا ٹھہرے، جو روجھان سے آٹھ نو کوس دور تھا۔ رمضان ۱۲۵۳ھ (دسمبر ۱۸۳۷ء) کا مبارک مہینہ آپ نے یہیں گزارا۔

انگریزوں سے جنگ

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب چونکہ امیر المومنین حضرت سید احمد شہید کی میراث کے حامل تھے۔ لہٰذا انگریزوں کے بارے میں ان کے نظریات و عزائم وہی تھے، جو حضرت سید صاحب کے تھے۔ حضرت مولانا سفرِ سندھ کے دوران والیانِ خیرپور کے علاقے میں قیام نہ فرمانے کی وجہ اپنے ایک مکتوب میں بیان فرماتے ہیں:

چونکہ میرانِ خیرپور زیرِ دستانِ فرنگیاں	والیانِ خیرپور چونکہ فرنگیوں کے زیرِ اثر ہیں
و آشتی دارانِ سکھاں اند، قرار خود در	اور سکھوں سے انھوں نے صلح کر رکھی ہے لہٰذا
نخروسنہ ایشان مقرونِ صلاح نمی بینم۔	انکے علاقے میں قیام میرے نزدیک خلافِ مصلحت ہے

جناب غلام رسول مہر، مذکورہ بالا اقتباس سے ایک قابلِ غور نکتہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آخری اقتباس سے واضح ہے کہ مولانا سید نصیر الدین نے دو وجہ سے خیرپور میں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔ اوّل ریاست کا فرنگیوں کے زیرِ اثر ہونا، دوم سکھوں سے مصالحانہ تعلقات رکھنا۔ مولوی صاحب موصوف سید صاحب (سید احمد شہید) کی میراث کے حامل تھے۔ اگر انگریزوں کے متعلق سید صاحب کی رائے وہی ہوتی جو مولوی محمد جعفر تھانیسری کی تحریر کے مطابق بعض حضرات نے ایک صدی تک قبول کیے رکھی تو حضرت مولانا نصیر الدین انگریزی اثر کو کیوں موجب قدح قرار دیتے۔ حقیقت یہی ہے کہ سید صاحب اور ان کے تمام رفقاء، ونفس، ہندوستان کو ہر اس تسلط سے پاک کرنا چاہتے تھے جو مسلمان حکمرانوں کی نااہلی کے باعث یہاں قدم جما چکا تھا یا بڑے سے بڑے حصے پر قابض تھے۔ ملک کا بڑا حصہ انگریزوں کے قبضے میں تھا۔ یہ بزرگ کس بنا پر انگریزی تسلط کو بہ اطمینانِ خاطر قبول کر سکتے تھے؟ .... ہیں۔

مولانا نصیر الدین صاحب نے انگریزوں کے خلاف باقاعدہ جنگ کی اور ....

Marfat.com

کو وضاحت کی آخری منزل پر پہنچا دیا۔" ("سرگزشت مجاہدین" ص۱۸۱)

قیام مہرو

روجھان اور کشمور کے بعد حضرت مولانا نصیر الدین صاحب مجاہدین کو لے کر شکارپور کی طرف تشریف لے گئے اور مہرو میں مقیم ہوئے، جو شکارپور سے ایک منزل پر واقع ہے۔ یہاں سے حضرت مولانا نے بلوچستان کو ہجرت فرمائی۔ اس سے پیشتر قلات کے وزیر اعظم سے آپ کی خط و کتابت شروع ہو چکی تھی۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ موقع ملے تو بلوچستان چلے آئیں۔ حضرت مولانا بلوچستان میں سبی، ڈھاڈر اور تھل چیتیالی وغیرہ میں رہے۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص۱۹۰)

اچانک گرد و پیش کے سیاسی حالات میں ایسا تغیر پیدا ہو گیا کہ انگریز افغانستان کی آزادی سلب کر لینے پر تُل گئے۔ امیر دوست محمد خان نے مقابلے کی ٹھانی۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا نصیر الدین نے بھی موصوف کی اعانت میں مجاہدانہ شان سے قدم آگے بڑھایا۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص۱۹۰)

غزنی کی لڑائی

انگریزوں کی ایک بہت بڑی فوج نے درۂ بولان کے راستے پیش قدمی کی، اس کے ساتھ ہر قسم کا سامانِ جنگ موجود تھا۔ اس فوج نے قندھار پہنچ کر شاہ شجاع کی تخت نشینی کا جشن منایا۔ پھر وہ کابل کی جانب حرکت میں آئی تو غزنی میں اسے شدید مقابلے سے سابقہ پڑا۔ جو معلومات ہمارے سامنے ہیں، ان میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مولانا اور ان کے مجاہدین غزنی میں بڑی جانفشانی سے لڑے۔ انگریزوں کے لیے آگے بڑھنے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ اس اثنا میں امیر دوست محمد خان کا ایک عزیز انگریزوں سے مل گیا اور اس نے قلعۂ غزنی کے تمام اندرونی حالات بتا دیے۔ انگریزوں نے رات کی تاریکی میں ایک دروازے پر بارود کے تھیلے رکھے۔ انھیں آگ لگا دی تو خوفناک دھماکا ہوا، دروازہ اڑ گیا اور انگریزی فوج قلعے میں داخل ہو گئی۔ حضرت مولانا کے اکثر ساتھیوں نے دست بدست لڑائی میں شہادت پائی۔ یہ ۲۱ جولائی ۱۸۳۹ء کا واقعہ ہے۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص۱۹۳)

ولیم ہنٹر کا بیان

جناب غلام رسول مہر نے مجاہدین اور مرکز ستھانہ کے حالات کے بارے میں ولیم ہنٹر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

"مجاہدوں میں اونچے درجے کے آدمی بھی شامل تھے جو اس لیے ترکِ وطن کر کے ستھانہ پہنچ جاتے تھے کہ عیسائی حکومت کے ماتحت امن و آسائش سے زندگی گزارنا ان کے نزدیک مذہباً نادرست تھا۔ وہ سکھوں کے دیہات پر بھی چھاپے مارتے رہتے تھے اور انگریزوں پر ضرب لگانے کا کوئی موقعہ ہاتھ آتا تو اس کا بھی نئے دل سے خیر مقدم کرتے۔ انھوں نے

Marfat.com

جنگِ کابل میں ہمارے دشمنوں کی امداد کے لیے بڑی فوج بھیجی اور اس میں سے ایک ہزار نے ہمارے خلاف استقامت سے جنگ کرتے ہوئے جانیں قربان کیں۔ صرف تسخیر غزنی کے دوران میں تین سو مجاہدوں نے انگریزی سنگینوں سے شہادت کی سعادت حاصل ہوئی۔

("سرگزشت مجاہدین" ص ۱۹۴ بحوالہ ہندوستانی مسلمان)

مجاہدین ستھانہ میں

حضرت مولانا اور ان کے بچے کھچے ساتھیوں نے اب ستھانہ کا رُخ کیا چنانچہ وہ ہولناک مصیبتوں کے طوفان سے گزرتے ہوئے ستھانہ پہنچ گئے جہاں مجاہدین نے مرکز قائم کر رکھا تھا۔ وہاں پہنچتے ہی جماعت مجاہدین نے انھیں اپنا امیر بنالیا۔ قیاس ہے کہ یہ ۱۸۳۹ء کے آواخر یا ۱۸۴۰ء کے اوائل کا واقعہ ہے۔ ("سرگزشت مجاہدین" ص ۱۹۴)

ہزارہ گزیٹیر اردو میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلوی بہت نرم طبع تھے اس لیے عام میں بہت ہر دلعزیز ہو گئے۔ انھوں نے پائندہ خاں تنولی والیٔ امب کو لکھا کہ ہمارا ساتھ دو اور ہر ممکن مدد کرو۔ پائندہ خاں نے انھیں امب بلالیا۔ وہاں کئی روز مہمان رہے۔ مشہور ہے کہ پائندہ خان نے انھیں زہر دلوا دیا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ امب ہی میں بیمار ہوئے اور بیماری ہی کی حالت میں ستھانہ آئے۔ جہاں چند روز بعد وفات پائی۔ جناب مہر صاحب کا خیال ہے کہ پائندہ خان پر زہر خوانی کا الزام پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔

("سرگزشت مجاہدین" ص ۱۹۵)

حضرت مولانا کی وفات

حضرت مولانا سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰ شعبان ۱۲۵۶ھ ۱۸۴۰ء کو رحلت فرمائی اور ستھانہ ہی میں دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔

حضرت مولانا کے فضائل

حضرت مولانا سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ مجمع فضائل اور منبع حسنات بزرگ تھے۔ انھیں امیر المومنین حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے محاسن سیرت میں بڑی مشابہت حاصل تھی۔ نواب وزیر الدولہ والیٔ ٹونک کا بیان ہے:

"میں نے بہت سے درویشوں کو دیکھا، جو فیض سید صاحب سے پایا وہ کسی دوسری جگہ سے حاصل نہ ہوا۔ مولانا سید نصیر الدین میں اسی فیض کا پرتو نظر آتا ہے۔"

(سرگزشت مجاہدین ص بحوالہ اخبار مولوی سید نصیر الدین خلیفہ [illegible])

حضرت مولانا کثیر الدعاء اور کثیر البکاء تھے۔ صاحب فیض و تاثیر اور مستجاب الدعوات تھے۔ قیام بدھو کے دنوں میں وہاں ایک فتنہ پیش آیا تو حضرت مولانا نے معمول کے مطابق دو رکعت نماز ادا کر کے عجز و انکساری

Marfat.com

سے بارگاہ باری تعالیٰ میں دعا کی، عرض کیا :

" میرا تو بھروسا صرف تجھ پر ہے ۔ تیرے فضل کے یقین پر، تیری رضا کے لیے گھر بار چھوڑا ہے کہ دین کی نصرت کا کام انجام پائے ۔ میں گنا ہگار ہوں، میرے گناہوں سے درگذر فرما، اپنی رحمت پر نظر رکھ، تیرے سوا کس کے آگے ہاتھ پھیلاؤں " (" سرگزشت مجاہدین " ص ۱۴۵)

اس دعا کے بعد مخالفین کا فتنہ دب گیا ۔

نواب وزیر الدولہ لکھتے ہیں کہ جب وہ کسی مجمع میں دعا کرتے تھے تو سب پر خاص ایمانی حالت طاری ہو جاتی تھی ۔ ایک مرتبہ سندھ میں انھوں نے مجمع کثیر کے درمیان دعا کی، جس کی تاثیر سے تمام لوگ زار زار رونے لگے ۔ اکثر پر بے ہوشی طاری ہو گئی ۔ بعض لوگ مجذوبیت کے عالم میں کپڑے پھاڑ کر صحرا کی طرف چلے گئے ۔ (وصایائے وزیری جلد اوّل ص ۲۷۳، ۲۷۴)

یہ سب حضرت مولانا کے زہد و تقویٰ، حق پرستی، عشق کتاب و سنّت اور اخلاص فی العمل کا نتیجہ اور ان کے جذبۂ جہاد و سربلندیٔ اسلام کی تاثیر تھی ۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد حضرت مولانا نصیر الدین اکثر اوقات تلاوتِ قرآن مجید فرماتے تھے اور بہت روتے تھے ۔ چہرۂ مبارک پر کثرتِ گریہ سے سیاہ نشان پڑ گئے تھے ۔ (شمائم امدادیہ ص ۱۰۱ ، امداد المشتاق ص ۱۵۲)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ اپنے والد ماجد کی بیماری کی وجہ سے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا سیّد نصیر الدین کے ساتھ بغرض جہاد نہ جا سکے تھے ۔ آخر والد ماجد نے ایک طویل علالت کے بعد وفات پائی ۔ اب حضرت حاجی صاحب کا ارادہ تھا کہ حضرت مولانا کی خدمت میں پہنچ جائیں ۔ چنانچہ فرماتے ہیں :

" میرا ارادہ تھا کہ میں بھی حاضر خدمت ہوں گا ۔ مگر اس مابین میں شہر غزنی سے حضرت کے رحلت فرمانے کی خبر آئی ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ " (امداد المشتاق ص ۱۵۲)

Marfat.com

قطبِ ربّانی حضرۃ میانجیو نور محمّد جھنجھانوی قدس سرہٗ
(م ۱۲۵۹ھ)

مُرشدِ ثانی

شیخ العرب والعجم حضرۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ
(م ۱۳۱۷ھ)

سید نفیس الحسینی

۱۲۰۱ھ میں بمقام جھنجھانہ ولادت باسعادت ہوئی۔ انوار العارفین میں ہے: مولد و موطن و مدفن قصبہ جھنجھانہ (ضلع مظفر نگر) حضرت حاجی عبد الرحیم شہید رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت طریقت رکھتے تھے حضرت شاہ عبد الرزاق جھنجھانوی کی اولاد میں تھے۔ چاروں نسبتوں میں جو انہیں حضرت حاجی (عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ) سے حاصل تھیں کمال تجرد سے اخفا رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت آنحضرت ﷺ پر حریص تھے چنانچہ تیس (۳۰) سال تک تکبیر اولیٰ قضا نہیں کی۔ [illegible] ہمت قویہ تھے۔ قصبہ لوہاری میں بچوں کی تعلیم سے شغل رکھتے تھے [illegible] کہ ان کے حال کی کسی کو کچھ خبر نہ تھی مگر حضرت حاجی [illegible] شہرت کا سبب بن گئے اور وہ یہ کہ طلب مولیٰ کی شورش نے جب ان سے [illegible] جوش مارا اور درویشوں سے ارادت ان کے اندر پیدا ہوئی تو [illegible] نبی کریم ﷺ نے خواب میں ان کی طرف اشارہ [illegible] کی طرف اشارہ فرمایا حاجی صاحب کی [illegible] تھے۔ ایک دن ایک شخص کی وساطت سے [illegible]

Marfat.com

تو صرف ان کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر انھوں نے پہچان لیا کہ وہ اشارۂ سراج منیر بے نظیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھی کی طرف تھا چنانچہ اپنا ہاتھ پیرِ دستگیر کے دستِ حق پرست میں دے دیا۔ اور خود کو مردہ بدست غسال کی طرح ان کے سپرد کر دیا اور ان کی اتباع کو واجب و لازم تسلیم کیا اور جب انھوں نے پیر پرستی اور طلبِ حق پر کمرِ ہمت چست باندھی اور شیخ موصوف نے ان کو با استعداد کامل اور طالب صادق پایا تو تعلیمِ ظاہر اور تلقینِ باطن کے بعد نسبتِ یاد داشت سے آگاہ کیا اور کلمۂ حق سے اشارہ فرمایا اور اپنا نائبِ مطلق قرار دیکر طالبانِ راہ حق کو تلقین کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ۹ رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ کو جوارِ حق میں پیوست ہوگئے۔ (ص ۵۲۱، ۵۲۲)

بچپن میں حفظ قرآن پاک کی دولت سے مالامال ہوئے۔ کچھ تعلیم دہلی میں بھی پائی پھر واپس آکر قصبہ لوہاری نزد جلال آباد میں بچوں کو قرآن پاک اور فارسی کی تعلیم دینے لگے اور ایک عرصہ تک مستور الحال رہے۔ آپ کے پیرو مُرشد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ نے حضرت سید احمد شہیدؒ کے قیامِ سہارنپور کے دنوں میں پیغام بھیج کر لوہاری سے آپ کو بلایا اور اپنے سامنے حضرت سید صاحبؒ سے بیعت کرایا۔

مؤلف انوارِ محمدی کا بیان ہے:

کہتے ہیں کہ جس وقت آپ کے پیرو مُرشد کا پیغام لیکر ان کا آدمی جھنجھانہ پہنچا تو حضرت میانجیوؒ اپنی گھوڑی کا رسہ ہاتھ میں لیے ہوئے اسے پانی پلا رہے تھے۔

Marfat.com

یہ پیغام سنتے ہی حضرت پہ ایک کیفیت طاری ہوئی اور گھوڑی بھی لوٹ پوٹ ہونے لگی۔ آپ سہارنپور پہنچے اور اپنے پیرو مُرشد کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے سیّد صاحب سے بیعت ہوئے۔ (ص ۴۸)

حضرت سیّد احمد شہید قدس سرہ نے اسی مجلس میں حضرت میانجیو صاحبؒ کو چاروں سلسلوں کی اجازت سے مشرف فرمایا۔

حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہر دوم شدانِ گرامی کے قدم بقدم متبع سنت، جامع شریعت و طریقت اور سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ صاحبِ نزھت الخواطر نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت میانجیوؒ ان کے ساتھ صوبہ سرحد بھی تشریف لے گئے تھے، بعد میں انھیں واپس بھجوا دیا گیا۔ لوہاری میں آپ بصیغۂ رازِ لشکرِ اسلام کی خدمات انجام دیتے رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمہ اللہ علیہ سے مولانا محمد صادق (مرید حضرت میانجیوؒ) نے بیان کیا کہ چالیس برس ہوئے ہیں کہ حضرت میانجیو نور محمد صاحبؒ سے میری ملاقات ہے۔ اسی چالیس سال میں کبھی آپ کی تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی۔ (شمائم امدادیہ ص ۸۳ : امداد المشتاق ص ۱۱۵)

معاملات و مسائل دینی میں بڑی احتیاط فرماتے تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نہایت ہی خوش گو تھے۔ وہ [illegible] تھے۔ کسی نے حضرت میانجیو سے عرض کیا، حضرت یہ شخص خوش گو ہے۔

Marfat.com

ہاور نعت پڑھتا ہے آپ بھی سن لیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگ مجھے کبھی کبھی امام بنا دیتے ہیں اور غناء بلا مزامیر میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اس لئے اس کا سننا خلاف احتیاط ہے۔ لہذا میں اس کے سننے سے معذور ہوں۔ اللہ اللہ، کس قدر ادب ہے منصب امامت کا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۲۹)

آپ نہایت درجہ سادہ وضع اور منکسر مزاج تھے۔ لیکن چہرۂ انور کے جلال ورعب کا یہ عالم تھا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کو آپ سے اس قدر قربت ونزدیکی کے باوجود یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ آپ کی شان میں لکھی ہوئی اپنی ایک نظم آپ کے سامنے پڑھ سکیں۔ کسی اور کی معرفت حضرت کو وہ نظم سنوائی تو آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی صفت اور ثنا بیان کرنی چاہیے) تیسرے روز حضرت نے فرمایا کہ شاہ عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ نے تم کو سرخ رنگ کا جوڑا عنایت کیا ہے۔ گویا وہ خلعت صلہ اس مخمس کا تھا۔ فرمایا کہ کپڑے سرخ ورنگین کنایہ دو امر کے ہوتے ہیں۔ ایک مرتبۂ شہادت، دوسرے مرتبۂ محبوبیت۔ ظاہر ہے کہ آپ کو یہ دوسرا مرتبہ مرحمت فرمایا گیا ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۸۳: امدادالمشتاق ص ۱۱۶)

حضرت میانجیوؒ نے ۴ رمضان ۱۲۵۹ھ کو وفات پائی مزار مبارک جھنجھانہ میں ہے۔ آپ کے خلفاء کرام میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت شیخ محمد محدث تھانویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب شہیدؒ صاحب سلسلہ ہوئے۔

Marfat.com

مؤلف ''انوار العاشقین'' فرماتے ہیں:

''مگر حضرت قبلۂ عالم حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ علیہ سے ایسا فیضان جاری ہوا کہ اکثر ممالک اسلامیہ، ہندوستان و عربستان و ترکستان وغیرہ میں آپ کے خلفاء پہنچے اور ارشادِ طریقت اور اشاعتِ اسلام و تعلیمِ سلوکِ سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ میں مصروف ہوئے ایک عالم کو رنگ دیا۔'' (ص ۸۳)

حضرت شیخ محمد محدث تھانویؒ نے ''انوار محمدی'' میں اول اپنے پیرومُرشد حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس سرہ کا سلسلہ چشتیہ صابریہ بواسطہ حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب شہید ولایتیؒ تحریر فرمایا ہے۔ پھر اس کے بعد چاروں سلاسل طریقت امیر المومنین حضرت سید احمد شہیدؒ کے واسطے سے درج فرمائے ہیں۔

حضرت شیخ محمد تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ یہ شجرات مجھے حضرت میانجیوؒ کی بارگاہ سے اجازت و خلافت حاصل ہونے کے موقع پر مرحمت ہوئے تھے۔

مولانا شیخ محمد تھانوی ''ارشادِ محمدی'' کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

۱۲۶۳ھ فقیر کو بعد شرف بیعت و صحبت اپنے بمقام مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یعقوب مہاجرؒ کی نواسہ اور خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اجازت عام اذکار و اشغال و اعمال جمیع طریقوں سے [illegible] شاہ عبدالعزیز ممدوح قدس سرہٗ سے پہنچے مع خرقہ کے عنایت فرمائے [illegible] مجھ کو علم حدیث صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث و علم فقہ [illegible]

Marfat.com

اور تصوف باوجود حصولِ سند علمِ موصوفہ فقیر کو پیشتر پیش گاہ حضرت استاد مولانا شیخ المشائخِ آفاق مولانا مولوی محمد اسحقؒ محدث مہاجر مکی شاہ جہاں آبادی قدس سرہ سے جو برادرِ حقیقی کلاں اُن کے ہیں عطا فرمائے اور بعد توجہ دیہی یہ بھی فرمایا کہ اللہ اکبر تمہاری نسبت میں بڑی فراخی اور وسعت ہے اور تم کو اب کچھ احتیاجِ احتساب باقی نہیں رہی اور ہم میں اور تمہارے پیرو مُرشدِ اصلی میں یعنی مولانا نورالاسلام حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ میں کسی طرح کا تفاوت نہیں۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور حضرت مولانا زکریا صاحبؒ شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپوری حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے حضرت سے کہا کہ میں رائے بریلی گیا تھا وہاں جا کر اس قدر سخت بیمار ہوا کہ امیدِ زیست نہ رہی۔ خیال ہوا کہ یہاں کی مٹی نے کھینچ لیا ہے، فرمایا میرا ارادہ تھا کہ یہاں حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ کے حجرہ میں ایک چلہ کروں کیونکہ یہاں انوار و برکات بہت ہیں۔ اس پر حضرت مدنیؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں دو جگہ اب بھی ایسی ہیں جہاں سیکڑوں برس کے بعد اب بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات جیسے ابھی اٹھ کر گئے ہیں اور انوار کی بارش ہو رہی ہے، ایک حضرت سید صاحب شہیدؒ کا رائے بریلی کا حجرہ اور ایک حضرت میانجیو نور محمد صاحبؒ کا لوہاری والا حجرہ۔ دل چاہتا ہے کہ ان دونوں جگہ چالیس چالیس کا ایک ایک چلہ چلہ کروں مگر مصروفیات کے باعث نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

حضرت میانجیوؒ نے ارشاد فرمایا:

ایک صاحب نے عرض کیا حضرت مجھے تصور شیخ کی اجازت دے دیجئے فرمایا جب محبت غلبہ کرتی ہے، تب تصور شیخ کون کرتا ہے؟ غلبہ محبت سے تصور شیخ خود بخود بڑھ جاتا ہے۔

(۲) مولانا نصر اللہ خورجوی سے فرمایا میری نسبت کسبی نہیں ہے میرے طریقے میں نسبت اختیاری یا ارادی نہیں بلکہ وہبی ہے کچھ عرصہ میرے پاس آؤ اور ٹھہرو تاکہ تمہاری قسمت میں اگر کچھ چیز ہے تو حاصل ہو جائے۔ (بیاض دلکشا ۱۵۲)

(۳) مولانا خورجوی کہتے ہیں کہ حضرت میانجیوؒ نے بندہ کو بہت نصیحت کی اور فرمایا تم نوکری کیوں کرتے ہو؟ حصولِ رزق کے لئے تمہارے پاس علم وافی و کافی ہے کہ میں علم نہیں رکھتا۔ مجھے اپنا رزق میسر آتا ہے۔ چاہیے کہ نوکری ترک کردو اور خلقِ خدا کی ہدایت میں مشغول ہو جاؤ اور ممنوعات سے بچتے رہو۔ (بیاض دلکشا ۱۵۲)

مولانا خورجوی نے عرض کیا کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں مجھے معلوم نہیں کہ جناب کے خلفاء میں سے کون منتخب ہے تاکہ حضرت کے بعد ان سے مستفید ہوتا رہوں۔ ارشاد فرمایا حافظ ضامن ہے کہ اس نے تکمیل سلوک فقیر کے ہاتھ سے کی ہے اور حاجی امداد اللہ اور مولوی شیخ محمد صاحب متوطنان تھانہ بھون بھی سیر سلوک میں مصروف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اگر کسی روز مجمع علماء و فقراء میں [illegible] فرمایا دیا جائے تو بہتر ہوگا میں بھی اس محفل دعا میں شریک ہوں گا [illegible] بہت بہتر ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ تقریب کی جائے گی۔ (بیاض دلکشا ۱۵۲)

Marfat.com

از حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جلوہ گاہِ نورِ محمدی

شہر جھنجھانہ ہے اک جائے ہدیٰ — مسکن و ماویٰ ہے اُس جا آپ کا
مولدِ پاک آپ کا ہے اور مزار — اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار
متصل اس شہر کے اے نیک نام — ہے عجب دلچسپ درگاہِ امام
سیدِ محمود ہے نامِ شریف — ہے مکاں وہ بس عجیب و بس لطیف
پاس اس مرقد کے قبلہ رُخ بنی — ہے زیارت گاہ میرے پیر کی
اس جگہ ہے مرقدِ پاکِ جناب — سر جھکاتے ہیں جہاں سب شیخ و شاب
سارے عالم پر ہے پرتو آپ کا — کونسی جا وہ نہیں جلوہ نما
جس کو ہوئے شوقِ دیدارِ خدا — اُن کے مرقد کی کرے زیارت وہ جا
چاہیئے تجھ کو اگر وصلِ خدا — سایۂ نورِ محمد میں تو آ
اعتقادِ دل سے جو جائے وہاں — اُس پہ سب اسرارِ باطن ہوں عیاں
دیکھتے ہی اُن کے مجھ کو ہے یقیں — اُس کو ہو دیدارِ رب العالمین
گرچہ یاں سے کر گئے ہیں انتقال — فیضِ باطن ہے ولے اُن کا بحال
یعنی پیرِ مرشدِ مولا مرے — حضرتِ نورِ محمد نیک پے

بارہ شوال سنہ ۱۲۵۹ میں کر کے انتقال
اس جہاں سے جا ملے با ذوالجلال

(غذائے روح مصنفہ حاجی امداد اللہ مکی)

Marfat.com

انوار محمدی

از حضرت شیخ محمد محدث تھانویؒ

چوں بغیر او دمے ناسودہ ایم
نور از نورِ محمد بودہ ایم

ہم بغیر اس کے ایک گھڑی بھی راحت نہ پاسکے
چونکہ ہمارا دل اس نور محمد کا ایک ٹکڑا ہے

بر سرِ ہر کس کہ ظلِّ او فتاد
از گدا شد شاہِ اقلیم رشاد

جس کے سر پر اُن کا سایہ پڑ گیا
وہ فقیر سے بادشاہِ اقلیم ارشاد بن گیا

اے جواں بخت از تو داری فکرِ پیر
دامنِ نورِ محمد خوش بگیر

اے جواں بخت اگر تو پیر کا جویا ہے
تو نور محمد کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لے

گر نہ از قسمت دسد دستت باد
در حضورِ نائبانش آورد

اگر قسمت سے تیرا ہاتھ ان کے دامن تک نہ پہنچے
تو تُو اس کے نائبوں کے حضور میں آ

یعنی الفت گیر با ضامن علی
تا شوی روشن ز انوار جلی

یعنی (حافظ) ضامن علی کے ساتھ کر
تاکہ تیرا دل انوار جلی سے روشن ہو جائے

در میسر نایدا ز صہبائے دے
خیز و گیر از جامِ امداد اللہ مے

اور اگر اس کے شراب (محبت) تو حاصل نہ کر سکے
تو اُٹھ اور امداد اللہ کے جام سے شراب حاصل کر

گر نیابی ہم وراں در بزمِ شاں
ہر کہ دارد رنگ بیعت کن با او

اگر تو اس کو بھی ان کی بزم میں نہ پائے
تو جو بھی ان کا رنگ رکھتا ہو اس سے بیعت کر

از طفیل پیشوایانِ محمد سے
ہست امید از پیروِ مصطفےٰ

پیشوایانِ محمد کے طفیل سے
اور حضرت مصطفےٰ کی پیروی سے امید ہے

Marfat.com

یار باشد فضلِ او دائم بما | تا قیامت حق بود قائم بما

کہ اس کا فضل ہمیشہ ہمارا مددگار رہے گا | اور قیامت تک حق ہمارے ساتھ رہے گا

در سرِ زلفِ امیرِ قافلہ | شد چو با نورِ محمد سلسلہ

امیرِ قافلہ (آنحضرت) کے سودائے زلف میں | ہمارا تعلق نورِ محمد کے ساتھ قائم ہو گیا

نورِ او از بہرِ ما نورِ خداست | سایۂ دیو پری از ما جداست

ان کا نور ہمارے لئے نورِ خدا ہے | اور دیو پری کا سایہ ہم سے جدا ہے

در زِ نورِ محمد ہست چشم | کز وصالِ دوست ساز د مست چشم

اور ہمیں نورِ محمد کے دروازے سے امید ہے | کہ وصالِ دوست سے ہماری آنکھیں مست ہوں گی

چشمِ لطفش تشنہ را جامِ شراب | بابش اربابِ تعشق را جناب

ان کی مہربانی کی نظر (تشنۂ دیدار) کیلئے جامِ شراب ہے | اور ان کا دروازہ اربابِ عشق کیلئے درگاہِ والا ہے

صلحِ مہدی مجاہد رشکِ رزم | خلوتِ شیخ مراقب عینِ بزم

مہدی مجاہد کی صلح رشکِ رزم ہے | شیخ مراقب کی خلوت عینِ بزم ہے

انگند شورے بجانِ نازنیں | لفظِ شیریں بر زبانِ نازنیں

جانِ حزیں میں ایک شور پیدا کر دیتا ہے | اس نازنین زبان پر آیا حرفِ شیریں ہے

کز نہ بینی رہ بے صحبت پیرِ طریق | مشکل آمد طے منزل اے رفیق

اس وجہ سے پیرِ طریق کی صحبت کے بغیر | اے ساتھی منزل کا طے کرنا بہت مشکل ہے

یعنی آید کے ترا بے اہلِ راز | لہجہ و انداز و طرز سوز و ساز

یعنی تجھے بغیر اہلِ راز کی مدد کے | کیسے لہجہ انداز اور طرز سوز و ساز آسکتا ہے

پیر یک لحظہ توجہ گر کند | ہمچو پارس آہنت را زر کند

اگر پیر ایک لحظہ توجہ کرتا ہے | تو پارس کی طرح تیرے آہن کو سونا بنا دیتا ہے

وصلِ حق باشد بوصلِ واصلیں | می کند کامل کمالِ کاملیں

Marfat.com

واصلین حق کا وصل تجھے حق سے ملا دیتا ہے — اور کاملین کا کمال تجھے کامل بنا دیتا ہے

شب چراغ اند اولیائے روزگار — اکملانِ دین خود نصف النہار

اولیاء اللہ ایک شب چراغ ہیں — اور دین کے اکمل دوپہر کے سورج ہیں

اہلِ دل در حلقہ چوں آہوئے چیں — بوئے مشکِ خویش جویا زاں وایں

اہل دل ان کے حلقہ میں آہوئے چین کی طرح ہوتے ہیں — جو خود اپنے مشک کی خوشبو یہاں اور وہاں ڈھونڈتے ہیں

باغ باغ آئینہ رویانِ بہار — دشتِ دشت آشفتہ دل از خار زار

آئینہ رویانِ بہار باغ باغ ہیں — اور خارزار کے آشفتہ دل دشت دوست نظر آتے ہیں

حبذا اے آنکہ ما را جام داد — مست فرمود و ہش اسلام داد

مرحبا اے وہ کہ جس نے ہمیں جام عشق پلا دیا — مست بھی فرمایا اور ہوش اسلام دیا

حبذا نورے کہ نورِ جہاں فزود — زنگِ خود بینی ز آئینہ ربود

مبارک ہے وہ نور جس نے نورِ جہاں کو بڑھایا — اور خود بینی کے زنگ کو آئینہ دل سے صاف کر دیا

حبذا ضوئے کہ چوں اندر خفتیم — ظلمتِ غیر از خدا را سوختیم

مبارک ہے وہ نور کہ جب ہم نے اسے حاصل کیا — تو غیر خدا کی ظلمت کو مٹا دیا

حبذا نورے کہ نورِ پاک ہست — مظہرِ نور و ظہورِ پاک ہست

مبارک ہے وہ نور جو نور پاک ہے — مظہرِ نور اور ظہور پاک ہے

ہست بے شک ایں چنیں نور ایں جلوہ — عشق را نور ہست نور ایں جلوہ

بے شک یہ جلوہ جلوۂ نور ہے — اور عشق کے لئے یہ جلوہ سراپا نور ہے

حبذا عشقے کہ چوں جلوہ نمود — ماسوا اللہ را ز جان و دل [illegible]

مبارک ہے وہ عشق کہ اس نے جلوہ دکھایا — تو غیر اللہ سے جان و دل پاک کر دیا

حبذا عشقے کہ نزدیک ست و دور — اہل دل در عشق [illegible] ست و زاں اندر [illegible]

مبارک ہے وہ عشق جو نزدیک و دور دونوں ہیں — جو دل عشق کی حالت میں خوش اور [illegible]

Marfat.com

اقتباس از سفینۂ رحمانی

حقائق آگاہ معرفت دستگاہ، اوج طریقت کے کرسی نشین موج معرفت کے گوہر آبدار، بوستان شریعت کی بہارِ خوش فضا دریائے حقیقت کے غواص عاشق جمال اللہ الصمد میاں جیو نور محمد صاحب نور اللہ مرقدہ۔ شہر شریف جھنجھانہ کے مشائخ کبار اولیائے کامگار اور اس جائے اقدس کے شرفائے شیوخ میں سے ہیں۔ حنائے توکل سے کف پائے مبارک کو زینت بخش کر اور خرقہ تحمل و قناعت کو زیب دوش فرما کر تمام عمر ایک لعل بے بہا کی طرح سب سے یکسوئی اختیار کرکے زاویہ معدن خفا میں رونق افروز رہے، اور مرکب ایزد پرستی و خداستائی کو عرصہ حق و صداقت اور میدان عبادت و ریاضت میں دوڑاتے رہے اور اسرار درویشی پر قادر اور تزکیہ باطنی کے ماہر کامل رہے۔ رات کے پردہ سیاہ میں اپنے معبود حقیقی کے ساتھ ہمراز اور گوشہ تنہائی میں یاد دوست کے ساتھ دمساز رہنے کی طاقت اور روشن ضمیری خداداد کی بدولت مسائل بے پردہ جواب شافی پوچھنے سے پہلے مرحمت فرماتے تھے اور روحانی و قلبی تعلیم کے موتیوں کو دلوں کی لڑی میں سوزن نظر سے فوراً پرو دیتے۔ تمام زمانہ حیات کو ایک حجرہ تنگ و تاریک میں گذار دیا اور کبھی کسی اہل دولت کے سامنے دست حرص دراز نہ فرمایا۔ اس دریائے معرفت حق کے مریدان گرامی میں سے حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اور جناب حافظ ضامن صاحب مرحوم و مغفور اور مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانوی بڑے ہیں۔ ان تینوں بزرگوں کے فیوض باطنی و روحانی کی شعاعیں آفتاب عالمتاب کی کرنوں کی طرح اطراف و اکناف عالم میں پہنچی ہیں اور گروہ در گروہ انسان ان کے فیض سے ارباب کشف و صاحب کرامت ہو گئے ہیں۔

۱۲۵۹ھ میں خرقہ حیات کو اس پر خطر کوچہ کے سجادۂ ہستی سے اٹھا کر فردوس بریں کی جانب رحلت فرمائی اور گوہر جان پاک کو صیرفیان قضا و قدر کے سپرد کر دیا۔ ان کی زادگاہ اور آرامگاہ آخری قصبہ جھنجھانہ شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی روح مقدس کی برکت سے ہم کو بخش دے۔ آمین۔

از سفینۂ رحمانی مصنفہ مولانا عبدالرحمٰن حیرت جھنجھانوی

Marfat.com

احوال و آثار

شیخ العرب و العجم

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مُہاجر مکّی قدس اللہ سرہٗ

م ۱۳۱۷ ھ

تحریر

سید نفیس الحسینی

Marfat.com

مفکرِ اسلام حضرۃ مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

سلسلۂ چشتیہ صابریہ

"ہمارے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ سے حفاظت وتجدید دین کا عالمگیر کام لیا"

"اہل بصیرت کا اس سلسلہ کی مقبولیت پر اتفاق اور عالم میں اس کے فیوض وبرکات وآثار شاہد ہیں کہ بانی سلسلہ (حضرۃ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ م ۶۹۰ ھ) نہایت عالی مقام، عالی نسبت اور عنداللہ مقبول تھے۔

اس سلسلہ (صابریہ چشتیہ) میں بڑے نامور مشائخ، عارف ومحقق ومصلح پیدا ہوئے۔ مثلاً حضرت مخدوم احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی ذات بابرکات کو بعض اہل نظر نے نویں صدی کا مجدد بھی شمار کیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ، حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ، شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (بانی دارالعلوم دیوبند) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مدظلہٗ۔ ہمارے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ سے حفاظت وتجدید دین کا عالمگیر کام لیا اور اس وقت سب سے زیادہ وسیع متحرک وفعال یہی سلسلہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند ومظاہر العلوم کی تعلیمی خدمت اور مولانا تھانویؒ کی تصنیفات ومواعظ سے اور پھر آخر میں مولانا محمد الیاسؒ کی تحریک دعوت وتبلیغ سے اس سلسلہ کے فیوض عالمگیر ہوئے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی (مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) نے "تاریخ مشائخ چشت" میں بالکل صحیح لکھا ہے کہ:

"گذشتہ صدی میں کسی بزرگ نے چشتیہ سلسلہ کے اصلاحی اصولوں کو اس طرح جذب نہیں کیا، جس طرح مولانا محمد الیاسؒ نے کیا تھا"۔ ص۲۳۴

آج بھی رائپور میں حضرت مولانا عبدالقادرؒ صاحب کی خانقاہ سلسلۂ چشتیہ کی قدیم خانقاہوں کی یکسوئی، سرگرمی، یاد حق کی مشغولی اور درد ومحبت کی گرم بازاری کی یاد تازہ کرتی ہے ع

عالم نشود ویران تا میکدہ آباد است"

(تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ سوم: ص۴۸-۴۹)

ؒ المتوفی ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ، ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء

Marfat.com

سلسلۂ عالیہ چشتیہ امدادیہ

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری قدس سرہ م ۶۳۲ھ

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ م ۶۳۳ھ

شیخ الاسلام حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ م ۶۶۴ھ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء م ۷۲۵ھ
حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلی م ۷۵۷ھ
حضرت سید محمد حسینی گیسودراز گلبرگوی م ۸۲۵ھ [illegible]
حضرت شیخ صدرالدین اودھی م ۸۶۰ھ
حضرت شیخ ابن حکیم اودھی م ۸۰۹ھ / ۹۰۱ھ
حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی م ۹۰۴ھ

حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر کلیری م ۶۹۰ھ
حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی م ...ھ
حضرت شیخ جلال الدین کبیرالاولیاء م ...ھ
حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی م ۸۳۷ھ
حضرت شیخ احمد عارف ردولوی م ۸۸۲ھ
حضرت شیخ محمد ردولوی م ۸۹۸ھ

قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ م ۹۴۴ھ

حضرت شیخ رکن الدین محمد گنگوہی م ۹۸۲ھ
حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی م ۱۰۰۷ھ
حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی م ۱۰۳۴ھ

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی م ۱۰۷۹ھ
حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی م ۱۱۱۴ھ
حضرت خواجہ محمد زبیر م ۱۱۵۲ھ
حضرت خواجہ ضیاء اللہ م ...۹۵ھ
حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی م ۱۲۵۱ھ

حضرت سید آدم بنوری م ۱۰۵۳ھ
حضرت سید عبداللہ اکبرآبادی م ۱۰۹۹ھ
حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی م ۱۱۳۱ھ
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی م ۱۱۷۶ھ
حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی م ۱۲۳۹ھ

حضرت سید احمد شہید قدس سرہ م ۱۲۴۶ھ

حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری م ...ھ
حضرت شیخ نظام الدین بلخی م ...ھ
حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی م ...ھ
حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی م ...ھ
حضرت شاہ محمدی فیاض م ...ھ
حضرت شاہ محمد مکی م ...ھ
حضرت شاہ عضدالدین امروہی م ...ھ
حضرت شاہ عبدالہادی امروہی م ...۹۰ھ
حضرت شاہ عبدالباری امروہی م ...ھ

حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی م ...ھ

حضرت مولانا سید نصیرالدین دہلوی م ۱۲۵۶ھ

حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی م ...ھ

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ...

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ
م ۱۳۲۳ھ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ
م ۱۲۹۷ھ

Marfat.com

احوال و آثار

شیخ العرب والعجم

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (قدس سرہٗ)

(م ۱۳۱۷ھ)

یہ ۱۲۳۴ھ کے اواخر کی بات ہے۔ امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید[1] دہلی سے دوآبے کے دورے پر روانہ ہوئے۔ "مرشدِ وقت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ[2] قدس سرہٗ (۱۲۳۹ھ) نے اپنے جواں سال مسترشد و خلیفۂ اعظم کو اپنا لباس خاص پہنایا اور بڑی خوشی سے رخصت کیا۔" (سیرۃ سید احمد شہید ص ۱۲۳)

غازی الدین نگر، مرادنگر، میرٹھ اور اس کے نواح و اطراف، سردھنہ، بڈھانہ، پھلت، مظفر نگر، دیوبند، سہارنپور اور اس کے نواح، انبیٹھہ، گنگوہ، نانوتہ، تھانہ بھون اور کاندھلہ وغیرہ مقامات و قصبات میں جگہ جگہ قیام ہوا۔" سینکڑوں خاندانوں اور ہزاروں آدمیوں نے حضرت سید صاحبؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور شرک و بدعت اور قدیم خلافِ شرع رسوم سے توبہ کی۔ حضرت سید صاحبؒ کا یہ سفر بارانِ رحمت کی طرح تھا کہ جہاں سے گزرتا، سرسبزی و شادابی، بہار اور برکت چھوڑ جاتا ہے۔" (سیرۃ سید احمد شہید ص ۱۲۴ تا ۱۴۲)

اس مبارک سفر میں غالباً تھانہ بھون یا نانوتہ کے مقام پر ایک کمسن بچہ بھی حصولِ برکت و سعادت کے لیے حضرت سید صاحبؒ کی گود میں دیا گیا۔ آپ نے اسے بیعتِ تبرک میں قبول فرمایا۔ اقبال و فیروزمندی نے اس سعید بچے کے قدم چومے۔

---

[1] ولادت باسعادت: صفر ۱۲۰۱ھ بمقام تکیہ رائے بریلی، شہید بالاکوٹ (علاقہ ہزارہ) ۲۷ ذیقعد ۱۲۴۶ھ از اولادِ سید شاہ علم اللہ نقشبندیؒ (م ۱۰۵۹ھ) خلیفہ حضرت سید آدم بنوریؒ (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

[2] حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کے فرزند و جانشین

Marfat.com

وہ اپنے سنِ شعور کی منزلیں طے کرتا ہوا عالمِ شباب میں آیا تو مقتدائے علماء و صلحا بن گیا۔ رحمتِ خداوندی نے اُس کے سرِ مبارک پر سروری و سرداری کی کُلاہِ افتخار رکھی اور شیخ العرب والعجم بنا دیا۔ یہ طالعِ ارجمند اور رفیع و بالا بلند شخصیت تاریخ میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے اسمِ نامی سے زندۂ جاوید ہے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی　　　می تافت ستارۂ بلندی

حضرت حاجی صاحب بچپن کے اس متبرک واقعے کو اپنی مجلس میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ مولانا ... تیئیں ... میں "فرمایا: میں تین سال کا تھا کہ سید صاحب کی آغوش میں دیا گیا اور انھوں نے مجھ کو بیعتِ تبرک میں قبول فرمایا۔"[1]
(شمائمِ امدادیہ ص ۵۳، امداد المشتاق ص ..)

نام و نسب

حضرت حاجی امداد اللہ[2] صاحب بن حافظ محمد امین بن شیخ بڈھا بن حافظ شیخ بلاقی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ نسباً فاروقی تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۲ صفر المظفر ۱۲۳۳ھ کو مقام نانوتہ ضلع سہارنپور ہوئی جو آپ کی ننھیال تھی۔ آبائی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔

دہلی میں تعلیم

حضرت کا سنِ مبارک ابھی صرف سات سال کا تھا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا۔ تائیدِ ربانی ابتدا سے خلقت ہی سے آپ کی مربی تھی کہ زمانۂ صغر سنی میں بھی آپ کبھی خلافِ شرع لہو و لعب میں مشغول نہ ہوتے تھے ...

---

[1] حضرت حاجی صاحب کے ایک چچا بھائی حضرت مولانا شیخ محمد محدث تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح حضرت سید صاحب کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے۔ حضرت شیخ محمد تھانوی اپنے رسالے الہامات الرحمٰن میں تحریر فرماتے ہیں:
"فقیر را ... در عمر ہفت سال باشد کہ در سنہ ... واقع وطن فقیر قصبہ تھانہ بھون ضلع سہارنپور بہ بیعت سید صاحب قبلہ ممدوح قدس سرہٗ مشرف شد اگرچہ در آن وقت طفل بود اما ... ثانی ..."

[2] حضرت کا نام بچپن میں امداد حسین تھا۔ حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی قدس سرہٗ ...

[3] بچپن کی عمر لکھنے میں چوک کی ... ہو ہی جاتی ہے۔

کی عمر میں آپ حضرت مولانا مملوک العلی صاحب[1] نانوتوی کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے وہاں پر مختصرات فارسی اور کچھ صرف ونحو کی تعلیم بعض اساتذہ سے حاصل کی نیز حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف تکمیل الایمان مولانا رحمت علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ سے پڑھی۔

مُرشدِ مجاہد کی بیعت

ابھی علوم ظاہری کی تکمیل نہ ہونے پائی تھی کہ ولولۂ خدا طلبی حضرت کے دل خلاص منزل میں جوش زن ہوا۔ اور آپ نے سرحلقۂ مجاہدین حضرت مولانا سید نصیر الدین[2] غازی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مُبارک پر طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کرلی۔ اُس وقت عُمر عزیز اٹھارہ برس تھی۔
(شمائم امدادیہ ص۸، امداد المشتاق ص۲)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت باطنی

بیعت سے پہلے حضرت حاجی صاحبؒ کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] حضرت مولانا مملوک علیؒ ۱۲۰۴ھ ۱۷۸۹ء میں نانوتہ (ضلع سہارنپور) میں پیدا ہوئے۔ نسباً صدیقی تھے۔ علوم وفنون عربیہ حضرت علامہ مولانا رشید الدین دہلوی تلمیذ رشید سراج الہند حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاصل کیے دہلی میں اپنے زمانے کے استاذ الاساتذہ تھے۔ آپ کے تلامذہ میں قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب محدث پانی پتی، حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی، حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی اور حضرت مولانا محمد احسن نانوتوی رحمہم اللہ تعالیٰ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند آپ ہی کے فرزند ارجمند اور تلمیذ رشید تھے۔

حضرت مولانا مملوک علی نہایت عابد وزاہد، خوش اخلاق، منکسر مزاج اور سادہ طبیعت تھے۔ ۱۱ ذوالحجہ ۱۲۶۷ھ ۷ اکتوبر ۱۸۵۱ء کو دہلی میں وفات پائی۔ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کے خاندانی قبرستان مہندیاں میں حضرت شیخ عبدالعزیز شکربار کے پائیں میں مدفون ہیں۔
(سیرت یعقوب ومملوک ص ۲۹ تا ۳۵)

[2] حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ جامع کمالات بزرگ تھے۔ انھیں مجدد وشرف کی متعدد نسبتیں حاصل تھیں۔ آپ حضرت سید ناصر الدین تھانیسری ثم سونی پتی کی اولاد سے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے شاگرد عزیز، حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ (م ۱۲۳۳ھ) کے نواسے حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ (م ۱۲۶۲ھ) کے داماد، حضرت شاہ محمد آفاق مجددی (م ۱۲۵۱ھ) کے مرید وخلیفہ اور حضرت سید احمد شہید (م ۱۲۴۶ھ) کی تحریک جہاد کے رکن رکین تھے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت سید صاحب نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں دے دیا۔ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری، حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے اس خواب کی روایت کرتے ہیں:

"آپ نے فرمایا کہ ظاہر میں اول بیعت میری طریقہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا نصیر الدین دہلوی خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب سے ہوئی اور باطن میں بلا واسطہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ حضور ایک بلند جگہ پر رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد صاحب شہید کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں بوجہ ادب کے دور کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضور کے ہاتھ میں دے دیا۔ خدا نے مجھ کو کچھ اور بھی دکھایا ہے۔ اگر ظاہر کروں تم لوگ کچھ کا کچھ کہو گے (پھر وہ کیفیت مجھ سے خفیہ بیان فرمائی) فرمایا کہ بیعت باطنی پہلے ہے۔ اور ظاہری اسی روز ہے یا ایک دو روز بعد۔" (امداد المشتاق ص۵۲)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"میں حضرت مولانا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بہت کم رہا۔ میرے والد ماجد بیمار ہو گئے تھے۔ انھوں نے دہلی سے اپنی تیمارداری کے لیے طلب کیا۔ میں حضرت سے رخصت لینے گیا۔ حضرت نے مجھے سینہ مبارک سے لگا کر بہت دعا دی اور طریقہ نقشبندیہ کی اجازت فرما کر رخصت کیا۔ میرے والد ماجد کئی مہینے مریض رہے۔ بہت علاج ہوئے کچھ فیض نہ ہوا اور دنیا سے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وجہ سے میں پیر و مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر نہ ہو سکا۔ اور اس درمیان میں حضرت بغرض جہاد افغانستان کو چلے گئے[1] یہاں تک کہ میں بھی حاضر حضور ہونے کا

---

[1] سرحلقہ مجاہدین حضرت مولانا سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ ذی الحجہ [illegible] کو دہلی سے جہاد کے لیے ہجرت فرمائی۔ اُس وقت حضرت مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی (م [illegible]) اور آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد آفاق مجددی (م ۱۲۵۱ھ) دہلی میں موجود تھے۔ [illegible] ان بزرگوں کی اجازت و ایما سے ہجرت فرمائی۔

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب حضرت سید احمد شہید کی زیارت سے مشرف تھے۔ حضرت سید صاحب [illegible] بالاکوٹ میں شہادت [illegible] کے بعد آپ نے جب دیکھا کہ [illegible] جو فرزند [illegible] میں آئے اور اپنی ذات کو بے تامل قربانی [illegible] آپ نے سید صاحب کے [illegible]
[illegible]

Marfat.com

مگر اس مابین میں شہر غزنی سے حضرت کے رحلت فرمانے کی خبر آئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں اُن کی خدمت شریف میں بہت قلیل مدت حاضر رہا، کچھ لطائف جاری ہو گئے تھے۔"

(امداد المشتاق ص۱۵۲)

پھر استفادۂ علوم

اُوپر ذکر آچکا ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے حضرت مولانا سید نصیر الدین صاحبؒ کی خدمت میں بیعت ہونے سے پیشتر کچھ علوم ظاہری حاصل کیے تھے۔ بعد ازاں الہام غیبی کی بنا پر اور لذت کلام نبوی کے جذبے سے مشکوٰۃ شریف کا ایک رُبع جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادیؒ کی خدمت میں پڑھا۔ نیز حصن حصین اور فقہ اکبر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نانوتوی سے پڑھیں۔ یہ دونوں بزرگ عارف مستغرق حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ کے ارشد تلامذہ تھے۔ حضرت مفتی صاحب حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ دعوت جہاد سے ایک جماعت تیار کی اور سید صاحبؒ کی طرح وطن مالوف سے ہجرت کر کے کاروبار جہاد کی تجدید کا انتظام فرمایا۔ (سرگذشت مجاہدین ص۱۲۹)

سندھ اور افغانستان میں سکھوں اور انگریزوں سے بہت معرکہ آرائیوں کے بعد حضرت مولانا سید نصیر الدینؒ نے مرکز مجاہدین ستھانہ (علاقۂ سرحد) میں ۱۸ شعبان ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء کو وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

(سرگذشت مجاہدین ص۱۹۶)

لہ حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ (۱۲۴۵ھ) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ) کے مایۂ ناز شاگرد اور مُرید تھے۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کے دورہ دوآبہ میں ۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ کو اُن کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے۔ اُس وقت مفتی صاحبؒ کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔ سیرۃ سید احمد شہیدؒ میں ہے:

"کاندھلہ میں مفتی الٰہی بخش صاحب جو حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد اور مُرید تھے بیعت ہُوئے اور ان کے خاندان اور قصبے کے اکثر اہل علم اور شرفاء بیعت میں داخل ہُوئے۔" ص۲۱۱

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

قدس سرہٗ کے شاگرد تھے۔

اِستفاضۂ مثنوی

حضرت حاجی صاحبؒ نے مثنوی مولانا رُومؒ مولانا شاہ عبدالرزاقؒ سے پڑھی۔ انھوں نے حضرت مولانا شیخ اُبوالحسن سے اور شیخ اُبوالحسن نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (خاتم دفتر ششم) سے سماعۃً و قراۃً مثنوی شریف پڑھی تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ ممدُوح نے عالم رؤیا میں مولانا رُومؒ سے مثنوی معنوی پڑھی تھی۔ مثنوی کے دفتر ششم کا خاتمہ بھی مفتی صاحبؒ نے مولانا رُومؒ کے ارشاد پر لکھا۔

تکمیلِ سُلوک کا داعیہ

الحاصل۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے مطالعۂ مثنوی کو بطور ورد کے معمول فرما لیا جس سے خاطرِ اقدس کو ایک حرکتِ بلیغ پیدا ہوتی تھی اور جوش و خروشِ باطنی چہرۂ مبارک سے صاف ظاہر ہوتا تھا چنانچہ تکمیلِ سلوک کا داعیہ رہ رہ کے تڑپانے لگا۔

حضرت میانجیو چشتیؒ کے سپُرد

حتیٰ کہ اس درمیان میں ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا کہ مجلس اعلیٰ واقدس حضرت سرورِ عالم مُرشدِ قد

حضرت مفتی صاحبؒ کے دو نواسے مولانا محمد رضا بیضا صاحب اور مولانا محمد مصطفیٰ صاحب جو مفتی صاحبؒ کے شاگرد رشید اور زیر تربیت بھی تھے۔ حضرت سیّد صاحبؒ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے۔ مولانا محمد مصطفیٰ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

(سفینہ رحمانی، ص ۹۲)

حضرت مفتی صاحبؒ کے تیسرے نواسے حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی (م ۱۲۹۲ھ) سے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے مثنوی شریف پڑھی تھی۔ حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں:

"میں نے مثنوی تین بار حضرت مولانا عبدالرزاق جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر ختم کی اور انھوں نے تحقیق مولوی ابوالحسن کاندھلوی فرزند حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب سے کی [illegible] (امداد المشتاق ص ۲۳)

حضرت مولانا محمد قلندر محدث (م ۱۲۶۰ھ) حضرت مفتی صاحبؒ کے شاگرد اور خلیفہ مجاز تھے۔

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وآباءہ وسلم میں نا شد ہوں۔ غایت رعب سے قدم آگے نہیں پڑتا ہے۔ کہ ناگاہ میرے جد امجد حضرت حافظ ملاقی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں پہنچا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ لے کر حضرت میانجیو صاحب چشتی قدس سرہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت

لے قطب ربانی حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہ قطب وقت حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب شہید ولایتی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم و جانشین تھے۔ حضرت ولایتی شہید، سہارنپور میں مسجد اٹونی میں اقامت رکھتے تھے۔ انھیں تین بزرگوں سے انتساب بیعت و اجازت حاصل تھا۔ اول سلسلۂ عالیہ قادریہ قیصیہ میں قطب زمانہ حضرت سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۱۴ھ) سے مرید و مجاز ہوئے۔ پھر حضرت شاہ عبدالباری چشتی امروہوی (م ۱۲۲۴ھ) سے بیعت ہو کر نسبت و خلافت چشتیہ حاصل کی۔ آخر میں ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ میں امیر المومنین امام المجاہدین مجدد مائۃ سیزدہم حضرت سید احمد شہید (م ۱۲۴۶ھ) کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور مجاز ہوئے بلکہ حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی کو بھی لوہاری سے سہارنپور بلا کر حضرت سید صاحب سے بیعت کرا دیا۔ حضرت میانجیو کو سید صاحب نے اجازت طریقہ سے بھی سرفراز فرمایا۔

(سیرۃ سید احمد شہید ص ۱۴۱)

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی، حضرت سید احمد شہید کی محبت میں ایسے وارفتہ ہوئے کہ اپنی مسند ارشاد چھوڑ چھاڑ حضرت سید صاحب کی معیت اختیار کر لی اور سفر و حضر و جہاد میں ہمیشہ ساتھ رہے۔ حتیٰ کہ سید صاحب کے ہمراہ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو کر سرفرازی حاصل کی ؎

جو تجھ بن جینے کو کہتے تھے ہم　　　سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

انوار محمدی میں ہے :

"حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی مجاہد غازی شہید کہ در لشکر ظفر پیکر حضرت سید احمد صاحب قبلہ در ولایت خراساں شربت شہادت نوشیدند قدس اللہ سرہ العزیز" ص ۳۰

انوار العاشقین میں ہے : " آپ نے ہمراہ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مقابلہ سکھاں ۱۲۴۶ھ میں ماہ ذی قعدہ کی تاریخ ؟ کو درجہ شہادت کبریٰ سے سرفرازی حاصل کی۔ رحمۃ اللہ علیہ" ص ۸۲

Marfat.com

تک بعالمِ ظاہر میاںجیو صاحبؒ سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا۔ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہُوا عجیب انتشار و حیرت میں مُبتلا ہُوا کہ یارب، یہ کون بزرگ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیا اور خود مجھ کو اُن کے سپُرد فرمایا۔ اسی طرح ایک عرصہ گذر گیا۔ ایک دن حضرت استاذی مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے میرے اضطرار کو دیکھ کر بکمال شفقت و عنایت فرمایا کہ تم کیوں پریشان ہوتے ہو، موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے وہاں جاؤ اور حضرت میاںجیو صاحبؒ سے مُلاقات کرو، شاید مقصود دلی کو پہنچو اور اس حیص و بیص سے نجات پاؤ۔ حضرت حاجی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت مولانا سے میں نے یہ سُنا متفکر ہُوا اور دل میں سوچنے لگا کہ کیا کروں آخر بلا انتظار سواری وغیرہ میں نے فوراً راہ لوہاری کی لی اور شدتِ سفر سے حیران و پریشان چلا جاتا تھا، یہاں تک کہ پیروں میں آبلے پڑگئے۔ نہایت درجہ کشش و کوشش سے آستانہ شریف پر حاضر ہُوا اور جیسے ہی دُور سے حضرت میاںجیو صاحبؒ کا جمال باکمال ملاحظہ کیا تو صورتِ انور کو کہ خواب میں دیکھا تھا، بخوبی پہچانا اور محو خود رفتگی ہو گیا اور آپے سے گذر گیا، اور اُفتاں و خیزاں اُن کے حضور میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا۔ حضرت میاںجیو صاحب قدس سرہٗ نے میرے سر کو اُٹھایا اور اپنے سینۂ نُور گنجینہ سے لگایا اور بکمال رحمت و عنایت فرمایا کہ تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق و یقین ہے۔ یہ بھی کرامت منجملہ کرامات حضرت میاںجیو صاحبؒ کی ظاہر ہُوئی اور دل کو بکمال استحکام رابطہ بخود کر لیا۔ غرض ایک عرصہ حضرت میاںجیو صاحبؒ کی خدمت بابرکت میں حلقہ نشین رہے اور سلاسل اربعہ عموماً اور سلوک طریقہ چشتیہ صابریہ کی خصوصاً تکمیل کی۔ اور خرقۂ خلافت تامہ و اجازت خاصہ و عامہ سے مشرف ہُوئے۔ (شمائم امدادیہ [illegible] امداد المشتاق۔ ص ۶ تا ۹)

اجازت غیبی کا انتظار

ابتدائی زمانہ میں حضرت حاجی صاحب لوگوں کو بیعت کرنے میں تامل بلکہ انکار فرماتے تھے [illegible] حج اوّل سے وطن کو واپس ہوئے تو لوگوں نے بیعت کے لیے اصرار و کوشش سے مجبور کرنا شروع کیا۔

اوّلاً حضرت حاجی صاحب نے انکار فرما دیا اور کہا اس بار قدر فرمایا [illegible] اجازت غیبی [illegible]

حاجی صاحب کے مہمان عُلماء میں

مؤلف شمائم امدادیہ کا بیان ہے:

"ایک بار حضرت حاجی صاحب نے تھانہ بھون میں خواب دیکھا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

راشدین و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم تشریف رکھتے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت و شفقت بے نہایت اپنے حال پر مبذول دیکھی اور نیز دیکھا کہ زوجۂ شیخ فدا حسین، والدہ حافظ احمد حسین[لہ] (مہاجر و امین حجاج مقیم مکہ معظمہ، زادھا اللہ شرفاً و کرامۃً) حضرت کے لیے اپنے مکان میں کھانا پکا رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحومہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو اُٹھ تاکہ میں امداد اللہ کے مہمانوں کے واسطے کھانا پکاؤں کہ اُن کے مہمان عُلما ہیں۔ یہ خواب بیعت لینے کی اجازت اور بشارت تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ اُس دن سے عُلما و طلبا کا ہجوم زیادہ سے زیادہ ہُوا۔ پھر دوبارہ اشارتِ غیبی اس بشارتِ غیبی کی تائید میں ہُوئی اور اربابِ معارف کی فرمائش عموماً اور آپ کے دینی و عرفانی بھائی جناب حافظ محمد ضامن[لہ] صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی فرمائش خصوصاً اس پر مؤکد تر ہُوئی۔ چار و ناچار بیعت لینا شروع فرمایا۔ اوّلاً چند آدمیوں نے جو عوام سے تھے بیعت کی۔ بعد ازاں عُلما میں سے جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کی، وہ جامع فضل و کمالِ ممکنۂ افرادِ انسانی حضرت ابی الحکیم مولانا رشید احمد گنگوہی سلمہ اللہ تھے اور حضرت کے تمام خلفا سے کمالاتِ باطنیہ میں گوئے سبقت لے گئے۔ بعد ازاں وارثِ علومِ دینی، مستفیض بفیضانِ حضرت الحاج مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کہ کشفِ اسرار و دقائقِ علومِ الٰہیّہ میں آیۃٌ من آیات اللہ تھے، سلسلۂ بیعت میں منسلک ہُوئے۔"

(شمائمِ امدادیہ ص ۱۵-۱۶۔ امداد المشتاق۔ ص ۲۴۔۲۵)

جذبۂ جہاد

یہ امیر المومنین حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ ہی کی نسبتِ باطنی کا اثر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مُہاجر مکّی اور ان کے شیُوخ و خُلفائے کرام کے سینوں میں جذبۂ جہاد موجزن رہا۔ اُوپر گذر چکا ہے کہ حضرت حاجی صاحبؒ اپنے مُرشدِ اوّل مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہونا چاہتے تھے لیکن والد ماجد کی بیماری اور وفات اور اس دوران میں پیر و مُرشد کی شہادت سے ارادہ موقوف ہوگیا۔

لہ حضرت حاجی صاحبؒ کے حقیقی بھائی فدا حُسین صاحبؒ کی اہلیہ اور حافظ احمد حسین صاحبؒ (م ۱۳۰۴ھ) کی والدہ۔

لہ امام العاشقین حضرت حافظ محمد ضامن شہیدؒ (م ۱۲۷۴ھ) خلیفۂ ارشد حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۵۹ھ) حضرت حاجی صاحبؒ کے مُربّی اور پیر بھائی۔

Marfat.com

میدانِ جہاد میں

آخر جذبۂ جہاد و شوقِ شہادت رنگ لایا اور اسلاف کرام و پیرانِ عظام کی سُنّت ادا کرنے کا وقت آ گیا — قدرتِ الٰہی نے ایک اور موقع فراہم کر دیا، چنانچہ حضرت حاجی صاحبؒ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں فرنگی فوج سے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ اور دُوسرے جاں نثارانِ اسلام نے تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر کو دارالاسلام قرار دے کر متوازی حکومت قائم کر لی اور جہاد کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔

حاجی صاحبؒ : اِمامُ المجاہدین

"نقشِ حیات" میں ہے :

"اعلان کر دیا گیا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کو امام مقرر کیا گیا اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو سپہ سالارِ افواج قرار دیا گیا اور حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ کو قاضی بنایا گیا اور مولانا محمد منیر صاحب نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب تھانویؒ کو میمنہ و میسرہ کا افسر قرار دیا گیا۔" ۳۲

فرنگی حُکّام کو نکال باہر کیا

"حیاتِ امداد" میں ہے :

"چونکہ مذکورہ بالا حضرات نے جہاد کا فیصلہ کر لیا اور یہ صاحبان اپنی بزرگی، پرہیزگاری اور شخصیت کے اعتبار سے با اثر تھے، اس لیے چاروں طرف سے لوگ جہاد کے لیے آ کر تھانہ بھون میں جمع ہو گئے۔ یہ اجتماع ان ہی امیر المومنین حاجی امداد اللہ صاحب کے گرد جمع ہو گیا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے تھانہ بھون اور اطراف و جوانب میں اپنی حکومت قائم کر لی اور انگریزی حاکموں کو نکال باہر کیا۔" ۳۳

ایک دن معلوم ہوا کہ شاملی ضلع مظفر نگر میں جو تھانہ بھون کے قریب ہے [illegible] پر واقع ہے جو ان دنوں انگریزوں کا فوجی مرکزی مقام بھی تھا، انگریزی توپ خانہ [illegible] مجاہدین کو تشویش لاحق ہوئی اور ان کے استیصال کے لیے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی [illegible]

Marfat.com

حضرت گنگوہی کا چھاپہ

"نقشِ حیات" میں ہے :

" ٹرک ایک باغ کے کنارے سے گذرتی تھی جب مولانا رشید احمد صاحبؒ کو تیس یا چالیس مجاہدین پر حضرت حاجی صاحبؒ نے افسر مقرر کر دیا تھا۔ آپ اپنے تمام ماتحتوں کو لے کر باغ میں چھپ گئے اور سب کو حکم کیا کہ پہلے سے تیار رہو، جب میں حکم کروں سب کے سب ایک دم فیر کرنا۔ چنانچہ جب پلٹن مع توپ خانہ باغ کے سامنے سے گذری تو سب نے یکدم فیر کیا، پلٹن گھبرا گئی کہ خدا جانے کتنے آدمی ہوں جو یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ توپ خانہ چھوڑ کر سب بھاگ گئے۔ حضرت گنگوہیؒ نے توپ خانہ کھینچ کر حضرت حاجی صاحبؒ کے سامنے لا کر ڈال دیا۔" ص۴۵

معرکہ شاملی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء

اس فتح سے مجاہدین کے حوصلے بلند ہو گئے اور انھوں نے شاملی کی طرف پیش قدمی کی۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ نے ایک لشکر کے ساتھ وہاں سخت حملے کیے اور تحصیل کے دروازے کو آگ لگا دی۔ مسلمانوں نے انگریزی فوج کے چھکے چھڑا دیے۔ مجاہدین میدانِ جنگ میں غالب تھے کہ تقدیر نے پانسا پلٹ دیا۔

حافظ محمد ضامن صاحبؒ کی شہادت

"حیاتِ امداد" میں ہے :

" ناگاہ ایسا پانسا پلٹا کہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ[1] کی ناف کے نیچے گولی لگی اور وہ شہید

---

[1] امام العاشقین حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ کو یقین تھا کہ مجھے آج شہادت کا جام پینا ہے۔ انھوں نے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کو وصیت فرمائی تھی کہ بوقتِ شہادت یعنی نزع کے وقت میرے پاس رہنا۔ چنانچہ حضرت
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب انگریزوں کی فوج کا پلہ بھاری ہوا اور مجاہدین کی پسپائی ہوئی۔ کمپنی کی قوت بہت زیادہ تھی۔ انگریزوں نے شاملی کے بعد تھانہ بھون پر قبضہ کرلیا اور جو بھی ہاتھ لگا، اس کو قتل کرا دیا اور ان کے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ خانقاہ امدادیہ جہاں بزرگوں کا اجتماع رہتا تھا اس کو بھی آگ لگا دی گئی" صفحہ ۹۵

وارنٹ گرفتاری

"مجاہدین کے وارنٹ جاری ہوئے۔ حاجی صاحبؒ تین دن گنگوہ، پھر انبالہ، بگری، پنجلاسہ میں مقیم رہے۔ یہیں راؤ عبداللہ صاحب کے اصطبل میں آپ کو تلاش کیا گیا لیکن آپ کرامت سے پکڑے نہ گئے۔ پھر وہاں سے سندھ کو

گنگوہیؒ آپ کو گولی لگنے کے بعد قریب کی مسجد میں لے گئے اور اپنے زانو پر حافظ صاحبؒ کا سر رکھا اور اسی حالت میں یہ شہید الفت اپنے حقیقی محبوب سے جا ملا۔ یہ ۲۴ محرم الحرام ۱۲۷۴ھ کا واقعہ ہے۔ (حیات امداد صفحہ [illegible])

مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری، مؤلف انوار ساطعہ [illegible] نے قطعہ تاریخ وفات [illegible]:

شہید ہو گئے ضامن علی پاک نہاد ۔۔۔ جواب جن کا نہ تھا کوئی نسل آدم میں
ہوئے شہید مگر اک تماشہ دکھا کر ۔۔۔ لہو لہان کیا دشمنوں کو اک دم میں
نہ چھوڑی نام کو گردن کہیں نصاریٰ کی ۔۔۔ [illegible]
جو مارے تیر تو لگتے ہی جا لیا گوشہ ۔۔۔ [illegible]
خدا کو پیارے ہوئے آخرش شہید ہوئے ۔۔۔ نہ دل میں تاب [illegible]
جو ڈھونڈا سن شہادت [illegible] ۔۔۔ ہوئے شہید [illegible]

[illegible]

مولانا بیدل نے ایک اور تاریخ بھی [illegible]:

بیدل آں وقت کہ حافظ ضامن ۔۔۔ [illegible]
شاد و خنداں شد و الفت بیں تاریخ ۔۔۔ حافظ [illegible]

[illegible]

حیات امداد صفحہ [illegible]

Marfat.com

ہوتے ہُوئے کراچی پہنچے اور وہاں سے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ مولانا محمد قاسم صاحب تین دن تو گھر میں چھپے رہے۔ پھر باہر نکلے لیکن حکومت کے ہاتھ نہ آئے۔ مولانا گنگوہی حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری منہاران ضلع سہارنپور کے مکان سے گرفتار ہُوئے اور چھ مہینے جیل میں رہے۔ آخر ثبوت نہ ملنے کے باعث چھ ماہ کے بعد رہا ہُوئے۔" صفحہ ۶۵

مولانا رشید احمدؒ کو کوئی پھانسی نہیں دے سکتا

مولانا ولایت حسین صاحب کی روایت ہے کہ "ایک حکیم صاحب جو اعلیحضرت (حاجی امداد اللہ صاحبؒ) کے مُرید انبالہ کے رہنے والے بندہ کے ساتھ سفرِ حج میں شریک تھے۔ فرمایا جس زمانہ میں مولانا گنگوہی جیل خانہ میں تھے اعلیحضرت حاجی صاحبؒ ایک دن فرمانے لگے کہ میاں کچھ سُنا، کیا مولوی رشید احمد کو پھانسی کا حکم ہوگیا؟ خُدام نے عرض کیا کہ حضرت کچھ پتہ نہیں، ابھی تو کوئی خبر آئی نہیں۔ فرمایا، ہاں حُکم ہوگیا، چلو۔ یہ فرماکر اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ حکیم صاحب کا بیان ہے کہ برسات کا زمانہ تھا۔ مغرب کے بعد اعلیحضرت اور مَیں، غالباً مولانا مظفر حسینؒ صاحب کاندھلوی غرض تین آدمی چلے۔ شہر سے باہر نکل کر تھوڑی دُور جاکر اعلیحضرت گھاس کے قدرتی سبز مخملی فرش پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر سکوت فرماکر گردن اُوپر اُٹھائی اور فرمایا، چھو، مولوی رشید احمد کو کوئی پھانسی نہیں دے سکتا۔ خدا تعالیٰ کو ابھی ان سے بہت کام لینا ہے چنانچہ چند روز بعد اس کا ظہور ہوگیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک"۔ (امداد المشتاق ص ۱۷۲،۱۷۳، تذکرۃ الرشید ص ۸۵)

باطنی تصرُّفات

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں:

" یہ سب باطنی تصرفات تھے، ورنہ ظاہری حیثیت سے کسی صاحب کی ان میں سے بچنے کی کوئی صُورت نہیں تھی مگر قدرت کو اُن سے کام لینا تھا۔" (نقشِ حیات ص ۶)

راؤ عبداللہ خاں صاحب کا کشف

جن دنوں حضرت حاجی صاحبؒ پنجلاسہ میں روپوش تھے۔ راؤ عبداللہ خاں صاحب (مُرید حضرت شاہ عبدالرحیم

لہ المتوفی ۱۰ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ / ۲۵ مئی ۱۸۶۶ء مدینہ منورہ

Marfat.com

صاحب ولایتی شہیدؒ) کے مہمان تھے۔ وہ ایک صاحب کشف بزرگ تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ ان کا ایک کشف بیان فرماتے ہیں، راوی مولانا احمد حسن کانپوری ہیں:

"فرمایا کہ راؤ عبداللہ خان مغرب کی نماز پڑھتے تھے، اپنے بیٹے امیر خاں کو پکارنے لگے: امیر علی، امیر علی! میرے خاوند نے آج مجھ کو دکھایا ہے کہ حاجی میاں کو مسجد میں بند کرکے قفل لگا دیا ہے اور مولوی رشید احمد کے ہاتھ میں کتاب دے کر درس کو کہہ دیا ہے۔ یہ بات حاجی میاں کو کہہ دو کہ وہ اس کا مطلب سمجھ لیں گے، مینوں (بزبان پنجابی بمعنی مجھے) کچھ خبر نہیں ہے۔ اُن کا کشف پُورا نکلا کہ مجھے تو مکہ مکرمہ میں کہ اشرف المساجد ہے، مقید کر دیا۔ ہند کا خیال بھی نہیں آتا، مولوی رشید احمد صاحبؒ کو کتاب دے کر مدرس بنا دیا۔ ہمیشہ احادیث نبویہ کا درس دیتے ہیں۔ فرمایا کہ راؤ عبداللہ خان اپنے پیر حاجی عبدالرحیم صاحب کو خاوند سے تعبیر کرتے تھے اور زبان پنجابی بولتے تھے۔"

(شمائم امدادیہ ص ۹۲)

دارالعلوم دیوبند: سحرگاہی دُعاؤں کا ثمرہ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اکابر علماء دیوبند نے اچھی طرح محسوس کرلیا کہ اب فرنگی قوت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کھلی جنگ میں اُس کا مقابلہ مشکل ہے تو انھوں نے زیر زمین (UNDER GROUND) کام کا فیصلہ کیا۔ دارالعلوم دیوبند کا قیام اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

قیام دارالعلوم (۱۲۸۲ھ) کے بعد حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج بیت اللہ کے لیے مکہ معظمہ میں حاضر ہُوئے تو وہاں سیّدنا حضرت حاجی امداد اللہؒ سے عرض کیا: "ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے اس کیلیے دُعا فرمایئے" حضرت حاجی صاحب نے دلچسپ انداز میں فرمایا:

"سُبحان اللہ آپ فرماتے ہیں، ہم نے مدرسہ قائم کیا ہے۔ یہ خبر نہیں کہ کتنی پیشانیاں اوقات سحر میں سربسجود ہو کر گڑگڑاتی رہیں کہ خداوندا، ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ اسلام کا کوئی ذریعہ پیدا کر۔ یہ مدرسہ انہی سحرگاہی دُعاؤں کا ثمرہ ہے۔ یہ دیوبند کی قسمت ہے کہ اس دولت کا مقدر ہو یہ سرزمین ہے اُڑی۔"

(خطبات حق ۔۔۔)

"فقیر اسے اپنا ہی مدرسہ سمجھتا ہے"

۱۲۹۷ھ میں قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کی وفات سے دارالعلوم کو غیر معمولی نقصان پہنچا تو شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے مسترشدین کے نام ایک ہدایت نامہ جاری فرمایا۔ حضرت حاجی صاحبؒ قدس سرہٗ کی یہ تحریرِ گرامی دارالاہتمام دارالعلوم دیوبند میں محفوظ ہے۔ ہدایت نامہ کا متن یہ ہے:

"بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ، اُن کی خدمت میں جو صاحب اس فقیر سے علاقۂ محبت اور ارادت اور قرابت رکھتے ہیں، خواہ قرابت حسبی ہو یا نسبی۔ عرض ہے کہ مدرسۂ عربیہ دیوبند جو اس وقت میں اپنی خوبی سے نہایت رونق اور شہرت پر ہے۔ فقیر کو اس سے ایک علاقۂ خاص ہے بلکہ یہ مدرسہ اپنا ہی مدرسہ سمجھتا ہے۔ اس جہت سے سب صاحب اس مدرسہ کو اپنا ہی مدرسہ سمجھیں اور جو کچھ اعانت اس مدرسہ کی اپنی ذات سے ہو سکے یا سعی اور سفارش سے ممکن ہو، اس میں ہمیشہ ساعی رہیں اور نگرانی اس مدرسہ کی اپنے ذمّہ ضروری سمجھیں، کیونکہ اس آخری زمانے میں جو مقبولیت بارگاہِ الٰہی میں کارخانۂ علم کو ہے اور امر کو نہیں اور سب صاحب اس مدرسہ کے باب میں بلکہ ہر امر میں متفق و یکدل و یک جہت ہو کر ہمت فرمائیں کیونکہ اتفاق اللہ جل شانہٗ کے نزدیک نہایت مقبول اور ہر کام میں موجبِ انجام نیک ہے۔ فقط" (تاریخ دارالعلوم دیوبند، سید محبوب رضوی ص ۱۹۲)

ایک عالَم کو رنگ دیا

اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کو بے پناہ مقبولیت سے نوازا۔ اطرافِ عالم سے خلقِ خدا انبوہ در انبوہ ان کے حلقے میں داخل ہوئی۔

"انوار العاشقین" میں ہے:

"حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا فیضان جاری ہوا کہ اکثر ممالک اسلامیہ ہندوستان، عربستان و ترکستان وغیرہ میں آپ کے خلفاء پہنچے اور ارشادِ طریقت اور اشاعتِ اسلام و تعلیمِ سلوک سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ میں مصروف ہوئے، ایک عالم کو رنگ دیا۔" (ص ۸۳)

Marfat.com

حرمین شریفین میں تو اُن کی شہرت کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ گیا — مولانا مشتاق احمد صاحب انبٹھوی فرماتے ہیں :

" حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء بیشمار ہر دیار و امصار میں ہیں متاخرین چشتیہ صابریہ میں (باوجود قیام مکہ معظمہ کے کہ وہاں حاضر ہو کر شہرت کا ہونا نادر ہے) حضرت ممدوح کے برابر مشائخ میں سے کسی کو اس درجہ شہرت نہیں ہوئی۔ منجملہ آپ کے خُلفاء کے حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ مُسلّم عُلماء اور صُلحاء سے گزرے ہیں " (انوار العاشقین : ص ۸۶)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ چاچڑوی فرماتے ہیں :

" حاجی امداد اللہ صاحب کہ بزرگے ست کامل ، زندہ است . بعد ازاں فرمودند کہ اکثر عُلمائے جیّد از دیوبند و دہلی و سہارنپور و گنگوہ از مُریدان حاجی صاحب ہستند و مولوی رشید احمد گنگوہیؒ نیز مُرید و خلیفۂ اکبر مولوی موصوف است و دیگر خلفاء وے ہم بسیار اند چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ و محمد یعقوب صاحبؒ " (مقابیس المجالس : ج ۲ ص ۴۳)

وصال

حیاتِ عزیز کے تقریباً چالیس برس مکہ معظمہ میں گذارنے کے بعد شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ یا ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء کو بروز بدھ صبح کی اذان کے وقت ۸۴ سال کی عمر میں رحلت فرمائی اور اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ جنۃ المعلیٰ مقبرہ اہل مکہ میں (جہاں اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے) مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی مہاجر مکیؒ (۲۲ رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ مکہ مکرمہ ۱۸۹۱ء) کے ... میں سپردِ خاک کیے گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون

Marfat.com

تصانیف

حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے چند مختصر کتابیں اور رسالے بھی تحریر فرمائے تھے جن میں سلوک و تصوف کا رنگ غالب ہے۔ یہ سب آپ کے خاص اہتمام سے طبع ہوئیں۔

(۱) مثنوی مولانا رُوم کا حاشیہ فارسی زبان میں

(۲) غذائے رُوح : اُردو مثنوی ۱۲۶۴ھ

(۳) جہادِ اکبر : اُردو مثنوی ۱۲۶۸ھ

(۴) دردنامۂ غمناک : " "

(۵) تحفۃ العشاق : " " ۱۲۸۱ھ

(۶) ضیاء القلوب : فارسی ۱۲۸۲ھ

(۷) ارشادِ مُرشد : اُردو ۱۲۹۳ھ

(۸) وحدۃ الوجود : فارسی ۱۲۹۹ھ

(۹) فیصلہ ہفت مسئلہ : اُردو ۱۳۱۲ھ

(۱۰) گلزارِ معرفت : اُردو کلام

(۱۱) مکتوبات فارسی و اُردو

"ضیاء القلوب" سلاسل طریقت چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ کے اذکار و مراقبات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب طالبانِ سلوک کے لیے خضرِ راہ کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب کے آخر میں حضرت حاجی صاحبؒ نے قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کو خلافتِ عظمٰی سے سرفراز کر کے اپنا جانشین نامزد فرمایا ہے اور بہت دُعائیں دی ہیں نیز اپنے تمام مُریدین و مسترشدین اور متوسلین و منتسبین کو تاکیداً ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اس سلوک کو اُن کی خدمتِ بابرکت میں حاصل کریں جو اس کتاب میں مندرج ہے۔ حضرت حاجی صاحبؒ کی وہ الہامی تحریر ملاحظہ ہو:

ہر کس کہ ازیں فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد۔ مولوی رشید احمد سلّمہٗ و مولوی محمد قاسم	جو صاحب اس فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت رکھتے ہیں وُہ مولوی رشید احمد صاحب سلّمہٗ اور مولوی

Marfat.com

سلمہ را، کہ جامع جمیع کمالات علوم ظاہری و باطنی
اند بجائے من راقم اوراق، بلکہ بمدارج فوق از من
شمارند، اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ او شان بجائے
من و من بمقام او شان شدم و صحبت او شان را
غنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں دریں زماں
نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشاں فیضیاب
بودہ باشند و طریق سلوک کہ دریں رسالہ
(ضیاء القلوب) نوشتہ شد در نظر شان تحصیل
نمائند. انشاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند. اللہ تعالیٰ
در عمر شان برکت دہاد و از تمامی نعماء عرفانی و
کمالات قربیت خود مشرف گرداناد، و بمراتب
عالیات رساناد، و از نور ہدایت شاں عالم
را منور گرداناد، و تا قیامت فیض او شاں
جاری داراد، و بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔[1]
(ص ۶۰)

محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو تمام کمالات علوم ظاہری
و باطنی کے جامع ہیں، میری جگہ بلکہ مدارج میں مجھ
سے فوق سمجھیں، اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہوا
کہ میں اُن کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں، اُن
کی صحبت کو غنیمت سمجھیں کہ اُن جیسے لوگ اس
زمانے میں نایاب ہیں اور اُن کی خدمت بابرکت
سے فیضیاب ہوتے رہیں اور سلوک کے جو طریقے
اس رسالہ (ضیاء القلوب) میں لکھے گئے ہیں،
اُن کی خدمت میں حاصل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
بے بہرہ نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر میں برکت
دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربیت
کے کمالات سے مشرف فرمائے اور مراتب عالیہ
تک پہنچائے اور اُن کے نورِ ہدایت سے عالم کو
منور فرمائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے صدقے میں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے

فیصلہ ہفت مسئلہ (تالیف ۱۳۱۲ھ) کے آخر میں بھی حضرت حاجی صاحب قدس سرہ عامۃ المسلمین اور خصوصاً اپنے متوسلین کو ارشاد فرماتے ہیں:

"اہل اللہ کی صحبت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکات کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں"۔ ص ۱۳

---

[1] حضرت حاجی صاحب قدس سرہ ضیاء القلوب کی تالیف (۱۲۸۲ھ) کے کچھ سال بعد اپنے ایک مکتوب [illegible] میں حضرت مولانا گنگوہی کو تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا، ضیاء القلوب میں جو کچھ آپ کی نسبت تحریر ہے، وہ آپ سے نہیں لکھا، یا جیسا تھا، جواب ویسا ہی [illegible] کر دیا گیا ہے"۔
(مکتوبات امدادیہ [illegible])

Marfat.com

خلفاء کرام

اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحبؒ کو بے پناہ مقبولیت و محبوبیت عطا فرمائی۔ اکثر ممالک اسلامیہ میں آپ کے خلفاء کرام پائے جاتے ہیں جن کا احاطہ و شمار مشکل ہے۔ ذیل میں صرف برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے خلفاء کرام کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔ اوّل دو خلفاء اعظم کے بعد اسماء گرامی بلحاظ حروف تہجی مندرج ہیں :

- قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ۔ م ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء مدفن گنگوہ شریف
- حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ م ۴ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ دیوبند
- حضرت مولانا سید ابوالقاسم ہنسوی فتحپوریؒ (نیز فیضیافتہ حضرت گنگوہیؒ) م ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ/۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء
- حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب امروہیؒ (تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)۔ م ۲۸، ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ امروہہ
- حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوریؒ (۱۰ سال تک مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس رہے پھر کانپور تشریف لے گئے) م ۱۳۲۲ھ کانپور
- حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ / ۱۹ جولائی ۱۹۴۳ء تھانہ بھون
- حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ (نیز مرید و خلیفہ حضرت میاںجی منے شاہؒ) م ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ راندیر (گجرات)
- حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ نظام دکن) م ۱۳۳۶ھ حیدرآباد دکن
- حضرت مولانا شاہ بدرالدین پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۶ صفر ۱۳۴۳ھ / ستمبر ۱۹۲۴ء پھلواری
- حضرت مولانا جلیل احمد صاحب
- حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ (نیز مرید و خلیفہ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ/۵ دسمبر ۱۹۵۷ء دیوبند
- حضرت مولانا سید حمزہ دہلوی (تلمیذ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ
- حضرت مولانا حیدر حسن ٹونکیؒ (شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنو) م ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ ٹونک
- حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ (نیز مرید و خلیفہ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ مدینہ منورہ
- حضرت مولانا سخاوت علی صاحب انبہٹویؒ۔ ۱۲۸۳ تا ۱۲۸۹ھ مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس رہے۔
- حضرت مولانا شفیع الدین صاحب نگینوی مہاجر مکیؒ (حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ آپ سے ۱۳۵۷ھ میں بیعت و مجاز ہوئے)
- حضرت مولانا شرف الحق صدیقی دہلویؒ (تلمیذ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ) م ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ / ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء دہلی
- حضرت مولانا حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوریؒ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد ضامن شہیدؒ) ۲۸ رمضان ۱۳۱۲ھ رامپور منہاران ضلع سہارنپور

Marfat.com

○ حضرت مولانا سید عبدالحی چاٹگامیؒ (تلمیذ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ — چاٹگام

○ حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن صاحب کاندھلویؒ۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ کو ہجرت کی۔ مکہ معظمہ میں حضرت حاجی صاحبؒ کی حیات میں وفات پائی۔

○ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امروہویؒ (تلمیذ حضرت مولانا سید احمد حسن امروہیؒ) م ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ — امروہہ

○ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ) م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ / ۲۹ جنوری ۱۹۱۹ء — رائپور
(نیز مرید و خلیفہ حضرت قدس گنگوہیؒ)

○ حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۹۰۱ء — میرٹھ

○ حضرت مولانا عبداللہ صاحب انصاری انبہٹویؒ (داماد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ) ۱۳۲۲ھ میں زندہ تھے۔

○ حضرت مولانا شاہ عبداللہ صاحب جلال آبادیؒ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ) م ۱۲ شوال ۱۳۴۲ھ، ۱۵ مئی ۱۹۲۴ء

○ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بنگالی رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندیؒ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت مولانا رفیع الدین مہتمم دارالعلوم دیوبند) م ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء — دیوبند

○ حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۳۰۵ھ — بمبئی

○ حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ) م ۱۳۲۲ھ — تھانہ بھون

○ حضرت مولانا سید فدا حسین صاحب دربھنگویؒ (نیز فیضیافتہ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ)

○ حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہسرامیؒ تلمیذ حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی۔ م ۱۳۴۰ھ

○ حضرت مولانا کرامت اللہ خاں صاحب دہلویؒ (تلمیذ قاسم العلوم نانوتویؒ) م ۱۹۲۹ء — دہلی

○ حضرت مولانا کرامت علی صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت حاجی صاحبؒ کے بعد کئی سال تک زندہ رہے) — مکہ معظمہ

○ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اجراڑوی رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا حافظ محمد احمد بن قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ م ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء — [illegible]

○ حضرت مولانا قاضی محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا محمد فضل صاحب بخاری [illegible] رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۹۲۲ء

○ حضرت مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱ رجب ۱۳۲۲ھ — [illegible]

○ حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن [illegible] رحمۃ اللہ علیہ۔ م [illegible] — [illegible]

○ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب پھلواروی (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت شاہ علی حبیب پھلواروی) م [illegible] ۱۳۵۴ھ [illegible]

Marfat.com

○ حضرت مولانا حکیم محمد صدیق صاحب قاسمی مرادآبادیؒ (نیز خلیفہ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ و حضرت قاسم العلوم نانوتویؒ) م ۴ شوال ۱۳۴۷ھ مرادآباد

○ حضرت مولانا محمد عابد حسین صاحب دیوبندیؒ (سابقاً مرید و خلیفہ میاں جی کریم بخش رامپوریؒ) م ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ء دیوبند

○ حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیریؒ (بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ سابقاً خلیفہ مرید و خلیفہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی) م ۹ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ / ۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء خانقاہ مونگیر (بہار)

○ حضرت مولانا منشی محمد قاسم نیانگری (مرید و خلیفہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ)

○ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ/ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء نانوتہ ضلع سہارنپور

○ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب تھانوی بن حضرت حافظ محمد ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہما

○ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ (نیز خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ) م ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ/ ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء دیوبند

○ حضرت مولانا نواب محی الدین احمد خاں صاحب فاروقی مرادآبادیؒ (تلمیذ حضرت اقدس نانوتویؒ) م ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ مرادآباد

○ حضرت مولانا محی الدین صاحب خاطر میسوری رحمۃ اللہ علیہ ○ حضرت مولانا منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ) م ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء گولڑہ

○ حضرت مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت شاہ نیاز احمد صاحب مکیؒ۔ شوال ۱۳۵۳ھ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کو دارالعلوم کے لیے چھ ہزار روپے مکہ مکرمہ میں عطا فرمائے۔

○ حضرت مولانا شاہ وارث حسن صاحب لکھنویؒ (نیز مرید خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ) ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ۔ کوڑہ جہان آباد لکھنؤ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ بلاشبہ شیخ العرب والعجم تھے اور بالاجماع امامِ وقت اور سرآمدِ روزگار شیخِ طریقت تسلیم کیے گئے۔ آپ کے خلفاء کرام بھی رجالِ عظیم اور اپنی اپنی جگہ مقبولِ عام تھے۔ انھوں نے برصغیر پاک و ہند کو شریعتِ محمدیہ اور سنتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے انوار و برکات سے معمور کر دیا۔ بالخصوص آپ کے خلفاءِ اعظم قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہما کے ذریعے اس سلسلے کے فیوض برصغیر کے حدود سے نکل کر دنیا کے کونے کونے تک پہنچے۔ مسلمانوں کے سوادِ اعظم نے اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور سعادتِ دُنیوی و نجاتِ اُخروی کی راہ پائی۔

حضرت حاجی صاحبؒ اور اُن کے خلفاء کرام کا طغرۂ امتیاز اُن کا مسلکِ حق و اعتدال ہے۔ انھوں نے مسلمانوں میں فرقہ بندی کے تصورات کو ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا اور اتحاد بین المسلمین کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ ان کا نصب العین کافر گری نہیں مومن گری تھا۔ انھوں نے اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عشق و محبت اور باہمی اُلفت و یگانگت کا درس دیا۔ لاکھوں کروڑوں بندگانِ خدا نے اُن سے خشیتِ الٰہی اور حُبِ نبوی کی نعمتِ بے بہا اور دولتِ لازوال پائی۔ بلاشبہ ان مقبولانِ بارگاہِ خداوندی نے اس دور میں اپنے علم و عمل سے صوفیائے متقدمین اور علمائے سلف صالحین کی یاد تازہ کر دی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

احقر نفیس الحسینی
یکم صفر ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

سید احمد شہید سے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ کے رُوحانی رشتے

سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ

○

یہ ۱۲۳۲ھ کے اواخر کی بات ہے۔ امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ[1] دہلی سے دوآبے کے دورے پر روانہ ہوئے۔ "مرشدِ وقت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ (۱۲۳۹ھ) نے اپنے جواں سال مسترشد و خلیفۂ اعظم کو اپنا لباسِ خاص پہنایا اور بڑی خوشی سے رخصت کیا۔"

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ ص ۲۳)

غازی الدین نگر، مرادنگر، میرٹھ اور اس کے نواح و اطراف، سردھنہ، بڈھانہ، پھلت، مظفرنگر، دیوبند، سہارنپور، اور اس کے نواح، انبیٹھہ، گنگوہ، نانوتہ، تھانہ بھون اور کاندھلہ وغیرہ مقامات و قصبات میں جگہ جگہ قیام ہوا۔ "سینکڑوں خاندانوں اور ہزاروں آدمیوں نے حضرت سید صاحبؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور شرک و بدعت اور قدیم خلافِ شرع رسوم سے توبہ کی۔ حضرت سید صاحبؒ کا یہ سفر بارانِ رحمت کی طرح تھا کہ جہاں سے گزرتا، سرسبزی و شادابی، بہار اور برکت چھوڑ جاتا ہے۔"

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ ص ۲۲۱ تا ۲۲۴)

---

[1] از اولاد سید شاہ علم اللہ نقشبندیؒ م ۱۰۹۶ھ، خلیفہ حضرت سید آدم بنوریؒ خلیفہ حضرت مجدد [illegible]

ولادت باسعادت: صفر ۱۲۰۱ھ بمقام تکیہ رائے بریلی، شہید بالاکوٹ علاقہ ہزارہ ۲۴ ذیقعدہ [illegible]

Marfat.com

اس مبارک سفر میں غالباً تھانہ بھون یا نانوتہ کے مقام پر ایک کمسن بچہ بھی حصولِ برکت وسعادت کے لیے حضرت سید صاحبؒ کی گود میں دیا گیا۔ آپ نے اسے بیعتِ تبرک میں قبول فرمایا۔ اقبال وفیروزمندی نے اس سعید بچے کے قدم چومے۔ وہ اپنے سِن شعور کی منزلیں طے کرتا ہوا عالمِ شباب میں آیا تو مقتدائی علماء وصلحاء بن گیا۔ رحمتِ خداوندی نے اس کے سرِ مبارک پر سروری و سرداری کی کلاہِ افتخار رکھی اور "شیخ العرب والعجم" بنا دیا۔ یہ طالع ارجمند اور رفیع و بالابلند شخصیت تاریخ میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے نام نامی سے زندۂ جاوید ہے:۔

بالائے سرش ز ہوشمندی　　می تافت ستارۂ بلندی

حضرت حاجی صاحبؒ بچپن کے اس متبرک واقعے کو اپنی مجلس میں بیان فرمایا کرتے تھے مولانا صادق الیقینؒ راوی ہیں:

"فرمایا۔ میں تین سال کا تھا کہ سید صاحبؒ کی آغوش میں دیا گیا اور انہوں نے مجھ کو بیعت تبرک میں قبول فرمایا۔"[1]

(شمائم امدادیہ ص۹۹۔ امداد المشتاق ص۹۲)

ایک عجیب اتفاق

یہ ایک عجیب قدرتی اتفاق ہے کہ حضرت سید صاحبؒ کے اسی مبارک سفر کے دوران حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے دادا پیر حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ اور پیر و مرشد حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانویؒ بھی حضرت سید صاحبؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ نے حضرت سید صاحبؒ سے شرفِ بیعت اس وقت حاصل کیا جب سید صاحبؒ سہارنپور میں رونق افروز ہوئے۔ اس تمام سفر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالحی صاحب

---

[1] قطبِ وقت حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب شہید ولایتی رحمۃ اللہ علیہ سہارنپور میں مسجد الونی میں اقامت رکھتے تھے۔ انہیں تین بزرگوں سے انتسابِ بیعت واجازت حاصل تھا۔ اول سلسلۂ عالیہ قادریہ قمیصیہ میں قطبِ زمانہ حضرت سید رحم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۱۲ھ) سے مرید و مجاز ہوئے۔ پھر حضرت شاہ عبدالباری چشتی امروہویؒ (م ۱۲۲۴ھ) سے بیعت ہو کر نسبت وخلافتِ چشتیہ حاصل کی۔ آخر میں ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ میں امیر المومنین امام المجاہدین مجددِ مائۂ سیزدہم حضرت سید احمد شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور مجاز ہوئے۔

Marfat.com

اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ ہمرکاب تھے۔ ان کے مواعظ سے بہت اصلاح و انقلاب ہوا۔ اس ایک سفر نے وُہ کام کیا جو بڑے بڑے مشائخ کا تزکیۂ باطن اور بڑے بڑے عُلماء و مصلحین کی برسوں کی تربیت ظاہر کرتی ہے۔ ہر ہر جگہ سینکڑوں آدمی متقی، متورع، عابد، متبع سُنت اور ربّانی بن گئے"۔

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ صہ ۱۴۲)

سیّد صاحبؒ سہارنپور میں سہارنپور میں حضرت سیّد صاحب کا والہانہ عقیدت سے خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی "منظورۃ السُعداء" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"سہارنپور سے باہر ایک جمِ غفیر استقبال کے لیے موجود تھا۔ آپ نے مغرب کی نماز مسجد ابو بی میں پڑھی۔ اس کے ایک حُجرے میں حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی رہتے تھے جو بڑے مشائخ میں سے تھے، سینکڑوں آدمی اُن کے مُرید تھے۔ انھوں نے اپنے تمام مریدین کے ساتھ بیعت کی اور اپنے تمام نیازمندوں کو بُلا کر کہہ دیا کہ سب آپ سے بیعت ہو جاؤ ایسا مُرشد کامل پھر ملنا مشکل ہے۔ تہائی رات تک بیعت کرنے والوں سے آپکو فرصت نہیں ہوئی۔ دو روز تک نہیں کے گھر دعوت رہی"۔

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ صہ ۱۴۲)

سیّد صاحبؒ سے حضرت میانجیو کی بیعت و اجازت حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی نے قاصد بھیج کر حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی کو لوہاری سے سہارنپور بُلالیا اور اپنے سامنے حضرت سید احمد شہیدؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کرایا۔ اسی مجلس میں حضرت میانجیو صاحب کو اجازت و شجرات عطا کئے گئے۔ حضرت شیخ محمد محدث تھانویؒ (خلیفہ حضرت میانجیو صاحب جھنجھانوی) اپنی تالیف "انوار محمدی" میں رقمطراز ہیں:

حضرت حاجی صاحب دادا پیر، حاجی عبدالرحیم مصدر الاوصاف بخدمت شیخ مشائخ میانجیو صاحب پیر و مرشدم تحریر فرمودہ از سہارنپور بستار لوہاری ارسال داشتند بغرض رونق افزوزی آنجناب نزد میر صاحب حضرت سید احمد صاحب و قبلہ دادا پیر قدس اسرارہم در بلدہ سہارنپور و ہمان زمان حاجی صاحب قبلہ ممدوح قدس سرہ پیر مرشد میانجیو صاحب قبلہ را روبروی خود بیعت از سید صاحب ممدوح [illegible]

Marfat.com

عنایت شد ند۔ (ص ۳۵۔ مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۹۱ھ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی

"نقشِ حیات" میں اس تاریخی ملاقات کا ذکر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ صدق ترجمان کے حوالے سے ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

"حضرت سید صاحب اپنے دورۂ تبلیغ میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب شہیدؒ ولایتی (دادا پیر حضرت قطب عالم حاجی امداد اللہ صاحب مکی رحمہما اللہ تعالیٰ) سے ملاقی ہوئے تو منجملہ اور لوگوں کے حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب نے بھی بیعت حضرت سید صاحب کے ہاتھ پر کی (حالانکہ وہ خود صاحب ارشاد کامل تھے، ہزاروں آدمی ان کے مرید تھے) اور فرمایا کہ واقعہ میں کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی مجھ کو حاجت نہیں ہے مگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اسی میں دیکھتا ہوں (نظر کشفی سے) اس لیے بیعت ہوتا ہوں ——— پھر دونوں حضرات حجرہ میں اکتسابِ فیوضِ روحانیہ کے لیے چلے گئے۔ جب نکلے تو حضرت سید صاحبؒ پر نسبتِ چشتیہ اور گریہ و بکا کا غلبہ تھا اور حضرت حاجی صاحبؒ پر نسبتِ نقشبندیہ سکینت اور ضحک کا غلبہ تھا۔" (حاشیہ ص $\frac{۲۰}{ج ۲}$)

یہ بیعتِ طریقت تھی

بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ بیعت بیعتِ طریقت نہیں بلکہ بیعتِ جہاد تھی لیکن ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ حضرت سید صاحب نے دہلی کا دورہ ۱۲۳۴ھ میں ایک شیخِ طریقت کی حیثیت سے کیا تھا۔ سلسلۂ جہاد کی ابتدا اس دورے کے بعد رائے بریلی کے قیام کے زمانے میں ہوئی۔ یہ قیام رمضان المبارک کی چاند رات (۲۹ شعبان ۱۲۳۴ھ) سے لے کر شوال کی آخری تاریخ دوشنبہ ۱۲۳۶ھ تک یعنی دو سال سے زائد رہا۔

"رائے بریلی کا یہ قیام مجاہدہ و تربیت اور جسمانی و روحانی مشغولیت و خدمت کا خاص دور تھا۔ سید صاحبؒ بھی عام لوگوں کی طرح مشقت کے کاموں میں شریک ہوتے۔ لکڑیاں چیرتے بوجھ اٹھاتے۔ یہ زمانہ بڑے روحانی و علمی فیوض و برکات کا زمانہ تھا۔ سید صاحب کا وجود علماء و مشائخِ ہندوستان کا اجتماع، یکسوئی۔ یہ سب نعمتیں جمع تھیں جو کم جمع ہوتی ہیں۔ ایک غیر معروف چھوٹا سا گاؤں کہکشاں بن گیا تھا جس کی زمین پر چاند کے ساتھ سارے روشن تارے اتر آئے تھے۔ ہندوستان کے منتخب اور نامور مشائخ۔ مولانا محمد اسمٰعیلؒ۔ مولانا عبد الحئیؒ۔ مولانا محمد یوسف پھلتیؒ، حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ، شاہ ابوسعید مجددیؒ (خلیفۂ حضرت شاہ غلام علیؒ) ایک وقت میں جمع تھے۔" (سیرۃ سید احمد شہید ص ۱۹۱)

Marfat.com

جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری

قیام رائے بریلی کے دوسرے سال یعنی ۱۲۳۵ھ میں آپ مسلسل جہاد کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس قیام کے اہم واقعات میں سے جہاد کے لیے مشق و تربیت کا اہتمام ہے۔ سیرۃ سید احمد شہید میں ہے:

"جب فنونِ حرب کی مشق و تعلیم میں زیادہ انہماک ہوا اور زیادہ تر وقت اسی میں صرف ہونے لگا۔ یہاں تک کہ سلوک کے کاموں میں کمی ہونے لگی تو رفقاء نے آپس میں گفتگو کرنی شروع کی اور مشورہ کیا کہ مولانا محمد یوسف صاحب پھلتیؒ اس بارے میں سید صاحبؒ سے گفتگو کریں اور جماعت کے ان خیالات کی اطلاع دیں۔ مولانا نے سید صاحبؒ سے عرض کیا۔ سید صاحبؒ نے آپ کو جواب دیا کہ ان دنوں اس سے افضل کام ہم کو درپیش ہے۔ اسی میں ہمارا دل مشغول ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری ہے۔ اس کے سامنے اس حال کی کچھ حقیقت نہیں۔۔۔ وہ کام یعنی تحصیل علم سلوک اس کام کے تابع ہے تم ہمارے بھائیوں کو سمجھا دو کہ اب اسی کام میں دل لگانا یہی بہتر ہے۔ حاجی عبدالرحیم صاحب سے مشورہ کرکے جواب دو۔" ص ۱۹۶-۱۹۷

حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی کا بیان

حضرت سید صاحبؒ کے یہ ارشادات جب حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب نے سنے تو انہوں نے برملا طور پر حضرت سید صاحبؒ کی تائید فرمائی۔ اس سلسلے میں انھوں نے جو کچھ فرمایا اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ وہ بیعت طریقت کے ساتھ ہی سید صاحبؒ کے سلسلے میں داخل ہوئے تھے۔ اس تقریر سے یہ بھی روشن ہو جاتا ہے کہ اس عارف ربانی کے دل و نگاہ میں حضرت سید صاحبؒ کی عظمت شان کس درجہ کی تھی۔ سیرۃ سید احمد شہید میں ہے:

"حاجی عبدالرحیم صاحبؒ نے جب یہ سنا، تو پہلے اپنا حال بیان کیا کہ جب مجھ کو حضرت سے بیعت نہ تھی، اپنے مشائخ کے طور و طریق پر تھا۔ چلہ کشی کرتا تھا۔ جو کی روٹی کھاتا تھا، موٹے کپڑے پہنتا تھا، صدہا مرید تھے اور دولت کا طالب میرے پاس آتا، اس کو تعلیم کرتا تھا اور کسی سے کچھ غرض نہیں رکھتا تھا جو کوئی مطلب کے لیے دو چار کوس یا ایک دو منزل لے جانے کی درخواست کرتا، فی اللہ چلا جاتا تھا نسبت کا یہ طور تھا کہ آدھ کوس یا اس سے کسی پر توجہ کی [illegible] کو حال آجاتا تھا [illegible]

بہت خوش تھا اور میرے مریدوں میں بعض بعض صاحب تاثیر تھے ۔ باوجود ان سب باتوں کے جب اللہ تعالیٰ نے ان سید صاحب کو سہارنپور پہنچایا اور مجھ سے ملایا اور مجھ کو توفیق دی کہ میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کا طریقہ دیکھا ۔ اس وقت اپنے نزدیک مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو میری بُری موت ہوتی ۔ میں نے اپنے سب مُریدوں سے کہا کہ اگر تم اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہو، تو ان سید صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت یا اس عقیدے سے میری ہی بیعت کرو اور جو نہ کرے گا وہ جانے ۔ میں نے آگاہ کر دیا ہے ۔ اس کا مواخذہ قیامت کے روز مجھ سے نہیں پھر سب نے دوبارہ بیعت کی ۔ سو میں نے تمام عیش و آرام اور ناموس و نام چھوڑ کر سید صاحبؒ کے یہاں کی محنت و مشقت اور تنگی و کلفت اختیار کی ۔ اینٹیں بھی بناتا ہوں، دیوار بھی اُٹھاتا ہوں، گھاس بھی چھیلتا ہوں، لکڑی بھی چیرتا ہوں اور ہر طرح کے کام کرتا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کاروبار کی بدولت جو نعمت دی اور خیر و برکت عطا کی، اس کے دسویں حصے کے برابر اوّل معاملات کی تمام خیر و برکت کو نہیں پاتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا، تو اُس راحت کو چھوڑ کر یہ محنت کیوں اختیار کی ؟ سو میری صلاح اس بارے میں یہی ہے کہ تم اپنا سارا کاروبار حضرت پر چھوڑ دو ۔ وہی جو کچھ بہتر جان کر تم کو فرمائیں، اسی کو مانو اور اپنی بہتری اسی میں سمجھو اور اپنی ناقص رائے کو اس میں دخل نہ دو۔"

"حاجی صاحب چونکہ فنِ سلوک اور قوتِ نسبت میں مُسلّم تھے اور مشہور شیخ اور عارف تھے، اس لیے اُن کی تقریر سُن کر سب لوگ خاموش ہو گئے اور مقدماتِ جہاد میں دل و جان سے مشغول ہو گئے ۔ دِن رات یہی مشغلہ تھا ۔ بھرباری، تیراندازی کرتے ۔ چورنگ لگاتے اور فنونِ سپہ گری کی پوری مشق کرتے تھے ۔"

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ صہ ۱۹۸ (بحوالہ وقائع احمدی ص ۲۲۸ تا ۲۵۴))

ترے ساتھ جینا ترے ساتھ مرنا

حضرت حاجی عبدالرحیم صاحبؒ تو حضرت سید احمد شہیدؒ کی محبت میں ایسے فریفتہ و وارفتہ ہوئے کہ حضرت شمس تبریزیؒ اور مولانا رومؒ کے جذبۂ عشق کی یاد تازہ کر دی ۔ انہوں نے مسندِ خانقاہ سہارنپور کو خیرباد کہا اور حضرت سید صاحب کی مستقل معیت اختیار کر لی ۔ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رہتے ۔ ہجرت و جہاد میں بھی مردانہ وار ہم رکاب رہے حتیٰ کہ سید صاحب کے ہمراہ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو کر سرفرازی حاصل کی

Marfat.com

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

حضرت شیخ محمد تھانوی قدس سرہ "انوارِ محمدی" میں تحریر فرماتے ہیں ۔

" حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی مجاہد غازی شہید کہ در لشکر ظفر پیکر حضرت سید احمد قبلہ دوجہاں مصدر البیان در ولایت خراسان شربتِ شہادت نوشیدند ۔ قدس اللہ سرہ العزیز۔
صفحہ ۳۰

" تحفۃ الابرار " میں تاریخ شہادت ۱۲ ر رمضان المبارک مندرج ہے ۔

جدول ثانی صفحہ ۱۸۷

" انوار العارفین " میں لکھا ہے :

" حاجی شاہ عبدالرحیم در بست و ہفتم ذیقعدہ سنہ یک ہزار و دوصد و چہل و ششم (۱۲۴۶ھ) ہمراہ جناب سید احمد و مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم و مغفور در جہادِ سکھاں شہید شدند ۔
صفحہ ۵۲۱

مرشدِ مجاہد کی بیعت

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ تحصیل علم تھا اور ابھی علوم ظاہری کی تکمیل نہ ہونے پائی تھی کہ ولولۂ خدا طلبی حضرت کے دل اخلاص منزل میں جوش زن ہوا اور آپ نے سر حلقۂ مجاہدین حضرت مولانا سید نصیر الدین غازی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کر لی ۔ اُس وقت عمر عزیز اٹھارہ برس تھی ۔

(شمائم امدادیہ صفحہ ۱۱ ، امداد المشتاق صفحہ ۶)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت باطنی

بیعت سے پہلے حضرت حاجی صاحب کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ۔ حضرت سید صاحبؒ نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں دے دیا ۔ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری ، حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ سے اس خواب کی روایت کرتے ہیں :

" آپ نے فرمایا کہ ظاہر میں اوّل بیعت میری طریقہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا نصیر الدین دہلوی خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق سے ہوئی اور باطن میں بلاواسطہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ایک بلند جگہ پر رونق افروز ہیں اور حضرت

Marfat.com

سید احمد صاحب شہیدؒ کا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں بوجہ ادب کے دُور کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحبؒ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کے ہاتھ میں دے دیا خدا نے مجھ کو کچھ اور بھی دکھایا ہے۔ اگر ظاہر کروں تم لوگ کچھ کا کچھ کہو گے (پھر وہ کیفیت مجھ سے خفیہ بیان فرمائی) فرمایا کہ بیعت باطنی پہلے ہے، اور ظاہری اُسی روز ہے یا ایک دو روز بعد"۔ (شمائم امدادیہ صلا۲۳ ، امداد المشتاق ص۱۵۲)

حضرت مولانا سید نصیر الدینؒ

حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ جامع کمالات بزرگ تھے۔ انھیں مجد و شرف کی متعدد نسبتیں حاصل تھیں۔ آپ حضرت سید ناصر الدینؒ تھانیسری ثم سونی پتی کی اولاد سے تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے شاگردِ عزیز، حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ (م ۱۲۳۳ھ) کے نواسے، حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ (م ۱۲۶۲ھ) کے داماد، حضرت شاہ محمد آفاق مجددیؒ (م ۱۲۵۱ھ) کے مرید و خلیفہ اور حضرت سید احمد شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) کی تحریکِ جہاد کے رُکن رکین اور ان کی شہادت کے بعد اُن کے جانشین اور امیر المجاہدین تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ نے اپنے خواب کی تعبیر لی اور حضرت سید احمد شہیدؒ کے جانشین کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

فراہمی زرِ امانت

جس زمانہ میں حضرت سید احمد شہید صوبہ سرحد میں مصروفِ جہاد تھے۔ حضرت مولانا نصیر الدینؒ جماعتِ مجاہدین کے لیے امدادی رقوم مہیا کرتے تھے۔ "سرگزشتِ مجاہدین" میں ہے کہ ۱۲۴۰ھ میں شاہ اسحٰقؒ وعظ فرماتے تھے تو مولانا نصیر الدینؒ مدرسے کے دروازے پر فراہمی زرِ امانت میں مصروف رہتے تھے۔ آخر آپ نے خود جہاد کا عزم کر لیا۔ (ص۱۳۰)

سید صاحب کے نقشِ قدم پر

سانحۂ بالاکوٹ (۱۲۴۶ھ) کے بعد سید صاحب کی تحریکِ جہاد کے کارفرماؤں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ دوبارہ ایک بڑی جماعت تیار کر کے آزاد علاقے میں بھیج دی جائے جس سے سید صاحب کے شروع کیے ہوئے کام میں جوش و خروش کی نئی رُوح پیدا ہو جائے۔ اس اہم فرض کی بجا آوری کا شرف روزِ اول سے مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ کے لیے مقدر ہو چکا تھا، جنھوں نے سید صاحبؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ دعوتِ جہاد سے ایک جماعت تیار کی اور سید صاحبؒ کی طرح

Marfat.com

وطنِ مالوف سے ہجرت کرکے کاروبارِ جہاد کی تجدید کا انتظام فرمایا۔" (سرگزشت مجاہدین ص۱۲۹)

جانشین سید احمد شہیدؒ

مرکزِ دہلی میں حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ کو امیر الجہاد منتخب کیا گیا۔ ان کے دستِ مبارک پر بیعت جہاد ہوئی۔ اور حق تو یہ ہے کہ مولانا سید نصیر الدینؒ نے حضرت سید احمد شہیدؒ کی جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ نواب وزیر الدولہ والیٔ ٹونک بالکل بجا فرماتے ہیں کہ سید صاحبؒ کی شہادت کے بعد خلقِ خدا کی ہدایت، شریعت کے احیاء اور جہاد کا کاروبار بے آب و تاب ہو رہا تھا۔ خدا کی رحمت سے مولوی سید نصیر الدین کی بدولت اس کاروبار میں بے اندازہ رونق اور جلا پیدا ہو گئی۔ (وصایا الوزیر ص۵۴ ج۱)

نواب وزیر الدولہ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں نے بہت سے درویشوں کو دیکھا جو فیض سید صاحب سے پایا وہ کسی دوسری جگہ سے حاصل نہ ہوا۔ مولوی سید نصیر الدین میں اُسی فیض کا پرتو نظر آتا ہے۔"

(حالات مولانا سید نصیر الدین دہلوی جانشین سید احمد شہیدؒ - ص۱۰ مخطوطہ)

ہجرت

سر حلقۂ مجاہدین حضرت مولانا سید نصیر الدین نے ۳ ذی الحجہ ۱۲۵۰ھ کو دہلی سے جہاد کے لیے ہجرت فرمائی۔ اُس وقت حضرت مولانا محمد اسحٰق محدث دہلویؒ (م ۱۲۶۲ھ) اور آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد آفاق مجددی (م ۱۲۵۱ھ) دہلی میں موجود تھے، ظاہر ہے کہ ان بزرگوں کی اجازت و ایما سے ہی ہجرت فرمائی۔

ستھانہ میں

پنجاب، سندھ اور افغانستان میں سکھوں اور انگریزوں سے بہت معرکہ آرائیو کے بعد حضرت مولانا نصیر الدین مرکزِ مجاہدین ستھانہ علاقہ سرحد پہنچ گئے جہاں سب مجاہدین نے ان کے دستِ مبارک پر بیعتِ امامت و جہاد کرلی۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کو اجازت نقشبندیہ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" میں حضرت مولانا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بہت کم رہا۔ میرے والد ماجد بیمار ہو گئے تھے۔ انہوں نے دہلی سے اپنی تیمارداری کے لیے طلب کیا۔ میں حضرت سے رخصت لینے گیا۔ حضرت نے مجھے سینۂ مبارک سے لگا کر بہت دعا دی اور طریقہ [illegible] کی اجازت فرما کر رخصت کیا۔ میرے والد ماجد اسی بیماری میں [illegible]

کچھ مفید نہ ہُوا اور دُنیا سے رحلت فرمائی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اسی وجہ سے میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر نہ ہوسکا اور اس درمیان میں حضرت بغرض جہاد افغانستان کو چلے گئے ۔ میرا ارادہ تھا کہ میں بھی حاضر حضور ہوں گا مگر اس اثنا میں شہر غزنی سے حضرت کے رحلت فرمانے کی خبر آئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

(امداد المشتاق ص۱۵۲)

حضرت مولانا سید نصیر الدینؒ نے مرکز مجاہدین ستھانہ میں ۱۸ ر شعبان ۱۲۵۶ھ کو وفات پائی ۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً ۔ (نزہۃ الخواطر ص ـــــ)

استفادۂ علوم

مُرشد صادق حضرت مولانا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرۃ حاجی امداد اللہ صاحب دوبارہ تحصیل علم کی طرف راغب ہوئے ۔ چنانچہ انہوں نے الہامِ غیبی کی بنا پر اور لذت کلامِ نبویؐ کے جذبے سے مشکوٰۃ شریف کا ایک رُبع قرارۃً عاشق زار رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادیؒ پر گذرانا اور حصن حصین و فقہ اکبر قرارۃً حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نانوتویؒ سے اخذ کیا ۔ یہ دونوں بزرگ ارشد تلامذہ عارفِ مستغرق حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ کے تھے ۔ (شمائم امدادیہ ص۱۱)

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ (۱۲۴۵ھ) حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ) کے مایۂ ناز شاگرد اور مُرید تھے ۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کے دورۂ دوآبہ میں ۱۷ ر ربیع الاوّل ۱۲۳۴ھ کو اُن کے دامنِ فیض سے وابستہ ہُوئے ۔ اُس وقت مفتی صاحبؒ کی عمر ۷۰ سال کی تھی ۔ سیرۃ سید احمد شہیدؒ میں ہے :

” کاندھلہ میں مفتی الٰہی بخش صاحب جو حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد اور مُرید تھے ، بیعت ہُوئے اور ان کے خاندان اور قصبے کے اکثر اہل علم اور شرفاء بیعت میں داخل ہُوئے “ ص۱۲۴

حضرت مفتی صاحب ” ملہماتِ احمدیہ “ میں لکھتے ہیں :

” سنہ الف و مائتین و اربع و ثلاثین درماہ ربیع الاوّل بتاریخ ہفت دہم ملازمت آں برگزیدۂ جناب الٰہی مجددِ طریقۂ رسالت پناہی فائز گردانید “ (سیرۃ سید احمد شہید ص۱۲۴)

Marfat.com

استفاضۂ مثنوی

حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے مثنوی مولانا رومؒ کا فیضان علمی و روحانی حضرت مفتی الٰہی بخش صاحبؒ کے نواسے حضرت مولانا شیخ عبدالرزاق جھنجھانویؒ سے حاصل کیا تھا۔ شمائم امدادیہ میں ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے مثنوی مولانا رومؒ مولانا شاہ عبدالرزاقؒ سے پڑھی۔ انہوں نے حضرت مولانا شیخ ابوالحسن سے اور شیخ ابوالحسن نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (خاتم دفتر ششم) سے سماعۃً و قراءۃً مثنوی شریف پڑھی تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ ممدوح نے عالم رؤیا میں مولانا رومؒ سے مثنوی معنوی پڑھی تھی۔ مثنوی کے دفتر ششم کا خاتمہ بھی مفتی صاحبؒ نے مولانا رومؒ کے ارشاد پر لکھا۔

(شمائم امدادیہ ص۱۳)

تکمیل سلوک کا داعیہ

الحاصل، حضرت حاجی صاحبؒ نے مطالعۂ مثنوی کو بطور ورد کے معمول فرمالیا، جس سے خاطر اقدس کو ایک حرکت بلیغ پیدا ہوتی تھی اور جوش وخروش باطنی چہرۂ مبارک سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ چنانچہ تکمیل سلوک کا داعیہ رہ رہ کے تڑپانے لگا۔

(شمائم امدادیہ ص۱۳)

حضرت میانجیو نور محمد جھانویؒ کے سپرد

حضرت سید احمد شہیدؒ ہی کے ایک خلیفہ حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ کو جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کا مرشد ثانی مقدر فرمایا۔ شمائم امدادیہ میں ہے:

ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا کہ مجلس اعلیٰ و اقدس حضرت سرور عالم، مرشد اتم، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم میں حاضر ہوں، غایت رعب سے قدم آگے نہیں پڑتا ہے، کہ ناگاہ میرے جدّ امجد حضرت حافظ بلاقی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ لے کر حضرت میانجیو صاحب چشتی قدس سرّہٗ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت تک بعالم ظاہر میانجیو صاحب سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا۔ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا، عجیب انتشار و حیرت میں مبتلا ہوا کہ یارب۔ یہ کون بزرگ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا اور خود مجھ کو ان کے سپرد فرمایا۔ اسی طرح ایک عرصہ گزر گیا۔ ... دن حضرت استاذی مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے میرے اضطراب ... [illegible]

Marfat.com

وعنایت فرمایا کہ تم کیوں پریشان ہوتے ہو، موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے، وہاں جاؤ اور حضرت میانجیو صاحب سے ملاقات کرو۔ شاید مقصود دلی کو پہنچو اور اس حیص وبیص سے نجات پاؤ۔ حضرت حاجی صاحبؒ بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت مولانا سے میں نے یہ سنا، متفکر ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ کیا کروں آخر بلا لحاظ سواری وغیرہ میں نے فوراً راہ لوہاری کی لی اور شدتِ سفر سے حیران و پریشان چلا جاتا تھا، یہاں تک کہ پیروں میں آبلے پڑ گئے۔ نہایت درجہ کشش و کوشش سے آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دور سے حضرت میانجیو صاحبؒ کا جمالِ باکمال ملاحظہ کیا تو صورت انور کو کہ خواب میں دیکھا تھا، بخوبی پہچانا اور محوِ خود رفتگی ہو گیا اور آپے سے گذر گیا، اور اُفتاں و خیزاں اُن کے حضور میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا حضرت میانجیو صاحب قدس سرہٗ نے میرے سر کو اٹھایا اور اپنے سینۂ نور گنجینہ سے لگایا اور بکمال رحمت وعنایت فرمایا کہ "تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق و یقین ہے۔" یہ پہلی کرامت منجملہ کرامات حضرت میانجیو صاحب کی ظاہر ہوئی اور دل کو بکمال استحکام مائل بجود کیا۔ الحاصل ایک عرصہ حضرت میانجیو صاحبؒ کی خدمت بابرکت میں حلقہ نشین رہے اور سلاسل اربعہ عموماً اور سلوک طریقۂ چشتیہ صابریہ کی خصوصاً تکمیل کی اور خرقۂ خلافتِ تامہ واجازت خاصہ وعامہ سے مشرف ہوئے۔ (شمائم امدادیہ ص ۱۳ تا ۱۵، امداد المشتاق ص ۶ تا ۹)

حضرت میانجیو نے ۴ رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ کو وفات پائی۔ مزار مبارک جھنجھانہ ضلع مظفر نگر میں ہے

حضرت میانجیو کے خلفاء کرام میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہید جنگ شاملی (۱۸۵۷ء) اور حضرت مولانا محمد محدث تھانوی قدس اسرارھم مشہور زمانہ ہوئے یہ تینوں قطب زمانہ امام عصر حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ کی عقیدت ومحبت سے سرشار تھے۔ رابطۂ سلاسل طریقت کے لیے حضرت شیخ محمد تھانوی کی مؤلفات "انوارِ محمدی" اور "ارشادِ محمدی" نیز حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی "ضیاء القلوب" ملاحظہ فرمائی جائیں۔ القصہ مندرجات بالا سے قارئین کرام پر یہ نہایت واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بنفسِ نفیس، نیز اُن کے مرشدِ اوّل حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ مزید برآں مرشدِ ثانی حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی اور دادا پیر حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی شہید رحمہم اللہ تعالیٰ سب کے سب حضرت امام المسلمین امیر المجاہدین حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ کے حلقۂ عقیدت وارادت اور سلسلۂ بیعت وارشاد سے وابستہ ہیں۔

ایں سلسلہ طلائے ناب است　　ایں خانہ تمام آفتاب است

Marfat.com

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں حضرت سید احمد شہیدؒ کا مقام کیا تھا، اس کا اندازہ اُن کے حسب ذیل ملفوظ سے ہوتا ہے۔ حضرت مولانا صادق الیقینؒ صاحب راوی ہیں :

" ذکر وفات وحیات و مُجددیت حضرت سید احمد صاحبؒ کا ہُوا۔ فرمایا کہ معتقدین اُن کو مُجدّد اس صدی کا کہتے ہیں اور بعضوں کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہیں مگر قرائن و آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شہید ہوئے ہیں۔"

(شمائم امدادیہ صفحہ ۹۰)

خُلفاء کرام

اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحبؒ کو بے پناہ مقبولیت و محبوبیت عطا فرمائی۔ اکثر ممالک اسلامیہ میں آپ کے خُلفاء کرام پائے جاتے ہیں، جن کا احاطہ و شمار مشکل ہے۔ ذیل میں صرف برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے خُلفاء کرام کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔ اوّل دو خلفاءِ اعظم کے بعد اسماءِ گرامی بلحاظ حروفِ تہجی مندرج ہیں :

- قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ۔ م ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء مدفن گنگوہ شریف
- حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ م ۴ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ دیوبند
- حضرت مولانا سید ابوالقاسم حسنوی فتحپوریؒ (نیز فیضیافتہ حضرت گنگوہیؒ) م ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ ۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء
- حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب امروہیؒ (تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ) م ۲۸، ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ امروہہ
- حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوریؒ (۱۰ سال تک مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس رہے پھر کانپور تشریف لے گئے) م ۱۳۲۲ھ کانپور
- حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ ۱۹ جولائی ۱۹۴۳ء تھانہ بھون
- حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ (نیز مُرید و خلیفہ حضرت میاں جی منے شاہؒ) م ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ راندیر (گجرات)
- حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ نظام دکن) م ۱۳۳۶ھ حیدرآباد دکن
- حضرت مولانا شاہ بدر الدین پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۹ صفر ۱۳۴۳ھ ستمبر ۱۹۲۴ء پھلواری
- حضرت مولانا جلیل احمد صاحب
- حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ (نیز مُرید و خلیفہ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء دیوبند
- حضرت مولانا سید حمزہ دہلوی (تلمیذ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ
- حضرت مولانا حیدر حسن ٹونکیؒ (شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ) م ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ ٹونک

Marfat.com

○ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ (نیز مُرید و خلیفہ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ مدینہ منورہ

○ حضرت مولانا سخاوت علی صاحب انبٹھویؒ۔ ۱۲۸۳ تا ۱۲۸۹ھ مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس رہے۔

○ حضرت مولانا شفیع الدین صاحب نگینوی مہاجر مکیؒ (حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ آپ سے ۱۳۵۷ھ میں بیعت و مجاز ہوئے)

○ حضرت مولانا شرف الحق صدیقی دہلویؒ (تلمیذ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ) م ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ/ ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء دہلی

○ حضرت مولانا حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوریؒ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد ضامن شہیدؒ) ۲۸ رمضان ۱۳۱۲ھ رامپور منہاران ضلع سہارنپور

○ حضرت مولانا سید عبدالحی چاٹگامیؒ (تلمیذ حضرت محدث گنگوہیؒ) م ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ چاٹگام

○ حضرت مولانا سید عبدالرحمن صاحب کاندھلویؒ۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ کو ہجرت کی۔ مکہ معظمہ میں حضرت حاجی صاحبؒ کی حیات میں وفات پائی۔

○ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب امروہویؒ (تلمیذ حضرت مولانا سید احمد حسن امروہیؒ) م ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ امروہہ

○ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ (سابقاً مُرید و خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ) م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ/ ۲۹ جنوری ۱۹۱۹ء۔ رائپور
نیز مرید و خلیفہ ارشد حضرت قدس گنگوہیؒ

○ حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۹۰۱ء میرٹھ

○ حضرت مولانا عبداللہ صاحب انصاری انبٹھویؒ (داماد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ) ۱۳۲۲ھ میں زندہ تھے۔

○ حضرت مولانا شاہ عبداللہ صاحب جلال آبادیؒ (سابقاً مُرید و خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ) م ۱۲ شوال ۱۳۴۳ھ/ ۵ مئی ۱۹۲۴ء

○ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بنگالی رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب دیوبندیؒ (سابقاً مُرید و خلیفہ حضرت مولانا رفیع الدین مہتمم دارالعلوم دیوبند) م ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء دیوبند

○ حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ م ۱۳۰۵ھ بمبئی

○ حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ) م ۱۳۲۲ھ تھانہ بھون

○ حضرت مولانا سید فدا حسین صاحب دربھنگویؒ (نیز فیضیافتہ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ)

○ حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہسرامیؒ (تلمیذ حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی) م ۱۳۳۶ھ

○ حضرت مولانا کرامت اللہ خاں صاحب دہلویؒ (تلمیذ قاسم العلوم نانوتوی) م ۱۹۲۸ء دہلی

○ حضرت مولانا کرامت علی صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت حاجی صاحبؒ کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہے) مکہ معظمہ

○ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اجراوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

○ حضرت مولانا حافظ محمد احمد بن قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ۔ م ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۹ء حیدرآباد دکن

○ حضرت مولانا قاضی محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت مولانا محمد افضل صاحب بخاری مقیم آگرہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ م ۱۹۲۲ء اکبرآباد

○ حضرت مولانا محمد حسین صاحب الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۔ م ۸ رجب ۱۳۲۲ھ اجمیر شریف

○ حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن ڈڈکوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۔ م ۱۷ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ جنۃ البقیع ۔ مدینہ منورہ

○ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب پھلواروئیؒ (سابقاً مرید و خلیفہ شیخ علی حبیب پھلواروئیؒ) م ۳ صفر ۱۳۵۴ھ / ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء پھلواری (بہار)

○ حضرت مولانا حکیم محمد صدیق صاحب قاسمی مرادآبادیؒ (نیز خلیفہ حضرت قطب الارشاد گنگوہیؒ و حضرت قاسم العلوم نانوتویؒ) م ۳ شوال ۱۳۴۴ھ مرادآباد

○ حضرت مولانا محمد عابد حسین صاحب دیوبندیؒ (سابقاً مرید و خلیفہ میاں جی کریم بخش رامپوریؒ) م ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء دیوبند

○ حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیریؒ (بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ سابقاً خلیفہ مرید و خلیفہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی) م ۹ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ / ۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء خانقاہ مونگیر (بہار)

○ حضرت مولانا منشی محمد قاسم نیانگری (مرید و خلیفہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ)

○ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ م ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ / ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء نانوتہ ضلع سہارنپور

○ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب تھانوی بن حضرت حافظ محمد ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہما

○ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ (نیز خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ) م ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ / ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء دیوبند

○ حضرت مولانا نواب محی الدین احمد خاں صاحب فاروقی مرادآبادیؒ (تلمیذ حضرت اقدس نانوتویؒ) م [illegible] ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ مرادآباد

○ حضرت مولانا محی الدین صاحب خاطر میسوری رحمۃ اللہ علیہ ○ حضرت مولانا منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (سابقاً مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ) [illegible] گولڑہ

○ حضرت مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت شاہ نیاز احمد صاحب مکی ۔ شوال ۱۳۵۴ھ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کو دارالعلوم کے لیے جو [illegible] مکہ مکرمہ [illegible]

○ حضرت مولانا شاہ وارث حسن صاحب لکھنویؒ (نیز مرید و خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ) ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ [illegible]

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ بلاشبہ شیخ العرب والعجم تھے اور بالاجماع امام [illegible] شیخ طریقت تسلیم کیے گئے۔ آپ کے خلفاء کرام بھی رجال عظیم اور اپنی اپنی جگہ مقبول عام تھے۔ انھوں نے [illegible] و ہند کو شریعت [illegible] و سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے انوار و برکات سے منور کر دیا۔ بالخصوص آپ کے خلفاء اعظم قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی

Marfat.com

اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہا کے ذریعے اس سلسلے کے فیوض برِصغیر کے حدود سے نکل کر دنیا کے کونے کونے تک پہنچے۔ مسلمانوں کے سوادِ اعظم نے اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور سعادتِ دُنیوی و نجاتِ اُخروی کی راہ پائی

حضرت حاجی صاحبؒ اور اُن کے خلفائے کرام کا طغرۂ امتیاز اُن کا مسلک حق و اعتدال ہے۔ انھوں نے مسلمانوں میں فرقہ بندی کے تصورات کو ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا اور اتحاد بین المسلمین کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ ان کا نصب العین کافر گری نہیں مومن گری تھا۔ انھوں نے اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عشق و محبت اور باہمی اُلفت و یگانگت کا درس دیا۔ لاکھوں کروڑوں بندگانِ خدا نے اُن سے خشیتِ الٰہی اور حُبِّ نبوی کی نعمتِ بے بہا اور دولتِ لازوال پائی۔ بلاشبہ ان مقبولانِ بارگاہِ خداوندی نے اس دور میں اپنے علم و عمل سے صُوفیائے متقدمین اور عُلمائے سلف صالحین کی یاد تازہ کر دی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

احقر نفیس الحسینی
یکم صفر ۱۴۰۰ھ

مآخذ :

حالاتِ مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ جانشین حضرت سید احمد شہیدؒ۔ مؤلفہ ابو احمد علیؒ مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔

نقشِ حیات : حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ : مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء

انوار العارفین : مولانا حافظ محمد حسین مراد آبادیؒ : مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ ۱۸۷۶ء

شمائم امدادیہ : محمد مرتضیٰ خاں قنوجیؒ : قومی پریس لکھنؤ ۱۳۱۴ء

سرگزشتِ مجاہدین : غلام رسول مہر : علمی پرنٹنگ پریس لاہور۔

سیرۃ سید احمد شہیدؒ : مولانا سید ابوالحسن علی ندوی : گلزار عالم پریس لاہور ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء

انوارِ محمدی، ارشادِ محمدی : مولانا شیخ محمد محدث تھانویؒ : مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۹۱ھ

انوار العاشقین : مولانا مشتاق احمد انبیٹھویؒ : مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۳۲ھ

امداد المشتاق : حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ : فائن پریس دہلی ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

تحفۃ الابرار : محمد نواب مرزا بیگ چشتی : مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۶ھ

وصایا الوزیر : نواب وزیر الدولہ والیٔ ٹونک : مطبع محمدی ٹونک ۱۲۸۴ھ

نزہۃ الخواطر جلد ہفتم : مولانا حکیم سید عبد الحی ندوی : مطبوعہ حیدرآباد دکن

ضیاء القلوب : حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ : مطبع مجتبائی ۱۲۸۲ھ

Marfat.com

ضمیمہ

Marfat.com

Marfat.com

خطبات حضرت شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

جو لشکرِ اسلام میں ارشاد کئے گئے۔

رب یسر   بسم اللہ الرحمن الرحیم   وتمم بالخیر

خطبۃ الجمعۃ

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشان جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر
جلي البرهان فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران جميل الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء
عميم الاحسان شديد العقاب اليم العذاب سريع الحساب عزيز السلطان واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له في الخلق والامر واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى
الاسود والاحمر المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد
كما صليت وسلمت على سيدنا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها
الناس وحدوا الله فان التوحيد اساس الحسنات وراس العبادات واعبدوا الله فان عبادة
دافعة للسيئات وناهية عن المنكرات وعليكم بالسنة فان السنة تهدي الى الجنة ومن اطاع
الله ورسوله فقد رشد واهتدى واياكم والبدعة فان البدعة تهدي الى المعصية ومن عصى الله
ورسوله فقد ضل وغوى وعليكم بالصدق فان الصدق ينجي والكذب يهلك وعليكم بالاحسان
فان الله يحب المحسنين وعليكم بمراقبة الله [illegible] من الغافلين ولا تغتروا بالدنيا فانها [illegible]
من حيث لا ... ولا تقنطوا من رحمة الله فانه ارحم الراحمين قال الله تعالى واذا قرئ القرآن
فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اعلموا انما الحيوة الدنيا
لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار ...

Marfat.com

يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الآخرة عذاب شديد ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة
الدنيا الا متاع الغرور سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين
آمنوا بالله ورسله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بارك الله لنا ولكم في
القرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف رحيم
خطبه ثانيه الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من
شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه
وسلم اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله واوثق العرى كلمة التقوى وخير الملل ملة ابراهيم
عليه السلام وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم واشرف الحديث ذكر الله واحسن القصص
هذا القرآن وخير الامور عوازمها وشر الامور محدثاتها ومن الناس من لا يأتي الصلوة الا دبرا
ومنهم من لا يذكر الله الا هجرا واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير
الزاد التقوى وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية
والغلول من جثاء جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء
حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب الربوا وشر المآكل مال اليتيم والسعيد
من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه وانما يصير احدكم الى موضع اربعة اذرع وملاك العمل
خواتمه وسباب المؤمن فسوق وقتاله كفر واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن
يتأل على الله يكذبه ومن يكظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يستعفف يعفه الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله عمر واحياهم عثمان و
اقضاهم علي وسيدا شباب اهل الجنة الحسن والحسين وسيدة نساء اهل الجنة فاطمة وسيد الشهداء حمزة

Marfat.com

اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنباً خير القرون قرني ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم
ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم والسلطان ظل الله من اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله اللهم
ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وارغم وجوه المحاربين
بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد اللهم اغفر لجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات برحمتك يا ارحم الراحمين عباد الله رحمكم الله ان الله يأمر
بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون
اذكروا الله العلي العظيم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واجل واكبر   ايضا خطبة ثاني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
هو الذي خلقكم من طين ثم قضى اجلا واجل مسمى عنده ثم انتم تمترون وهو الله في السموات
في الارض يعلم سركم وجهركم ويعلم ما تكسبون وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في البر
والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين
بديع السموات والارض انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة وخلق كل شيء وهو بكل شيء عليم ذلكم
الله ربكم لا اله الا هو خالق كل شيء فاعبدوه وهو على كل شيء وكيل لا تدركه الابصار وهو يدرك
الابصار وهو اللطيف الخبير واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له فالق الحب والنوى يخرج
الحي من الميت ومخرج الميت من الحي ذلكم الله فانى تؤفكون واشهد ان محمدا عبده ورسوله
الذي امره ربه ان يقول اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين

Marfat.com

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد كما صليت علی ابراهيم وعلی آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد
فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي يتوفيكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضی اجل
مسمی ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعملون ومن ينجيكم من ظلمات البر والبحر تدعونه تضرعا وخفية لئن
انجانا من هذه لنكونن من الشاكرين الله ينجيكم منها ومن كل كرب ثم انتم تشركون وهو الذي خلق
السموات والارض بالحق ويوم يقول كن فيكون قوله الحق وله الملك يوم ينفخ فی الصور عالم الغيب والشهادة
وهو الحكيم الخبير اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قل لمن ما فی السموات والارض قل لله كتب علی نفسه
الرحمة ليجمعنكم الی يوم القيمة لا ريب فيه الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون وله ما سكن فی الليل والنهار
وهو السميع العليم قل اغير الله اتخذ وليا فاطر السموات والارض وهو يطعم ولا يطعم قل انی امرت ان اكون
اول من اسلم ولا تكونن من المشركين قل انی اخاف ان عصيت ربی عذاب يوم عظيم من يصرف عنه يومئذ
فقد رحمه وذلك الفوز المبين وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يمسسك بخير فهو
علی كل شیء قدير وهو القاهر فوق عباده وهو الحكيم الخبير قل ای شیء اكبر شهادة قل الله شهيد بينی وبينكم
واوحی الی هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ ائنكم لتشهدون ان مع الله آلهة اخری قل لا اشهد قل انما
هو اله واحد واننی بریء مما تشركون تاليه الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فی
الملك ولم يكن له ولی من الذل وكبره تكبيرا واشهد ان لا اله الا الله الذي تسبح له السموات السبع
والارض ومن فيهن وان من شیء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم انه كان حليما غفورا واشهد
ان محمدا عبده ورسوله الذي قيل له عسی ان يبعثك ربك مقاما محمودا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد
وبارك وسلم اما بعد فيا عباد الله لا تدع مع الله الها آخر فتقعد مذموما مخذولا لو كان معه آلهة
كما يقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبيلا سبحانه وتعالی عما يقولون علوا كبيرا اعوذ بالله من
الشيطان الرجيم قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا اولئك الذين

Marfat.com

يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه ان عذاب ربك
كان محذورا واعلموا انه من يطع الرسول فقد اطاع الله اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته واهل بيته وصاحبه في الغار ابي بكر الصديق والراشد على الكفار عمر
الفاروق والقانت آناء الليل والنهار عثمان ذي النورين والهادي لكل قوم الى الله الملك
الجبار علي المرتضى والامامين الشهيدين الحسن والحسين وسيدة النساء فاطمة الزهراء وسائر
الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي انزل معه اولئك هم المفلحون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك
رؤف رحيم اللهم ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين ومعظم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المومنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجود المجاهدين بقهر
اعدائه اللهم ارحمنا واغفر ذنوبنا واشف سقمنا وقلب ايماننا وايدنا ودمر اعداءنا وانصر
من نصر دين محمد واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم واغفر لنا ولجميع المومنين و
المومنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
الراحمين ولذكر الله اعلى واولى واجل واكبر خطبة سيوم بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الاولى والاخرة وهو الحكيم الخبير يعلم
ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور واشهد ان لا اله
الا الله الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع
عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات
والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم واشهد ان محمدا عبده ورسوله النبي الامي الذي يجدونه
مكتوبا عندهم في التورية والانجيل يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم

الخبائث

Marfat.com

الخبائث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراہیم وعلى آل ابراہیم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراہیم
وعلى آل ابراہیم انك حميد مجيد امابعد فيا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون
الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم
فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم
اليه ترجعون هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء فسواهن سبع سموات
وهو بكل شيء عليم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون
عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان الله
لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ذلكم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فانى تؤفكون
كذلك يؤفك الذين كانوا بآيات الله يجحدون الله الذي جعل لكم الارض قرارا والسماء
بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات ذلكم الله ربكم فتبارك الله رب العلمين هو الحي
لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العلمين قل اني نهيت ان اعبد الذين تدعون
من دون الله لما جاءني البينات من ربي وامرت ان اسلم لرب العلمين هو الذي خلقكم من
تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من
يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت فاذا قضى امرا فانما
يقول له كن فيكون ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
ثالثه الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد
في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له
من بعده وهو العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله الذي يمسك السموات والارض ان تزولا

Marfat.com

ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده انه كان حليماً غفوراً واشهد ان محمداً عبده ورسوله
النبي الامي الذي يؤمن بالله وكلماته اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم اما بعد فيا ايها
الناس اذكروا نعمة الله عليكم هل من خالق غير الله يرزقكم من السماء والارض لا اله الا هو فانى تؤفكون
واعلموا ان الله قد امركم بامر قد بدء فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله وملائكته
يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته واهل بيته وعلى خليفته ابي بكر الصديق وامير المؤمنين عمر الفاروق
وامير المؤمنين عثمان ذي النورين وامير المؤمنين علي المرتضى وعلى الامامين الشهيدين الحسن والحسين
وسيدة النساء فاطمة الزهراء وعلى سائر الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور
الذي انزل معه اولئك هم المفلحون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل
في قلوبنا غلاً للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم اللهم اشف اسقامنا واكف آثامنا وتقبل تائبنا وآينا
ودمر اعداءنا اللهم ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المجاهدين وعظيم المجاهدين امام زمانه
خليفة الرحمن الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وانجز رجوه
المجاهدين بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد واغفر لنا ولجميع المؤمنين
والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين خطبه چهارم بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين واشهد ان لا اله الا الله عالم الغيب والشهادة
هو الرحمن الرحيم واشهد ان محمداً عبده ورسوله الرؤف الرحيم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساءً واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان

Marfat.com

كان عليكم رقيبا هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم
ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت
فاذا قضى امرا فانما يقول له كن فيكون وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان
ربك قديرا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة
في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما
ثم انشأناه خلقا آخر فتبارك الله احسن الخالقين ثم انكم بعد ذلك لميتون ثم انكم يوم القيامة تبعثون
يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون

خطبة تجهيز

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العزيز الحكيم الملك الديان الذي يحكم بالعدل والفضل والجود والاحسان
اصطفى من عباده الاولياء ليهلك بهم عباد الطاغوت واولياء الشيطان واذل جموع المستكبرين
بجنود المستضعفين من المؤمنين بعز القهر والسلطان وقطع دابرهم ودمر عليهم وشرد بهم
واخرهم فله الحمد والامتنان واشهد ان لا اله الا الله المعلي المانع المذل المعز الخافض الرافع
واشهد ان محمدا عبده ورسوله المبعوث بالنور اللامع والكتاب الساطع والسيف القاطع صلى الله عليه
وعلى آله واصحابه الصادقين في محبة الله ببذل الاموال والنفوس الناصرين لكلمة الله بقارعة
الاسنة والسيوف اما بعد فيا امة محمد ان ربكم قد امركم بامر بدأ فيه بسيد المرسلين وثنى
بسائر المسلمين فقال عز من قائل فقاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحرض المؤمنين
الا وانه الجهاد في سبيل الله بالنفس والمال الا انه افضل الافعال وخير الاعمال وانه ذروة سنام
الاسلام ومن اوكد سنن سيد الانام ما زال نبيكم مشغوفا به ببذل النفس والمال ومشغولا فيه بجر
الكتائب من الابطال ومأمورا بنيل الدول بالاسنة والصوارم وبضرب بها رقاب الجماجم حتى
سمي في الكتب السابقة نبي الملاحم ولم يكن صنيعته الا الجهاد في سبيل الله منذ خرج من مولده الى

Marfat.com

ن قبضه الله فاحيا من احيا نفسه في امته ويدعي الى الاسلام لملته وينبغي الاعتصام بسنته عليك
بالاقتحام في معارك القتال واياك وان تؤثر النفس والمال على ما امرك ربك الكبير المتعال ومن
لك بعيب ذروة المآثر والمعالي الا وان هذا هو اشد الامتحان والامتحان من سنة الله فيمن يدعي
الايمان والتحسين ان ربك يدعي المؤمنين على ما يدعون أحسب الناس ان يتركوا ان يقولوا
آمنا وهم لا يفتنون واياك وان تزل قدمك في هذا الامتحان فتخلع عن رقبتك ربقة الايمان
وترجع خائبا خاسرا وتكتب عند الله كاذبا والكاذب بعيد طريد وملعون في الكتاب المجيد والتخلف
عن هذا الامر العظيم فان المتخلف موعود بالعذاب الاليم قال ربنا حاكيا حكيما الا تنفروا يعذبكم
عذابا اليما اين الصديقون هذا زمان ظهر صدق الاخلاص واليقين واين المحبون هذا اوان
تصديق الشهادة والاين المؤمنون ان تملكوا مقعد الصدق في جوار الله الكبير المتعال من غير ان
يبتلي الاحباء ويهراق الدماء ودون سرادقات العز والجلال كلا والله ان مولاكم حقيق بان
يرغم له الاناف ويقلع له الرؤوس وتفنى له الجوارح وتتلف له النفوس واين عقلكم قد حان
ان تفعلوا ما كنتم تقولون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون [illegible] الجهاد في [illegible]
ايها المؤمنون لعلكم تفلحون وترغبوا وترهبوا يا ايها المتخلفون الا تنفرون قال الله تبارك
وتعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا
تبديلا ليجزي الله الصادقين بصدقهم ويعذب المنافقين ان شاء او يتوب عليهم ان الله كان
غفورا رحيما ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله
قويا عزيزا بارك الله لنا ولكم بالقرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات [illegible] انه تعالى جواد
كريم ملك بر رؤوف رحيم [illegible]
[illegible]

بدوراً بازغةً استنارت بها الازمان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اللطيف
الخبير واشهد ان محمداً عبده ورسوله السراج المنير صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الصغير
منهم والكبير اما بعد فاعلموا ان ربنا تبارك وتعالى بمنه وكرمه بعث النبيين مبشرين ومنذرين
وامرهم بتبليغ الرسالة وتعليم الهداية وايدهم بالروح الامين فجددوا واجتهدوا واوعدوا
ووعظوا وذكروا ونهوا وامروا وجادلوا وقاتلوا وقوموا الصراط المستقيم حتى ابلغ بهم حجته
واوضح منهم محجته واتم بهم نعمته وعم بهم رحمته فيا لهم من الفضل المبين والفخر العظيم ثم لما
دعاهم الى الرفيق الاعلى واظلم على الناس طريق الايمان وابقى نصب لعباده ائمة الهدى
ولما ترك الناس سدى فالحمد لله رب العلمين فاحسنوا خلافتهم واشاعوا هدايتهم واقتفوا
على آثارهم واقتبسوا بانوارهم وساروا بسيرتهم وتشبهوا بسريرتهم وسالوا امتهم وحفظوا ملتهم
واوضحوا سنتهم فسموا بالهادين المهديين فجدد بهم الدين وميز بهم الغث من السمين ونفى بهم تحريف
الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين ونجى بهم عباده من البدعات واخرجهم من الظلمات فهذه
درهم من حجج الله على العالمين وسرج الله في الارضين ففرض على عباده الايمان بالمبعوثين في
الازمان والمنصوبين فلما امرهم بالطاعة وذكرهم الاطاعة بعد ذكر مولاهم وثنى بالنبي وهو اولهم
وثلث بالمنصوبين منهم فقال عز من قائل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم وقال واذا
جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم فيا من يبغي سواء السبيل الى رب العلمين ويطلب اوضح الدليل في هذا الدين عليك
بطاعة امامك والاستقامة عليها كي تغلب اعداءك واياك ان تعصي الامام فان عصيان الامام
اقبح الآثام واعلموا ان الله قد امركم بامر بدا فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله
وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي و

Marfat.com

وعلى ازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد
مجيد وصل وسلم على جميع اخوانه من الانبياء والمرسلين وعلى جميع اتباعه من الصديقين والشهداء
والصالحين وسائر المؤمنين الى يوم الدين وخصوصاً على اولهم وافضلهم امير المؤمنين ابي بكر الصديق
وثانيهم امير المؤمنين عمر الفاروق وثالثهم امير المؤمنين عثمان ذي النورين ورابعهم امير المؤمنين
علي المرتضى وعلى الامامين الشهيدين ابي محمد الحسن وابي عبد الله الحسين وعلى سيدة النساء فاطمة الزهراء
وعلى سائر الائمة الاطهار والاعلام الاخيار وخصوصاً على امام الزمان خليفة الرحمن قدوة المهاجرين
عظيم المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد اعز الله الاسلام والمسلمين بنصرة احبائه و
زين وجوه المجاهدين بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد عباد الله
تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان ان الله يامر بالعدل والاحسان و
ايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون اذكروا الله العلي العظيم يذكركم
وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واجل واعظم واتم واكبر ﻫ

Marfat.com

رسالہ اشغال کا خطی نسخہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین اما بعد پس این رساله اشغال مشتمل است بر سه باب و هر سه باب مشتمل است بر دو فصل باب اول در ذکر اشغال طریقه قادریه فصل اول در اذکار طریق ذکر یک ضربی آنست که دو زانو بطریق نماز نشسته اسم ذات را از وسط سینه برآورده پیش روی خود ضرب کند و چنان تخیل نماید که همراه این اسم نوری از دهنش برآمده و بعد از آن نور را در خیال خود بسته نماید و چنان تخیل کند که نور مذکور بسیار گردیده مثل چادر نورانی تمام بدن او را فرا گرفته باز آن صورت خیالی هم سکرت کرده چنان تخیل کند که چادر نورانی مذکور در تمام بدنش فرو رفته و فراهم آمده در وسط سینه مجتمع شده شکل گره گردیده تا از اسم مذکور بطریق مسطور بگوید و در اثنای این ذکر لحاظ خود را بذات بحت متوجه نماید و جمیع روز مرا اشت همین ذکر کند و طریق دو ضربی آنست که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات بطریق مسطور ضرب کند و متصل آن از خیال بجانب شانه راست متوجه شده بر قلب ضرب کند و چنان خیال نماید که نور درون قلب فرو رفته اندرون تمام بدن ساری گردیده و طریق ذکر سه ضربی آنست که چهار زانو نشسته ضرب اولی و دویم بطریق مذکور و سیوم در قلب نماید و طریق ذکر چهار ضربی آنست که چهار زانو نشسته یک ضرب بجانب راست و دیگر بجانب چپ و سیم در قلب و چهارم پیش رو فصل ثانی در مراقبات مراقبه وحدانیت آنست که چنان تصور کند که ذات الهی در هر مکان و هر زمان موجود است با همین که در هر چیز سرایت کرده است بلکه با همین که قیوم هر چیز است مراقبه صمدیت آنست که انعامات الهیه را اجمالاً و تفصیلاً ملاحظه کند و صفت جود او را تصور نماید یعنی نعم بیشمار عطا میفرماید و حال آنکه وصول هیچ منفعت و مضرت از طرف مخلوقات در بارگاه او تعالی متصور نیست و صفت عموم فیض او را ملحوظ دارد یعنی انعام او بهر کس میرسد

Marfat.com

در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع
نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و لهو و بازی
و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید کرد بعد
از ان هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی
عن المنکر نیز فرض است الحمد لله والمنة که کریم بر حق و رحیم مطلق بکرم عمیم این عاجز خاکسار بیمقدار
یعنی سید احمد را بدرجه اعلی از درجات توحید فائز گردانید و بمرتبه قصوی از مراتب اتباع سنت رسانید
و بمعاملات رحمت ریز و مکالمات محبت انگیز نواختند و بهدایت طالبین و ارشاد مسترشدین مامور
ساختند پس بجا آوردن بیعت طریقت بر دست این بنده درگاه رب العزت در زمان بیاران اشتیاق
و هجران است و آبی در دشت نوردان بادیه طلب و حیران تشنه لبان و انسب در حق اصحاب صحبت است
که این اکسیر اعظم و تریاق مجرب را از دست ندهند و درین ایام که این فقیر دعوت مینماید و دست
بدهند اگر بنا بر بعد مسافت ادای این بیعت نمیتوانند پس بر دست خلفای این فقیر بیعت نمایند
تا در عنایت خاصه ربانیه که بحال اتباع فقیر متوجه است شریک شوند اما بیعت امامت پس شانش
اگر قتل و قتال و جنگ و جدال که با اهل کفر و ضلال واقع میشود از محض بنا بر تحصیل مال و عزت و
حکومت باشد عند الله اصلا اعتباری ندارد و اگر بنا بر نصرت دین و اعلای کلمه حق و احیای
سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوة و التسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد میگویند و آن از افضل
عبادات و اکمل طاعات است که هیچ یک عبادت در باب ترویج و تنفیذ سیاسات شرعی برابری آن
نمیتواند شد چنانچه آیه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما و احادیث صحیحه بر آن
دلالت میکند پس ...

در دنیا ثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد
نصب امام است چنانچه کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و در کریمه دیگر و لو ردوه الی الرسول
والی اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا
شهرکم و اطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم و حدیث من قتل تحت رایة عمیة فقد مات میتة جاهلیة و دیگر آیات
و احادیث بسیار بران دلالت میکند پس نصب امام واجب و موکد است الحمد لله و المنة که مالک الملک علی الاطلاق
و ملک بالاستحقاق این زاویه نشین فقیر و خاکنشین حقیر را از تلاء تا بشارات غیبی و الهامات لاریبی بلیاقت
خلافت مشرف گردانیده و تائید تالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمعی غفیر از خواص و عوام باین
منصب نائبت مشرف ساخت چنانچه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی روز پنجشنبه ۱۲۴۲ سنه یکهزار و دو صد
و چهل و دو هجری مقدسی جماعه از سادات کرام و علمای اسلام و مشائخ عظام و صاحبزادگان ذوی
الاحتشام و خوانین عالیمقام مع جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بر دست اینجانب بیعت
امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و هدایت اینجانب تسلیم داشته ربقه اطاعت در
گردن انداختند و از آنروز تا حال بیعت مذکوره بر دست این فقیر جاری است و در میان جماهیر اهل اسلام
ساری پس مومنین غائبین را هم لازم که بیعت مذکوره بر دست نائبان اینجانب بجا آرند و آنرا از
جنس ادای واجب شرعی شمارند تا از معصیت ترک نصب امام رهائی یابند و باقامت سنت
متواتره ثواب برند از بسکه جناب هدایت مآب جامع کمالات اکتساب مناقب انتساب ناصر احکام
رب العالمین ناشر سنت سید المرسلین محمد ... مستظهری   که از اعزه دوستان این ضعیف
و اعظم رفیقان این ضعیف اند لیاقت نیابت این فقیر در اخذ بیعت طریقت و امامت میدارند
بنا بر آن علیه ایشان را نائب مناب خود قرار داده بنا بر ترغیب مومنین غائبین این فقرات رقیمه فرستاده شد
لازم که هر که از مومنین مخلصین رغبت انتساب باین فقیر داشته باشند بر دست ایشان بیعت نمایند

Marfat.com

مطیع باشد یا فاسق آن انسان باشد یا حیوان حجر باشد یا شجر فلکی باشد یا ملکی شیطان باشد یا جن
طریق شغل دوره آنست که چنان تصور کند که روح او مجتمع شده در مکان ناف مثل گره گردید
بعد ازان لفظ اَللّٰهُ سَمِیْعٌ را چنان تصور کند که لفظ الله بالای آن روح است و سمیع زیر
آن باز بقوت خیال این هر دو اسم را معه روح مذکور از مقام ناف کشیده تا لطیفه سر بیارد
و آنجا بجای لفظ سمیع لفظ بصیر بنهد و از لطیفه سر کشیده تا بلطیفه اخفی رساند و در آن مقام
لفظ قدیر را بجای لفظ بصیر نهاده از آنجا کشیده تا آسمان چهارم رساند و آنجا بجای لفظ
قدیر لفظ علیم نهاده و از آنجا کشیده تا بعرش رساند و در آن مقام روح را دوره سیر دهد
بعد ازان همون لفظ اَللّٰهُ عَلِیْمٌ تا به آسمان چهارم فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله قدیر
تا بلطیفه اخفی فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله بصیر تا بلطیفه سر فرود آرد و از آنجا همراه
لفظ الله سمیع بلطیفه نفس فرود آرد این یک دوره شد بعد ازان بار بار همین شغل دوره بعمل
آرد تا آثار آن مترتب شود یعنی نورانیت روح و ملاقات با روح انبیا و اولیا و ملائکه و
سیر جنت و نار و امثال آن بدست آید طریق شغل نفی آنست که همه موجودات ممکنات را
نفی کند اول نفی بدن خود باید طریقش آنکه چنانکه نفس را بدست شوند همچنین قوت خیالیه بحو
بدن خود متوجه سازد از دفعه نفی تمام بدن بدست نیاید [illegible] بدن خود [illegible]
نفی کند و چون نفی بدن خود حاصل شد نفی تمام عالم حاصل کند [illegible] باقی ممکنات
یک یک تخیل شود و در ان خلوت [illegible]
[illegible] بعد ازان آن [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

که آن نفی تمام عالم بگیرد و آن از او در درک نمیتواند آن را هم نفی کند و هر چیزیکه بر وی منکشف شود
او را هم نفی کند تا آنکه حالت ربودگی و غفلت مثل حالت نوم بر وی عارض شود بعد ازان سالک
بکرم عمیم حضرت حق بمقام مشاهده فایز میشود و در مراتب سلوک متعارف بمقام منتهی میشود باب دوم
در ذکر اشغال طریقه چشتیه فصل اول در اذکار اول باید که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات
را دو بار بگوید باین وضع الله الله چون بار اول بشدت و جهر بگوید چنان تخیل کند که نوری از
وسط سینه بر آورده تا لب رسیده و چون بار دوم بهمان شدت و جهر بگوید و چنان تصور کند که
همراه لفظ مذکور نور مسطور از دهن بر آمده بقدر یکدست بالای سر رسید و باز بار دوم همین اسم
مکرر را بطریق مذکور بگوید و چنان تخیل کند که نور ثانی همراه نور اول ملحق گردید باز همچنین مزاولت
نماید تا آنکه چنان در خیال او مستقر گردد که نور مسطور تو بتو شده مثل ستونی نورانی گردانیده
تمام بدن ذاکر در وی مضمحل گردیده بعد ازان ذکر لفظ الا الله بشدت و جهر شروع کند و چنان
تخیل نماید که نوری از وسط سینه همراه این لفظ بر آمده زیر قدم بفاصله یکدست در زیر زمین
رفته و بر همین ذکر چندان مداومت نماید که آن نور مذکور از زیر بالا رفته با نور ذکر اول ممزوج گردد
بعد ازان ذکر لفظ الله بدون شدت و جهر بلکه بسبکی بگوید و چنان تصور کند که این اسم مبارک
مثل جاروب بر همان ستون نورانی میگردد و بسبب گردش آن ستون مذکور درخشان گردد و طریق
نفی و اثبات آنست که لا اله الا الله بخیال خود کشیده محیط زمین و آسمان سازد و بر جهتیکه بلفظ
لا اله نفی خود و نفی تمام عالم ملاحظه کند و لفظ الا الله بجانب فوق بالای عرش مجید ضرب کند همین
شغل را بار بار عمل آرد تا آنکه نوری نهایت وسیع از بالای عرش فرود آید و تمام عالم حتی که
جسم خود سالک و ذاکر دران نور گم گردد فصل دوم در مراقبات باید دانست که مراقبات
اینطریقه هم همان است که در باب اول مذکور شد پس مراقبات مذکور ابتدای از شغل نفی است

Marfat.com

را انتهای آن بمشاهده مشغول باید گردید و طریق شغل دوره چشتیه آنست که ذکر یا حی یا قیوم بطریق
نماید که کلمه یا حی را بخیال از وسط تا لب آرد و روح خود را همراه آن سازد و با لفظ قیوم را از پس آن
بوجهی برآرد که مصداق است این اسم روح خارج شود پس روح را بقوت همین هر دو اسم تا بعرش مجید رساند
و در آن مقام قدری توقف نموده سیر و دور نماید تا امور غیبیه مثل ارواح ملائکه و جنت و نار و مثل آن
منکشف گردد بعد از آن وقتی که خواهد که این ذکر تمام کند بلفظ یا حی از آن راه انتقال کند و بلفظ یا قیوم
بهمان خود در آید و برای کشف قبور ذکر سبوح قدوس رب الملائکة والروح باین وجه باید کرد که سبوح
را از ناف تا بدماغ باید رسانید و لفظ قدوس را از انجا بعرش مجید و لفظ رب الملائکة والروح از
عرش تا بقلب آورده و تا به در فوقانی آن داخل کرده و در تحتانی آن خارج نموده بقبر متوجه سازد ان شاء
الله تعالی بعد از مزاولت این شغل کشف قبور حاصل خواهد گردید باب ثالث در ذکر اشغال طریقه
نقشبندیه فصل اول در اذکار مقامات لطائف ششگانه این است که لطیفه قلب زیر پستان
چپ و روح زیر پستان راست و سر میان هر دو و نفس در مقام ناف و خفی در پیشانی و
اخفی بمقام کام پس لطائف ششگانه را بذکر خیالی ذاکر باید کرد و در ابتدا علیحده علیحده هر
لطیفه را ذاکر باید نمود و در انتها مجموع ششگانه دفعه ذاکر باید کرد بعد از آن نفی و اثبات پس نفس
باین طریق باید کرد که دو زانو روی بقبله نشسته دم خود را بند کرده و زبان را بکام چسپانیده لفظ
لا را از لطیفه نفس کشیده بر لطیفه سر و اخفی گذار کرده تا بخفی رساند و اله را از خفی بلطیفه
روح رسانیده الا الله را بر لطیفه قلب ضرب کند و این ذکر را بوجهی ادا کند که هیچ اثر آن بر
اعضای ظاهره نمایان نگردد و بقدر یک حبس مثال نشد بعد از آن سلطان [illegible] در عمل آرد تعقیب حسب ما
ذاکر از مقامات لطائف ششگانه بیکدم [illegible]
فصل ثانی در ذکر مراقبات بهمان ترتیب که در باب اول مذکور شده [illegible]

[illegible]

Marfat.com

واقعه از وقائع این بنده منکشف گردد پس احسن و اعلی آنست که در پاس سیوم از شب بیدار شده
بکمال آداب و مستحبات و حضور قلب طهارت بجا آرد و آنچه مسنون که تکفیر سیئات بعد از طهارت
متعین فرموده اند بکمال خلوص والتجا بخواند بعد آن صلوة التسبیح بکمال آداب و رعایت سنن
و مستحبات و بکمال حضور قلب بملاحظه خشوع و خضوع بوجهی ادا نماید که در ته دل او طلب مغفرت از
درگاه رب العزت بکمال التجا والحاح مکنون باشد بعد ازان بکمال حضور قلب از جمیع معاصی توبه نماید
و مراتب التجا والحاح بغایت و بکمال رساند بعد ازان بشغلی از اشغال مذکوره مشغول شود
و در اثنای آن شغل بعالم غیب بجهتی متوجه باشد که خواهش انکشاف واقعه مذکوره از آنمقام دارد
انشاء الله بطریق الهام یا بطریق مشاهده حقیقت آن واقعه بر وی منکشف خواهد گردید اگر صد بار
همین عمل بجا آورد و حقیقت واقعه بر وی منکشف نگردید ترکیب مذکور یعنی پاس سیوم از شب دو رکعت بطریق
ادا نماید در هر رکعت سه بار سوره فاتحه و سه بار آیة الکرسی و یازده بار سوره اخلاص بخواند
بعد ازان سر بسجده نهاده بکمال خشوع و خضوع بقصد یکبار کلمه یا خبیر اخبرنی بخواند بعد ازان
سر از سجود برداشته دعای انکشاف واقع مذکور بکمال الحاح والتجا نموده در خواب رود انشاء
الله تعالی حقیقت آن در منام منکشف خواهد گردید : فقط لله تمت

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و سیله الطالبین
و علی اله و اصحابه السالکین اما بعد پس بشرف بیعت و توبه مشرف شده و در سلک طریقه عالیه
چشتیه و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط فقیر سید احمد منسلک گشت و این فقیر را در
اخذ برکات این طرق در دو جهت است جهت اول اویسیه و آن در طریقه چشتیه از روح مقدس
اویسیه
حضرت خواجه قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار کاکی و در قادریه از روح مقدس حضرت
غوث الثقلین حضرت سید عبد القادر جیلانی و در طریقه نقشبندیه از روح مقدس حضرت امام الطریقه

Marfat.com

والطریقه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند بخاری متحقق گردید و در طریقه مجددیه محمدیه بس بلا واسطه
احدی از جناب حضرت حق مستفید گردیده و این حصول مقام اویسیه اگرچه محض بفضل الٰهی متحقق شده
لیکن آن از اسبابی را اسباب ظاهره عیزلی باید و آن سبب در حق این فقیر دعای حضرت پیر و مرشد
خود است و در جهة ثانی انسلاک بطریق بیعت و اجازت در سلک مشایخ طرق مذکوره و آن بدین وجه وجه ثانی
که این فقیر را انتساب بیعت و اجازت بجناب قدوة العلماء و المحدثین و وارث الانبیاء و المرسلین رحمة
الله علی العالمین مولانا و مرشدنا الشیخ عبد العزیز است و آنجناب از جناب والد ماجد خود شاه ولی الله
است و ایشان از جناب والد ماجد خود شیخ عبد الرحیم و ایشان را در طریقه چشتیه از جد مادری خود شیخ
رفیع الدین و ایشان از شیخ قطب عالم و ایشان از شیخ نجم الحق [illegible] قدس سره و ایشان از شیخ
عبد العزیز و ایشان از القاضی خان یوسف ناصحی و ایشان از شیخ حسن طاهر و ایشان از سید راجه حامد شاه
و ایشان از شیخ حسام الدین مانکپوری و ایشان از خواجه نور قطب عالم و ایشان از شیخ علاء الحق
و ایشان از شیخ اخی سراج و ایشان از سلطان الاولیاء حضرت نظام الدین و ایشان از بابا
اجل الدین حضرت شیخ فرید الدین شکرگنج و ایشان از خواجه حضرت قطب الدین بختیار کاکی
و ایشان از نائب رسول الله حضرت خواجه معین الدین چشتی و ایشان از خواجه عثمان هارونی و
ایشان از حاجی شریف زندنی و ایشان از خواجه مودود چشتی و ایشان از خواجه یوسف چشتی و
ایشان از خواجه محمد چشتی و ایشان از خواجه ابو احمد چشتی و ایشان از خواجه ابو اسحاق چشتی و ایشان
شیخ علو دینوری و ایشان از ابا هبیرة البصری و ایشان از حذیفه مرعشی و ایشان از سلطان
ابراهیم ادهم و ایشان از فضیل بن عیاض و ایشان از عبد الواحد بن زید و ایشان از خواجه
حسن بصری و ایشان از امام الاولیاء قدوة الاصفیاء حضرت علی [illegible] و ایشان از
جناب سید الانبیاء و المرسلین رحمة للعالمین حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه [illegible]

Marfat.com

و همچنین شیخ عبد الرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت در طریقهٔ قادریه بسید عبد الله اکبرآبادی
ست و آنها از السید آدم بنوری و آنها از جناب امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد سرهندی ست و آنها از جناب والد ماجد خود شیخ عبد الاحد و آنها از شاه کمال
و آنها از شاه فضیل و آنها از السید گدا رحمن و آنها از السید شمس الدین عارف و آنها از
السید گدا رحمن بن ابی الحسن و آنها از الشیخ شمس الدین صحرائی و آنها از السید عقیل و آنها از
السید بهاء الدین و آنها از السید عبد الوهاب و آنها از السید شرف الدین قتال و آنها از السید
عبد الرزاق و آنها از جناب غوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی و آنها از الشیخ
ابو سعید مخزومی و آنها از الشیخ ابی الحسن القریشی و آنها از الشیخ ابی الفرح طرطوسی و آنها از
الشیخ ابی الفضل عبد الواحد علی و آنها از الشیخ عبد العزیز یمنی و آنها از الشیخ ابی بکر شبلی
و آنها از السید الطائفه جنید بغدادی و آنها از الشیخ ابی الحسن سری سقطی و آنها از الشیخ
معروف کرخی و آنها از الشیخ علی رضا و آنها از امام موسی کاظم و آنها از امام جعفر صادق
و آنها از امام محمد باقر و آنها از امام زین العابدین و آنها از السید الشهداء حسین رضی الله عنه
و آنها از السید الاولیاء خاتم الخلفاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و آنها از السید الانبیاء محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم و همچنین شیخ عبد الرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت
در طریقهٔ نقشبندیه مجددیه بسید عبد الله اکبرآبادی ست و آنها از السید آدم بنوری و آنها از
الشیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی و آنها از الخواجه باقی بالله و آنها از الخواجه امکنگی و آنها از
مولانا درویش محمد و آنها از مولانا زاهد و آنها از الخواجه عبید الله احرار و آنها از مولانا
یعقوب چرخی و آنها از امام الشریعه والطریقه خواجه بهاء الدین نقشبند و آنها از الخواجه
محمد بابا سماسی و آنها از الخواجه رامیتنی و آنها از الخواجه محمود الخیر الفغنوری و آنها از الخواجه عارف

Marfat.com

ریوگری و آنرا از خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی و آنرا از خواجه یوسف همدانی
و آنرا از ابی علی فارمدی و او از امام ابی القاسم قشیری و آنرا از شیخ ابی علی دقاق
و آنرا از شیخ ابی القاسم نصیرآبادی و آنرا از شیخ ابوبکر شبلی و آنرا از سید الطائفه جنید
بغدادی و آنرا از شیخ ابی الحسن سری سقطی و آنرا از شیخ معروف کرخی و آنرا از امام
علی رضا و آنرا از امام موسی کاظم و آنرا از امام جعفر صادق و آنرا از رئیس الفقهاء
والتابعین قاسم بن محمد و آنرا از الصاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمان فارسی و آنرا از
امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق و آنرا از سید المرسلین
امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم   تا زنجیرگانه ادا نمودن فرض است
و ترک آن کفر لازم است بر مومن را که بجان و دل حکم خود بجا آرد تمت شجره قدیه

بسم الله الرحمن الرحیم طریقه نقشبندی امیر المومنین سید احمد دام فیضهم حضرت شاه
عبد العزیز شاه ولی الله شیخ عبد الرحیم سید عبد الله سید آدم بنوری شیخ احمد سرهندی
محمد الفانی خواجه باقی بالله خواجه امکنگی مولانا درویش محمد مولانا زاهد خواجه عبید الله احرار
مولانا یعقوب چرخی حضرت خواجه علاء الدین عطار بهاء الدین نقشبند خواجه محمد بابا سماسی خواجه علی رامیتنی
خواجه محمود انجیر فغنوی خواجه عارف ریوگری خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی
خواجه یوسف همدانی خواجه ابو علی فارمدی خواجه ابو القاسم قشیری شیخ ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیرآبادی ابوبکر شبلی سید الطائفه جنید بغدادی ابو الحسن سری سقطی معروف
کرخی امام علی رضا امام موسی کاظم امام جعفر صادق قاسم بن محمد سلمان فارسی امیر المومنین
ابوبکر صدیق سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم [illegible]
اجازت نامه بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین [illegible]

و سید الطالبین و علی آله و اصحابه اجمعین اما بعد پس برادر دینی بر دست این خیرخواه کافهٔ مومنین سید احمد بشرف بیعت و توبه مشرف گردیده و قدم در سلک طریقهٔ چشتیه و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط اینجانب منسلک گشته الله تعالی نعمتهای این طریقه‌ها نصیب ایشان گرداناد و قدم در اتباع شریعت غرا استقامت عطا کناد آمین. مورخه هفتم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری من مقام تخته بند

رقعه خاص بنام نواب احمد علیخان رامپوری

در جواب از امیرالمومنین سید احمد بجناب معلی القاب حشمت مآب شوکت انتساب تمکن اکتساب نواب احمد علی خان صاحب دام اقباله و تضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب اتحاد و اخلاص و مراسم وداد و اختصاص بخیر ورود فرمود علاقه صداقت و رشته مودت را محکم‌تر نمود و دیده را نوری و دل را سروری بخشید آنچه بنوک قلم خلت شیم رقم فرموده بودند که بخدمت بابرکت جناب هدایت مآب افادات انتساب مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب معامله مسنونه بجا آوردند از استماع آن فرحت بر فزود الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین توفیق رفیق خیر موفق گردانید تجربه کرده شده که هر که از مومنین مخلصین به نیت پاک این معامله ادا میکند البته ابواب هدایت بر روی او مفتوح میشود امید قوی است که حق جل و علا بکرم عمیم خود ببرکت ادای امر مسنون در سلک بندگان خاص و مقبولان ذوی الاختصاص منسلک خواهد گردانید و احوال اینجانب آنکه بکرم رب معبود در بنیان آن که قادر علی الاطلاق و مالک الملک بلا استحقاق این عاجز خاکسار ذره بی مقدار را محض بکرم عمیم خود بترجیحی نواخت که محبت ما سوای ذات خود را پس پشت این ضعیف انداخت و فقط تحصیل رضای خود را نصب همت این ضعیف ساخت و کفالت پرورش این فقیر بذات پاک خود پرداخت شکر نعمت عظمی جناب آن معبود بکدام جوارح ادا تواند کرد و حمد این عطیه کبری ببارگاه آن محمود بکدام زبان بجا آورد

Marfat.com

"انوار العارفین" سے اقتباسات

ذکر سید احمد صاحب بخاری در دیباچه صراط المستقیم است از نسخه ...
حضرت ایشان را بکمال مشابهت جناب رسالت مآب در بدو فطرت تحقق شده بنا بر علیه
... حضرت ایشان از نقوش علوم رسمیه چندان بهره دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنفین مانده بود
... اولاد شاه علم الله ساکن رای بریلی بودند گویند شاه علم الله به ریاضت آنکه ...
... در شبی فاطمه زهرا رضی الله عنها ... داده بود ... رفته بودند
... در سهارنپور بخدمت مولائی و مرشدی حاضر بود ... الدین ساکن شهر مذکور

[illegible]

مصحوب [illegible] امیر ابا العلا بعد چند مدت آنجناب به ذکر کردند و از [illegible] خدا آشنا [illegible] باطن
حاصل کردند پس از آن در لشکر نواب امیر خان بهادر رفتند بعده ترک دنیا کرده و مجاهدات و ریاضات
بسیار کشیده کمال باطنی کردند و باز در دهلی تشریف آوردند مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبد الحی [illegible]
[illegible] آنجناب [illegible] داشتند که [illegible] آنجناب امتحان ایشان واقف شدند
[illegible] پس از آن [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible] استغراق [illegible]
[illegible] تشریف آوردند [illegible] ایشان [illegible]
[illegible] از مراجعت خانه کعبه [illegible]
[illegible] هندوستان [illegible] آوردند و مسلمانان [illegible] هندوستان [illegible] کردند [illegible]
[illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] اول [illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] سکهان [illegible] ولایت خراسان [illegible]
[illegible] سکهان [illegible]
[illegible] آوردند [illegible] شهید [illegible] مولوی محمد اسمعیل
[illegible] داد و شهید گشتند و مولوی عبد الحی قبل ازین معرکه در راه کابل [illegible] بودند
و احوال شهید شدن یا زنده ماندن آنجناب سید احمد [illegible] هیچ کس [illegible] لیکن از بعضی [illegible] آنجا [illegible]

Marfat.com

که بعضی از ثقات آنجناب همراهان معرکه ایستاده بود معلوم گردید که از ضرب بندوق که بر رکاب آنجناب رسید جنگ
رسیده بود همدرین میدان جنگ کشته شده باشند والله اعلم. گویند شخصی افغانان از قوم کدون ایشان را بر اسپ
خود سوار کرده برد و این معرکه در بیست و یکم ذیقعده سنه یکهزار و دو صد و چهل و شش واقع شده
[illegible] در شمائل کتاب صراط المستقیم این عبارت مذکور است باید دانست که انوار سعادت
بر جبین ایشان یعنی سید احمد صاحب ظاهر و باهر بود آنکه حضرت ایشان بمولانا الشیخ عبد العزیز
در طریقه نقشبندیه شرف بیعت حاصل شد و انسیت قبول جمیع توجهات ایشان حاصل [illegible]
پیش [illegible] که بسبب آن کمالات طریق نبوت و مقامات طریق ولایت [illegible] جلوه گر [illegible]
اوائل [illegible] آن [illegible] که حضرت ایشان [illegible] آنجناب [illegible]
[illegible] مبارک خود حضرت ایشان [illegible]
[illegible] حضرت ایشان می نماوند [illegible] حضرت ایشان [illegible]
[illegible] ابتدای سلوک طریق [illegible]
[illegible] یعنی [illegible]
[illegible] نشسته [illegible]
[illegible] کمالات [illegible]
[illegible] حضرت ایشان [illegible]
[illegible] حضرت ایشان [illegible]
[illegible] حضرت ایشان را نسبت [illegible]
[illegible] نقشبندیه [illegible]
[illegible] بهاء الدین [illegible]
[illegible] حضرت ایشان [illegible]
[illegible]

Marfat.com

روزی که بهرود روح مقدس پیر حضرت ایشان حاضر گردیدند و تا قریب یکپاس ... بودند ...
ایشان توجه قوی و تاثیر زورآور میفرمودند تا آنکه در همان یکپاس حصول نسبت ...
ایشان گردید اما نسبت چشتیه پس از آنکه روزی حضرت ایشان بهری مرقد منور حضرت ...
خواجه خواجگان خواجه قطب الدین بختیار کاکی قدس سره العزیز تشریف فرما شدند و ...
ایشان مراقب نشستند و درین اثنا بروح پرفتوح ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب ...
ایشان توجهی بس قوی فرمودند که بسبب آن توجه ابتدای حصول نسبت چشتیه متحقق ...
... مرور ... از این واقعه روزی در سمت اکبرآبادی واقعه ... و هلی در جماعت ...
... نشسته بودند ... الحمد ...

[illegible]

ذوالفقار علی شاه و شاه آبادانی و میران ناتو و میر فتح علی گوالیاری تعلیم گرفته هم مرده پالکی ایشان را بر دوش
نهاده اند و اهل طریقه اخوند فقیر صاحب میگویند که ایشان هم پالکی شاه گل اخوند گوی را برده دوش [illegible]
حضرت شاه لعل داد مرتبه حلقه ذکر از مریدان ایشان شنیده شده که اخوند پالکی [illegible]
از اهل طریقه ما شنیده که حضرت ایشان قدس الله اسرارهم که گوشه القصری [illegible] که هر شهر [illegible]
رئیس و غریب آن شهر پالکی ایشان را بر دوش نهاده مذکر اندرش آمده [illegible]
رسیدند نواب فیض الله خان غفر الله له رئیس شهر [illegible] داروغه [illegible]
شهر دیگر رسیده آنها پالکی ایشان را گرداگرد ازین هم ایشان را [illegible]
می رسید تا هیچ بر فقرا و مساکین میکردند و ثقات راوی اند که [illegible]
اکثر امور دینی و دنیوی از آن حضرت سر ایشان [illegible]
در [illegible] دوازده سالی مرید پدر بزرگوار خود شاه عبد الباقی [illegible]
ایشه چند از حکم خود شاه دوست محمد دهلوی [illegible]
شده بود مرد بزرگ و خوش اوقات بودند در آخر [illegible]
حیات خود را در مشغولی گذرانیده اند [illegible]
به [illegible] پیوستند [illegible] شاه غلام [illegible]
و در [illegible] تعویذات [illegible]
و تلقین می نمایند و هر سال عرس آبا و کرام [illegible]
ذکر حضرت حاجی عبد الرحیم [illegible]
استعداد [illegible] از وطن خود در هندوستان [illegible]
نسبت باطنیه طریقه عالیه قادریه از شاه [illegible]
از کاملان هندوستان بودند [illegible]

Marfat.com

مشرف شده بود و بعد حاجی صاحب بحقیقت [illegible] این [illegible] و الهام [illegible] [illegible]
خشک [illegible] بوده [illegible] نسبت عشقیه چشتیه [illegible] از حضرت شاه عبد الباری مرید و خلیفه [illegible]
صاحب [illegible] امر [illegible] تحصیل نمودند و بعد انتقال ایشان مصداق این بیت بوده [illegible]
[illegible] و [illegible] مستسقی از دجله [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] حضرت حاجی مولوی محمد قاسم در مجلس با راقم الحروف نقل [illegible]
بعد فراغ مراقبه [illegible] می نشستند [illegible] ایشان [illegible] سید [illegible]
[illegible] نسبت چشتیه [illegible] [illegible] سید [illegible] ایشان [illegible]
[illegible] سید [illegible] رحمة الله علیهم [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] راقم [illegible]
نقل [illegible] که عبد الله خان [illegible] حضرت شاه [illegible]
[illegible] ماه [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] حاجی شاه عبد الرحیم [illegible]
[illegible] همراه جناب سید احمد و مولوی محمد اسمعیل مرحوم [illegible]
رحمة الله علیه [illegible] ایشان [illegible]
[illegible] عبد الرحیم شهید [illegible] حضرت شاه عبد الباری [illegible]
بودند و از اهل تجرید و تفرید و بکمال تجرید خود را و نسبت باطن [illegible] که از حاجی صاحب
با ایشان [illegible] بود و اخفا میکردند و به اتباع سنت آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible]
[illegible] اهل نسبت [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ایشان [illegible] حاجی امداد الله [illegible]

با دست اشرتها ایشان شده آن نیست چونکه شورش طلب مولی در سینه با جوش داد از الله
سلمه الله جوش زده ارادت با در ایشان در آورد روزی شبی آنحضرت صلی الله علیه وسلم انها
اشاره ارادت آوردن با ایشان کردند باز شبی دیگر حاجی صاحب نیز اشاره با ایشا[ن]
کردند حاجی صاحب بدریافت مقام ونشان ایشان متردد ومتحیر بودند روزی [illegible]
شیخی سر ارادت بر آستانه ایشان نهادند [illegible] شدند [illegible]
در پا افتند که آن اشاره سراج منیر نذیر صلی الله علیه وسلم [illegible] ایشان [illegible]
بر زمین نهادند دست با خود در دست حق پرست پیر دستگیر دادند [illegible]
غسال سپردند وخط بندگی بر جبین خود نوشته [illegible]
و واجب انستند چون کمر همت در طلب [illegible]
کامل طالب صادق یافتند بعد تعلیم ظاهر [illegible]
بکلمة الحق اشاره کردند [illegible] الحق [illegible]
[illegible] شدن [illegible]
[illegible] شیخ [illegible]
[illegible] قدس سره [illegible]
که آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] اتباع سنت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

طریقت آنکه شیخ مرتبه فرمایه صفا است و اگر حرکات و سکنات شیخ در فہم مرید نگنجد و بر
حضرت موسی و خضر علیہما السلام قیاس کند شہر ہمی سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید
که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلہا ۞ و شرط پیر در کتب قوم مرقوم است آنجا بنگر مولوی صاحب
بیت بشارت در بیان افتاده است و باز ہم مولوی صاحب از حاجی صاحب
نقل میفرمودند طالبی بزرگی را خدمت کرد چندان ریاضتہا کشیدم بمقصد نرسیدم آن بزرگ
گفت این زندگانی مردن بہ طالب صادق بود سنگ برداشت خواہد که بر سر زند طلوع
آواز داد که بگوئید آن رہزن را که طالبان ما را ہلاک میکند آن طالب وارخواب
بآن بزرگ انکار بود و بیان نمود آن بزرگ رقص میکرد و میگفت این شعر ۞ بدم گفتی
و خورسندم عفاک الله نکو گفتی ۞ جواب تلخ میزیبد لب لعل شکرخا را ۞ انتہی میدان
ارادت آن طالب وسیع بود چنانکه شعر شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ است ۞
ارادت بیارند مرد سخنگوی گوی ۞ و لولۂ شوق محبت احباب
درد ناکه دل غمناک از رساله درد غم آن ایشان
از سینه ایشان بحر توحید جوش میزد و موجزن بیشتر چنانچه میفرمایند
بیان کرتا ہوں جو ہے غم کا مارا ۞ مرا ال دلربا سے ملگیا دل ۞
اٹھا کر زلف رخ اپنا دکھایا ۞ بلا میں عشق کی مجکو پھنسایا ۞
کر دن تہ شده دو زخم کی شمر کو ۞ انکی ایسے ستمگر سے ہری لو ۞
خدا کیواسطے اب تو کرم کر ۞ نہ مجھ عاجز پہ تو اتنا ستم کر ۞
درد و غم دکھایا ۞ ولی بیماری نہ تجکو رحم آیا ۞ ہو تو نزدیک میرے مجھے بھی
ملنا ہو دشوار ۞ مجھمیں اور تجھمیں ربط ایسا ۞ روان ہو وے
انتظاری ۞ یہ کیسی ہے تڑپ اور بیقراری ۞ تڑپتا ہوں اور
کھلتا ہے یہ داہی کیسا ۞ یہ بیداد و رنگ بیدرد کر تو ۞ مجھ سے اس بیت آگاہ کر تو ۞

[illegible]

Marfat.com

مکاتیبِ سیّد احمد شہیدؒ

سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین صرف اور صرف اعلاءِ کلمۃ الحق اور نصرۃ دینِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تھا۔ تحریکِ جہاد فرنگی اقتدار اور سکھ حکومت دونوں کے خلاف تھی۔

Marfat.com

Marfat.com

بنام شاه بخارا بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة

[illegible] ابلاغ السنة و تکمیل [illegible] و کرم وجود [illegible] [illegible] و فضل [illegible]

الا [illegible] و [illegible] [illegible] سلاله [illegible] [illegible]

[illegible] مبعوث [illegible] توحید و تعلیم السنة [illegible]

[illegible] سیوف [illegible]

[illegible] سلاطین [illegible]

[illegible] امیر المؤمنین سید احمد [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

بانارهٔ فیوضات فایز گردانیده چنانچه از اعلام بزرگواران این ضعیف مقرب بارگاه آله سید
علم الله که از خلفای کبار حضرت سید آدم بنوری در احیای سنت محمدیه قدسیان جمیع اقران علم
بوده اند و در رافتای طریقه مجددیه از همه اخوان پیش قدم آن بنده عبودیت شعار بعنایت
قادر مختار در ساعات لیل و نهار بر طریقه مرضیه اسلاف کبار در ترقی بترتیب جماعه طالبین مشغول بود
و در میان کافه سالکین مقبول چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین اتقیا کیش و مومنین اخلاص
اندیش بحول و قوت رب قدیر بواسطه این فقیر حقیر از درگاه واهب العطیات و بارگاه خالق
البریات مورد الطاف و کرم گردیدند و بر صراط مستقیم راسخ القدم و سینه صفا گنجینه ایشان
از ظلمات شرک و بدعت خلاص یافت و بر دل اخلاص منزل ایشان انوار خورشید توحید و
سنت تافت بقدرت کامله قادر علی الاطلاق و حول و قوه مالک بالاستحقاق احبای این بنده
ضعیف بانعام منعم حقیقی مشمول شدند و اعدای این نحیف بانتقام منتقم حقیقی منکوب و مخذول
ترغیبات این عاجز خاکسار در میان مهتدین ابرار معمول گشته و ترهیبات این ذره بمقدار
در حق مبتدعین اشرار سیف مسلول اصحاب سنت و اخلاص فایز بمدارج عز و اقبال گردیده
و ارباب بدعت و نفاق گرفتار نکبت و وبال هزاران هزار بلکه خلایق بعید و شمار بشرف
بیعت مشرف شدند و در منامات و معاملات بانواع بشارات مبشر چنانچه اهل اسلام
و مشاهیر خواص و عوام از تواتر آثام مطهر و پاک گشتند و در طی مدارج تقوی و ورع
چست و چالاک جماعه مسلمین کامل الاتقیا و در انصار شریعت محمدیه منسلک گردیدند و در
زمره مخلصین راسخ الاعتقاد و در انوار طریقه مجددیه منهمک بحمد الله تعالی ذلک چه انگیز لیکن
از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال جلال حکومت و سلطنت این ممالک بر منوال گردیده
که نصارای نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل بر اکثر بلاد هندوستان از لب دریای اباسین

تا دریا

تا ساحل دریای شور که تخمیناً شصت ساهه راه باشد تسلط یافتند و در زمان تسلط که زیر بار
احمال دین رب خبیر یافتند و تمامی آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر مشحون گردانیدند و عزت
روسای کبار را بانواع ذلت مقرون و جماهیر مسلمین را عموماً و مشایخ و حکام را خصوصاً
بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات
ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را بر باد داده و آئین کفر را بنیاد
نهاده بالجمله در آن بلاد و امصار و اصقاع و اقطار رسوم کفر مشهور گردیده و شعائر اسلام مستور
و رایات ظلم منصوب شده و اعلام عدل منکوب حق پرستی مفقود گشته و هوا پرستی معهود بنابراین
سینهٔ بی کینه بملاحظهٔ این حال پر از رنج و ملال بود و در دل اخلاص منزل از شوق هجرت بالا مال
غیرت اسلامی به نهانخانهٔ دل در جوش بود و آرزوی اقامت جهاد به گنبد سرور خروش در این وقت
این ضعیف را برکابی دیگر برانگیختند و عزم ادای حج در خاطر ریختند الحمد لله که معه جمعی از
مومنین مخلصین که تخمیناً هشتصد مردم باشند تا آن مقام فیض التیام رسیدیم و از زیارت حرمین
شریفین مشرف گردیدیم و دست عقیدت و اخلاص با کعبهٔ متبرکه رسانیدیم و چشم اشتیاق
بر مواضع معظمه مالیدیم و سر نیاز بر آستانهٔ آن بی‌نیاز رسانیدیم و در این جان نثاری و ترک [illegible]
خانه جان را روانیدیم سبحان الله چه دریای رحمت [illegible] اخلاص نیت و حسن عقیدت
موج زن گردید که آنچه بلد صفات دلربا در آن مقام دلکشا [illegible]
[illegible] معاملات [illegible] بر منصهٔ ظهور رسید [illegible]
[illegible] شگفته [illegible] گردانید [illegible]
[illegible]
[illegible]

بو قلمون و مکالمات گوناگون در آن مقام دیده و شنیده ام بعید از خیال [illegible]
قیاس و فهم نمی سنجد آری این عطیه روحانی است که هر کرا میسر شد [illegible]
هر کرا سید احمد بآن شرف مینماید اللهم ارزقنا لما تحب [illegible] بمنت [illegible]
[illegible] از اعظم معاملات آن مقام این است که [illegible]
خیر البرایا علیه افضل الصلوة والتحیة در مقدمه اقامت جهاد [illegible]
ربانی و تکلم روحانی باشارات غیبی درباب امامت مشرف ساختند و بشارات [illegible]
درباب فتح و ظفر معتبر در معاملات حقه بسیاری کلمه [illegible]
و استیصال کفره متمردین مامور ساختند [illegible]
پس بنابر اقامت همین رکن رکین [illegible]
حرم محترم آن مقام معظم معاودت نمودم [illegible]
از جان خود دل کشیده [illegible]
[illegible] و قطع نظر از این اشارات و بشارات [illegible]
در دست [illegible] امام [illegible] اهل اسلام [illegible]
از سعی و کوشش در مقابله و مقاتله آنها [illegible]
و الا لائم و کفیله [illegible] عاصی [illegible]
مسطور بناءً علیه چند روز در وطن خود اقامت نمودم [illegible] هجرت [illegible]
هند رسیده و خراسان [illegible]
و این دعوت حق [illegible] جمهور مسلمین رسانیدیم [illegible]
رفیق خود گردانیدم [illegible]

Marfat.com

و علم جهاد بر ختم و بکرات و مرات بر سر اهل کفر تا ختم و جان و مال در رضا جوئی ایزد متعال
در باختم اگر چه در مقدمه قتل و قتال و جنگ و جدال بحکم الحرب سجال [illegible] فتح و شکست
جانبین [illegible] آن احمد [illegible] که [illegible] در هنگام نصرت [illegible]
[illegible]

Marfat.com

چنانچه تمامی سرگذشت این عاجز ناتوان از تغیر حال هندوستان از حجاج بیت الحرام و تجار
اهل اسلام و دشت نوردان اقالیم سیاحت در اقطار بلاد دور دست تفحص فرمایند تا حقیقه
احوال منکشف گردد و از آنجا که آنجناب و اسلاف بزرگواران آنجناب بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی
موصوف اند و با علای اعلام دین و احیای سنت سید المرسلین معروف و دیانت و عدالت ایشان
مسلم طوایف انام است و فطانت و کیاست ایشان زبان زد هر خاص و عام بلکه جماهیر ساکنین
آن دیار و مشاهیر متدینین آن اقطار بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی در جمیع اقالیم مشهور اند
و قلوب ایشان باخلاص نیت و حسن طویت معمور حتی که بخارای شریف در معتقدات دیانت و لا
ضرب المثل شده و رسوم مروجه آن بلده شریفه در حق جماهیر مسلمین مسطر عمل گردیده بنا علیه
برطبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال بخدمت رفیع درجت آن حامی انوار
ملت بیضاء و ماحی آثار بدعت ظلما، تا امر احکام رب العلمین و قاهر اعدای دین متین نگارش
کرده میشود که حق جل و علا بکرم عمیم خود آنجناب را بمنصب عظمی فرمانروایی کشورستانی که اعلای مناصب
ارباب عزت و اقصای مآرب اهل وجاهت است مشرف گردانیده پس در شکر این نعمت عظمی
لازم که همه اسباب راحت و فرحت و سامان عظمت و مکنت در تحصیل رضای رب العزت مصروف
کرده شود و در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش داده آید که
رؤسای بلاد هند و خراسان در مقدمه اطاعت و انقیاد و تغافل ورزیده اند و در باب اقامت
جهاد و تکاسل و از مقتضای حمیت عاطل گردیده اند و از حقوق عبودیت غافل آری بنده که بنابر
محبت ماسوی الله از امتثال احکام الهی پهلو تهی نماید فی الحقیقت بنده نیست و مومنی که از غیرت
ایمانی ندارد در نفس الامر مومن نیست و مخلصیکه مرغوبی را از مرغوبات نفسانی و امتثال احکام
ربانی ترجیح دهد مخلص نیست سبحان الله کسانیکه تخریب بقاع اسلام از دست کفار لیام می بینند و می شنوند

Marfat.com

باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمیزند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمیکند
چگونه ادعای ایمان مینمایند و جان خود را در زمره محمدیان می شمارند آری محبت حق با محبت دنیا
مخالفت میدارد و حق پرستی با هوا پرستی منافات تجویز اجتماع این هر دو امر در تیک قالب خیالی است
بر اختلال و توهمی است سر با اهل کمال الدنیا والآخرة ضرتان لا تجتمعان حدیثی است ما ثور و لا
جمع بین الحقیقة والمجاز مسئلی است مشهور رب هم خداخواهی و هم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون
چنانچه رؤسای بلاد مسطوره پاداشتن این کردار رسیده و گرفتار در ذلت [illegible]
بعد از این اخبار وحشت آثار محفل جلالت منزل مشکوک بود تا آنکه [illegible] احوال کثرت تا آل تحریر نموده
در نگ و تعدی مشرکین هند بسمع مبارک رسانیده شد تا غیرت ایمانی [illegible]
[illegible] اساس اهل کفر و ضلال [illegible] و حمیت [illegible]
اهل کفر و شرک بشکند [illegible] ایشان [illegible] که فرودگاه این [illegible]
[illegible] محفل مرکب جلال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ذکر این را تقویت قلب بدست آید چنانچه سلطنت جهان ثانی مشرف شده اند تا میانکه
توجه عالی اصول این متین در رسوم شرع مبین از آن دیار رونق [illegible] مروج [illegible] قواعد
مصروف اند و ترتیب پرورش ارباب هدایت مشغول همچنین اگر استعداد ما برای مومنین از تعدی ظلم
ملاعین بدست عساکر فیروزی اثر بصورت نبود آن نتیجه حمایت سابقه قیمت [illegible] ترجیح دارید
بمثابه نور علی نور برای علما مجاهدین [illegible] جلوه [illegible] نهایت منتهی [illegible] موی
حاصل گردد و در درجه علی از معارج جنت نعیم در جوار رب کریم مقعد صدق بدست آید
علاوه برین آنکه هرگز این [illegible] در تعریف انصار و خیر [illegible] ثبت
سعید محمد [illegible] آیت [illegible] قبیل [illegible] تقرب [illegible]
مومنین [illegible] ملاعین [illegible] در است [illegible] شرح [illegible]
در ریاست و سیاست [illegible] که حقه مرضی [illegible] مقصود این قوت عمل [illegible]
تسلط سلاطین عادلین [illegible] تمام روی زمین بهتر از تسلط خود میشمارد [illegible] سلطنت
[illegible] همی [illegible] رفتیکه [illegible] این متین و استعمال کوه متمردین [illegible]
بر هدف مراد رسید [illegible] نیک [illegible] عمیق [illegible] که سرور [illegible]
خراسان [illegible] مردی موصوف [illegible] ظلم و تعدی معروف [illegible] علیه [illegible]
[illegible] ایشان [illegible] خبر [illegible] آنکه [illegible] هندوستان [illegible]
انتهایت [illegible] حیله [illegible] خراسان [illegible] بدست
[illegible] آن بدست آمده [illegible] حکومت آنجا [illegible] متصل [illegible]
با ظرف [illegible] متحد شود [illegible] مفاسد [illegible] [illegible]
[illegible] آنجناب [illegible] خواهند [illegible] فی مدالک [illegible] انداخت [illegible]

Marfat.com

وجود آنها را زیر و زبر نماید البته از خیال تسلط بلاد مسلمین دست بردار شوند و در کار روبار خود
گرفتار این مضمون را شامل مضامین شوربه بالطایف تحریر تعهد نموده باشند بلکه اگر فی الحال در رسند
ابواب در آمد آن ملاعین هم بار خراسان تغافل خواهند نمود آنچه در عرصه قریب از طرف ایشان
در حق اهل خراسان بظهور خواهد رسید تماشا خواهند فرمود که آن ملاعین عزایم بس جسارت
و خیالات نهایت دور در دست پیدا ازند و قطع نظر از مراعات این تدبیر مذکور پس انقدر ضرور است
که بلاد هندوستان از اصل دار الحرب است کل نحوه هندو فرنگ بالفعل بران مسلط گردیده
پس استخلاص بلاد مذکوره از دست آنها بر ذمه جمیع اهل اسلام عموما و رئسا بر حکام خصوصا
واجب آن نیز بقدر استطاعت خود کوشش مینماید آنجناب را لازم که بقدر طاقت خود سعی نموده
که تا دفع مفاسد آنجناب بلکه بجز نام شرکت آن والا القاب بلکه در این ترقی بسیار در کار روبنا
نجابت رونق می پذیرد زیرا که عنایات لطیف خبیر و اعانات رب قدیر شامل حال قیام جهاد تکمیل
مستعد در رسیده و قرار علو دین و اجتماع جنود مومنین آماده گردیده و همین که مهمات پیشرفت
گردد بسهولت تمام سر انجام صورت این امر عظیم بر منصه ظهور جلوه گر شود [illegible] اقتضای این مهم بخیر
رونما آمده سر رشته بدست [illegible] محکم است اول در تاسیس تعهد تدبیرات مستعد
بدرستی [illegible] عبارات [illegible] شمرده بجهد تمام [illegible] تعهد از آن در تعذیب [illegible]
نقد [illegible] [illegible] قرار داده [illegible] قدر [illegible]
فی [illegible] عزت [illegible] قلم ملک [illegible] در تکمله [illegible]
[illegible] دست [illegible] خاص [illegible] دست گفت [illegible]
این است مختصر مقصود [illegible] [illegible] بجمال تحصیل
[illegible] بجمال تحریر [illegible] تقریر [illegible]

[illegible]

جناب مستطاب هدایت مآب مقرب بارگاه رب قوی مولانا عبدالحی هداه الله بکل خیر
و متع الله بکل فطن و ذکی را که بر راه توحید و اتباع سنت راسخ القدم اند و در مقدمه ترغیب
و ترهیب و وعظ و تذکیر علم درافراشته علم ایقانی بحر زاخر اند و در رشاقت بیان پایه سحاب ماطر
در ارشاد سالکین بدر منیر اند و در افاده طالبین بی نظیر در هدایت راه گم کردگان بادیه ضلالت
نجم ثاقب اند در استیصال خبث اهل الشرک و بدعت فیروز و غالب و در منقبت این نفر ابصار
در درست کشیده اند و گره در دشت نوردیده و در ملازمت این حقیر نشیب و فراز ترسگاه دیگانه
دیده اند و گرم و سرد زمانه چشیده و تمع اعلام هدایت التیام مشتمل بر نفیس علم تحدیث جا بسیر آن مسند ام
بحضور لامع النور روانه گردانیدم در آراسته قوت لسان و عذوبت بیان ایشان تفاصیل آنجا بی تقصیر
بسمع اشرف رسانیدم آنچه از کلام هدایت التیام آن مجمع حسنات و منبع برکات فایض گردد آنرا
بر نقد قبول آرند و مضامین هدایت آگین آنرا از جنس قوانین علم معقول و منقول شمارند و آنرا
باعث سعادت دارین و جالب برکات نشأتین تصور فرمایند زیاده والسلام مع الاکرام فقط

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب
رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست و کیاست مرکز
پیرای مبادی صولت و شجاعت عظمت مآب آبهت انتساب نواب سکندر جاه فولاد جنگ بهادر
زاد اقباله و ضاعف جلاله ادام الله تعالی لما یحب و یرضاه و اوصله الی غایة یتمناه بعد از ادای
آداب تسلیمات مسنونه و تحیات اخلاص مشحون بر رای جلالت پیرای واضح آنکه از آنجا که حمیت دین
متین شعار بندگان عبودیت کیش است و حمایت شرع مبین وظیفه محمدیان خیراندیش و تذلیل کفره متجبرین
از علامات صولت ایمانی است و تحقیر ظلمه متغلبین از امارات سطوت سلطانی لاجرم اهتمام درین امر از اکمل
عبادات اسلام است و اعانت خیار مجاهدین افضل طاعات حکام که ترکشی از تتمات غیرت دین است
و دلنگرانی از جهات سیرت سلاطین مخالفت اعدای دین متین عین رضای اعلام نبوت است
و موافقت انصار شرع مبین اصل مقتضای اخلاق فتوت تائید اعوان نصرت سیف و سنان
ثمره قوانین ابناء کبار است و کسر شوکت اهل فساد و استیصال ارباب بغی و عناد نتیجه آئین ارباب رشاد
ذوی الاقتدار و از بسکه دودمان عالیشان آن عظمت نشان از ابتدا در زمان مقر جاه و جلال
و مرکز فر و اقبال مانده و معدن معالی اخلاق و همم و منبع ینابیع جود و کرم و مرجع ارباب سیف و قلم
بوده از غایت سطوت ارکان آن خاندان قلوب متکبرین زمین در زمان میلرزید و از نهایت
صولت اعلام آن دودمان زهره متجبرین دوران میترقید لیکن از چند سال بتقدیر ذو الجلال
غلبه مشرکین هند و کفار فرنگ بر ممالک اکثر ارباب ریاست و تمکن صورت بسته جاه و جلال
ارباب علم و دیانت بهم گشته و فر و اقبال اصحاب حکم و ریاست درهم شده بنابر آن ملهم غیب الالباب
قباب نگارش کرده میشود که اکثر خوانین جان ناتوان و مال سریع الزوال و متاع قلیل نفاع
و جاه و جلال فنا مآل روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در مکافات حساب و کتاب بر اهل رجوع خواهند

رب الارباب حاضر شدنی هر چند امروز در حفاظت آن کمال جد و جهد بجا آریم لیکن لابد روزی
آنهمه را گذاریم و بجنود عزرائیل و اعوان ملک الموت سپاریم پس چرا بکمال ملامت و دو خور رضا
و رغبت بدست خود نثار مولای خود امروز نکنیم که فردا بکمال مسکنت و ذلت و حسرت و ندامت
بغیر خود بدهیم و متاع نکبت و نکال و معصیت و وبال همراه بریم پس بهتر همین است که امروز بالاهتمام
کلمه رب العالمین را و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین که پیشه سازیم و علم مانند شرع
مبین و اعانت مجاهدین صادقین و مشارکت مومنین مخلصین برافرازیم هر چند اقامت جهاد و
ازاله کفر و فساد بر ذمه جماهیر اهل اسلام عموما واجب است اما بر مشاهیر حکام جمهور صنادید اوجب
بنابرآن علیه نگارش کرده میشود که این عاجز خاکسار ذره بمقدار بمقتضای حمیت اسلام و مدعای
تایید دین خیر الانام با چندی از مومنین مخلصین از وطن مالوف خود به نیت استحصال هجرت
و اقامت جهاد برخاسته در مملکت هندوستان و خراسان دور و سیر نموده و گاه مومنین را
بسوی ادراک این خیر ترغیب داده تا در علاقه یوسف زی رسیدیم و در آنجا برفاقت مومنین
آن دیار و اعانت مخلصین آن قطار مقدمه جنگ و پیکار و حرب و کارزار با کفار کفور آغاز نما
کردیم الحمد لله و المنة که علامات فتح و نصرت بر طبق وعده حضرت رب العزت آیه وکان حقا
علینا نصر المومنین منظور و مشهود گردیدیم گو که در بعضی اوقات بنابر مشارکت چندی از منافقین
یک گونه گزندی بجنود مومنین رسید فاما اصل شجره اقامت جهاد و اساس بنیان استیصال اهل کفر
رفعت و توجهی محکم گردیده که از فرو ریختن چندی از برگ و بار بنابر مصادمت صرصر شورش نگار تزلزل
باتباهی شدن چندی از کلوخ و سنگ بنابر تزلزل بعضی از نامردان بی ناموس و ننگ اصلا خلل
و اساس مرصوص نمی‌جنبد بلکه مومنین مخلصین را عرق غیرت ایمانی و حمیت اسلامی بیشتر از پیشتر در
جوش زند و بر زبان مسلمین صادقین نعره نحن انصار الله و زمزمه جهاد سوی در خروش تر از آن ندا

مهر خلایق

خلایق بعید و نشان را حلقه اطاعت و انقیاد در گوش و غاشیه استقامت و سداد بر دوش
انداختند و تاج غیرت و حمیت بر سر و خلعت شجاعت و شهامت در بر ساختند و از محبت
جان و مال و آل و عیال و عزت و نمایش و راحت و آسایش دست افشانده کمر همت بر بسته
در میدان اعلای اعلام دین و آشکار ساختن سنت سید المرسلین چون شیران بر جستند و از آن جمله
بمحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و فتاوای علمای کرام اقامت این عمده ارکان اسلام بر ذمت
نصب الامام بر وجه مشروع صورت نمی بندد بنابر آن علیه جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و فضلا
و مشایخ عالی مقام و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام بر دست این فقیر بیعت
نموده اند الحمد لله والمنة که بعد مرور دهور مقابله اهل کفر و عناد و صحت جمیع [illegible] بر وجه [illegible]
صورت بست هر چند این بنده ضعیف که [illegible] این منصب شریف [illegible] نمی [illegible]
و آنها باتفاق جماهیر مومنین مشرف گشت تا اعلام اسرار و خفیات [illegible] را از تمام
[illegible] اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و [illegible]
بلاد مومنین از دست تصرف مشرکین امری دیگر مقصود ندارم [illegible]
و معمار و ممالک [illegible] سلاطین والا تبار [illegible]
و استیلای خود از بندگان پروردگار و آثار [illegible]
شعبه [illegible]
پس هرگاه این [illegible] خانه نشینی [illegible]
شعار بمقتضای غیرت ایمانی و حمیت [illegible]
کمر همت بسته بنابر نصرت دین متین [illegible] بمیدان [illegible]
[illegible]

Marfat.com

و همت خاندانی موصوف اند و تیسیر عساکر کشتی و آمد اکنون همت مصروف در اعلای اعلام دین و
احیای سنت خاتم النبیین و استیصال کفره و شمر دین و استخلاص بلاد اسلام از دست کفار و
مشرکین و اجرای احکام رب العلمین و انتظام مجاری سیاست و عدالت بر قوانین شرع مبین البته
همت والانهمت خواهند ساخت و علم شجاعت و شهامت و لوای صولت و استقامت خواهند
افراخت لیکن اگر توجه موکب اجلال بدین دیار و اقطار منعقد و دشوار نماید لازم که جمیع صغار
و کبار و علمای اخیار و اراکین ذوی الاعتبار و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد آثار
را ترغیب فرمایند و جمعی را از لشکر ظفر پیکر متوجه این سمت نمایند و در اعانت مجاهدین لله خزانه عامره
بال همت کشایند تا مشارکت در الاقتاب به اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و
ارتیاب با حسن وجوه بر منصه ظهور گراید و حظی وافی از منطوق آیه فضل الله المجاهدین باموالهم
و انفسهم علی القاعدین درجة بدست آید چنانکه ریاست و امامت ایشان ممتاز بنی نوع اند
همچنین مدارج عالیه جنت نعیم و مقعد صدق در جوار رب کریم مباهی امثال شوند و آنکه اسد بر
طبق مواعید صادقه کلام ربانی و کان حقا علینا نصر المؤمنین و ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم
و هم بموجب اشارات غیبی و بشارات لاریبی که این فقیر را آن مبشر است عنقریب فتح و نصرت جلوه
ظهور خواهد داد و خزائن بیشمار و بلاد کفار که گرفته در دست تصرف انصار اخیار خواهد افتاد
این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرضی ندارد هر که از اخوان مؤمنین استخلاص
بلاد از دست کفار و مشرکین نموده در اجرای احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
کوشند و قوانین شریعت و رایت و عدالت مرعی داشته مقصود فقیر حاصل گشت و تیر سعی
بر هدف نشست در مقدمه نیک تامل فرمایند و تعلل دو در بین را کار نفرمایند تا دولت دو جهانی
و سعادت جاودانی بدست آرند ۵

Marfat.com

سلطان محمد خاں کی لشکر کشی

دُرّانیوں کا لشکر ہُوتی کو وقائع میں ہے کہ موضع تورو سے دلیل خاں نے اطلاع دی کہ احمد خاں، جو دُرّانیوں کا لشکر پشاور لینے گیا تھا، اب لشکر لیے ہوئے آتا ہے۔ رسالدار عبدالحمید خاں نے سردار فتح خاں کے مشورے سے سید صاحب کو اس خبر کی اطلاع کی۔ سردار سلطان محمد خاں نے ٹوپی سمہ کے خوانین کو ڈرایا دھمکایا کہ تمہارے مُلک میں ہمارا بھائی یار محمد خاں مارا گیا ہے اور مردان اور ہُوتی کو بھی تم نے چھینوا دیا ہے۔ اب ہم آتے ہیں تم سب سے سمجھیں گے اور اپنا عوض لیں گے۔ لشکر کے ساتھ سردار سلطان محمد خاں، سردار پیر محمد خاں، سردار سید محمد خاں اور عظیم خاں کا بیٹا حبیب اللہ خاں بھی تھا۔

خوانین کا مشورہ رسالدار عبدالحمید خاں نے سردار فتح خاں کے ذریعے علاقے کے تمام خوانین کو جمع کروایا اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ ان سب کا یہی مشورہ ہُوا کہ سید صاحب کو اس کی اطلاع دینی چاہیے۔ آپ کا تشریف لانا ضروری ہے۔ چنانچہ ان سب کی طرف سے اس مضمون کی ایک عرضداشت لکھی گئی کہ دُرّانیوں کا لشکر ہماری طرف آتا ہے، ہم سب نے مشورہ کیا ہے کہ آپ یہاں تشریف لائیں اور ہم لوگ آپ کے لشکر کے ساتھ اُن کے مقابلے کے لیے بڑھیں۔

سید صاحبؒ پنجتار میں سید صاحب نے رسالدار صاحب کو لکھا کہ تم اپنے سواروں کو امان زئی کی گڑھی میں ڈیرہ کرو۔ اس میں اس علاقے کے لوگوں کو تقویت اور تسلی ہوگی اور ان خوانین کے سوال و جواب میں فتح خاں کو لکھا کہ تم سب خوانین کی تسلی کرو کہ کسی امر کا اندیشہ نہ کریں اللہ تعالیٰ سب طرح سے خیر کرے گا۔ ہم نے رسالدار عبدالحمید خاں کو لکھا ہے۔ وہ تمہارے یہاں کوچ کر کے امان زئی کی گڑھی میں جا کر ڈیرہ کریں گے۔ ہم بھی بلد ان شاء اللہ تعالیٰ تمہارے یہاں آتے ہیں۔

آپ نے امب سے کوچ کی تیاری کی۔ مولوی خیرالدین صاحب شیرکوٹی کو پنجتار ہی میں برقرار رکھا۔ حافظ مصطفیٰ کاندھلوی کو ان کی مدد کے لیے دیا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب اور شیخ ولی محمد صاحب پھلتی کو امب میں مقرر کیا اور چتربائی اور امب میں تین سو کے قریب آدمی چھوڑے

Marfat.com

اور اتنے ہی آدمی اپنے ہمراہ لے کر کوچ کیا اور پنجتار پہنچ کر اپنے قدیم برج میں قیام فرمایا۔ آپ نے اُن سب خوانین کو پنجتار میں طلب فرمایا جنھوں نے آپ کے بلانے کے واسطے خط بھیجا تھا اور اُن سے لشکر کی بشر کا غلہ، جو جابجا جمع تھا، اُس کو محفوظ کرنے کے لیے دو جگہ جمع کرنے کا بندوبست کیا۔

تورو میں | چند دن کے بعد یہ اطلاع ملی کہ دُرّانیوں کا لشکر مچنی سے کوچ کرکے دریائے لنڈے سے اُتر کر چارسدّے میں آگیا۔ آپ نے کوچ کی تیاری کی اور ضروری اسباب تیار کرکے پنجتار سے روانہ ہوگئے۔ آپ کے ہمراہ چار سو آدمیوں سے زائد تھے۔ امان زئی کی گڑھی میں آپ نے قیام فرمایا۔ دُرّانیوں نے چارسدّے سے کوچ کرکے موضع اُتمان زئی میں ڈیرہ کیا تھا۔ جب انھوں نے سید صاحب کو سُنا کہ آپ پنجتار سے امان زئی کی گڑھی میں داخل ہوئے۔ تو وہ اُتمان زئی سے کوچ کرکے موضع ہوتی میں آکر ٹھیرے۔ جب یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ امان زئی کی گڑھی سے کوچ کرکے موضع تورو میں تشریف لے گئے اور وہیں ڈیرہ کیا۔

[illegible] | سید صاحب نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو جو موضع تورو کے رہنے والے تھے، اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ ہماری طرف سے تم سردار سلطان محمد خان کے پاس جاؤ اور ان کو سمجھاؤ کہ ہم ہندوستان سے اپنا گھر بار چھوڑ کر محض جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے اس ملک میں آئے ہیں کہ کافر لاہور سے جہاد کریں اور تم سب مسلمان بھائی ہمارے شریک ہو جاؤ گے اور مسلمانوں سے پہلے تم نے ہمارے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ ہم مسلمانوں کی شرکت چھوڑ کر تم نے کافروں [illegible] انھیں کی رفاقت اختیار کی۔ تم کو مناسب ہے کہ ہم مسلمانوں سے مقابلہ نہ کرو اور اپنے شہر کو جاؤ۔ ہم کسی طرح یہ بات منظور نہیں کرتے کہ مسلمانوں سے جنگ [illegible] کریں [illegible] تو یہ بات سمجھو کہ اس میں تمھارے دین کا نقصان ہے اور دنیا کا بھی۔ ہم نے اپنی حجت شرعی تم پر تمام کر دی۔ آگے تم جانو۔ [illegible] اُن کے سامنے گئے۔

Marfat.com

سلطان محمد خاں کا جواب تیسرے روز انھوں نے آکر کہا کہ سلطان محمد خاں نے آپ کے پیغام
کے جواب میں کہا کہ تم بہت ابلہ فریبی کی باتیں کرنے آئے ہو کہ سید بادشاہ فرماتے ہیں کہ ہم
ہندوستان سے اس ملک میں محض جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے آئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمارا
مقابلہ نہ کرو، اپنے وطن کو بیٹھے جاؤ، نہیں تو تمھارا دین و دنیا میں نقصان ہوگا۔ ہم ان کے ان
فریبوں میں ہرگز نہیں آنے کے۔ بھلا ہم ان کی ایسی دینداری اور پرہیزگاری کی باتوں کو کیونکر
مانیں اور سچ جانیں؟ اول تو انھوں نے ہمارے بھائی یار محمد خاں کو قتل کیا اور [illegible] کے لشکر
کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ علاوہ اس کے [illegible] مردان اور [illegible] کیا۔
جہاد فی سبیل اللہ انھوں نے اسی کا نام رکھا ہے۔ ہمارے بھائی یار محمد خاں [illegible]
[illegible]

[illegible]

سندھ سے آئے اور ہمارے قلعہ [illegible] میں اترے اور ہم [illegible] ہو کر وہاں سے [illegible]
[illegible]

ملا ہوں، اسی طرح زندگی بھر آپ سے ملتا رہوں گا، اور یہ میرے بھائی منافق اور دغا باز ہیں۔ یہ آپ سے کبھی دغا نہ کریں گے۔ ہم نے اُن کے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا۔

پھر جب وہاں سے ہم پشاور ہوتے ہوئے ملک سمہ میں آئے اور بدھ سنگھ سے مقابلہ ہوا، تو وہی بات، جو تمھارے بھائی دوست محمد خاں نے کی تھی، پیش آئی۔ پھر تمھارے بھائی یار محمد خاں نے سکھوں سے خفیہ مل کر واللہ اعلم بالصواب ہم کو زہر بھی دیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بچا لیا۔ مقابلۂ کفار کے وقت وہ طرح دے کر آپ بھاگ گیا۔ لڑائی بگڑ گئی۔ چند روز کے بعد وہ خود فوج کشی کر کے پشاور سے ہمارے اوپر چڑھ آیا۔ ہم نے آدمی بھیج کر اس کو بھی بہت سمجھایا، مگر وہ اپنی شامتِ نفس سے نہ سمجھا۔ آخر مارا گیا۔ اس میں ہماری کون سی خطا ہے؟

اسی طرح یہاں کے تمام ملک و خوانین نے بیعتِ امامت کی اور سب نے عشر دینے کا اقرار کیا۔ ان میں احمد خاں بھی تھا۔ اب کی بار جب اس عشر کے بندوبست کے لیے سب ملک اور خوانین بلائے گئے اور سب نے پھر از سرِ نو عشر دینے کا عہد و پیمان کیا، تو احمد خاں نہیں آیا اور باغی ہو کر پشاور کو بھاگ گیا اور وہاں سے تم کو لڑائی کے واسطے چڑھا لایا۔ ہم نے جس طرح تمھارے بھائی یار محمد خاں کو فہمائش کی تھی، اُس کو بھی کی۔ اُس نے نہ مانا۔ اب تمھیں ہم فہمائش کرتے ہیں۔ اگر مانو گے، بہتر؛ ورنہ ہم پر الزام نہیں۔

اور تم جو یہ کہتے ہو کہ تم نے یار محمد خاں پر رات کو چھاپا مارا، اس سبب سے تم فتحیاب ہوئے: اگر دن دوپہر کو ہم سے مقابلہ کرو، تو تمھاری بہادری اور مردانگی کا حال معلوم ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نہ ہم رات کو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں، نہ دن کو، اس لیے کہ تم مسلمان ہو اور ہم تو کفار سے لڑنے کو آئے ہیں۔ اگر تم خود زیادتی کر کے ہمارے مقابلے میں آؤ گے، تو ہم مجبور ہیں۔ اپنے بچانے کو جو کچھ ہم سے ہو سکے گا، کریں گے۔ ہم کو امید ہے کہ جس خدا نے رات کو تمھارے بھائی پر فتحیاب کیا تھا، وہی خدا تم پر دن کو فتحیاب کرے گا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ تم خدا سے ڈرو اور ناحق پر اصرار نہ کرو، برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

Marfat.com

اور ایک خط دیا۔[1]

سلطان محمد خاں کا متکبرانہ جواب مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے واپس آکر بیان کیا کہ سردار سلطان محمد خاں نے درشتی سے جواب دیا کہ ان قصّوں کہانیوں کی کچھ ضرورت نہیں، اپنے گھر کو جاؤ اور خبردار! پھر ہمارے پاس نہ آنا اور نہ سیّد بادشاہ کا پیام لانا۔

اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ سمہ کے اکثر ملک اور خوانین خفیہ طور پر سردار موصوف سے ملے ہوئے ہیں۔ اُنھوں نے سردار ممدوح سے یہ بھی کہا ہے کہ سیّد بادشاہ یہاں تورو میں تنہا خود ہی لشکر کے ساتھ ہیں۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، جنھوں نے سردار یار محمد خاں پر شبخون مارا تھا، وہ ان دنوں موضع امب میں ہیں۔ ہم نے پنجتار سے سیّد بادشاہ کو بلا کر شکار کی طرح تمھارے سامنے کر دیا ہے۔ اب تم اُن سے نبٹ لو۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی آمد سیّد صاحب نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو طلبی کا خط لکھا اور

---

[1] "منظورۃ السعداء" میں اس سلسلے کے دو خط سلطان محمد خاں کے نام اور ایک خط سلطان محمد خاں کا نقل ہوا ہے۔ سیّد صاحب نے اپنے پہلے خط میں اپنی ہجرت اور جہاد کا مقصد بیان کیا اور تحریر فرمایا کہ ہم اس مُلک میں محض کفّار سے جنگ کرنے کے لیے آئے تھے۔ ہمارا کسی مسلمان سے جدال و قتال کا ارادہ ہرگز نہ تھا، لیکن افسوس ہے کہ خود ہم سے تم کو جنگ [illegible] مزاحمت کی اور ہمارے اوپر لشکر کشی کرکے ہم کو زیست و نابود کرنا چاہا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم بے سروسامان اور کمزوروں کی مدد فرمائی۔ ہم پہلے بھی عاجز و ناچار تھے، اب بھی عاجز و ناچار ہیں۔ البتہ اس قادر مطلق [illegible] بطش شدید سے ڈرنا چاہیے، جو اپنے کمزور بندوں کی مدد کرتا ہے۔

ارحمت شعفاں بر چہ خواہد آں کند [illegible]

[illegible]

سلطان محمد خاں نے اس خط کا [illegible] جواب دیا اور لکھا کہ آپ [illegible] اس مُلک [illegible] اور ہم کو مسلمانوں سے [illegible] [illegible] عقیدہ [illegible] [illegible] [illegible]

اس خط کو [illegible] لوگوں کی [illegible] [illegible] [illegible] سلطان محمد خاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فرمایا کہ وہاں کے انتظام اور بندوبست کے لیے سید اکبر صاحب کو مقرر کرکے آپ اور شیخ ولی محمد صاحب پھلتی جلد آجائیں۔ شاہ صاحب نے سید اکبر صاحب کو وہاں کا ذمّے دار بنایا، شیخ بلند بخت دیوبندی کو قلعدار کیا اور مولوی خیرالدین صاحب کو بدستور جبتربائی میں رکھا اور آپ سے کچھ کم دو سو غازی ہمراہ لے کر شیخ ولی محمد صاحب کے ساتھ موضع تورو کو روانہ ہوگئے۔ جب موضع تورو دو یا ڈھائی کوس رہا، آپ نے سید صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع کی۔ سید صاحب نے کہلایا کہ آپ وہیں تشریف رکھیں اور ہمارے آدمیوں کا انتظار کریں۔

رات ہی کو آپ نے کوئی تین سو مسلح آدمی مولانا کے لینے کو بھیجے۔ نماز فجر کے بعد بڑے تجمل و اہتمام سے تورو کو روانہ ہوئے۔ جب تورو کے قریب پہنچے۔ تو سید صاحب چند آدمیوں کے ساتھ استقبال کو آئے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مخالفین پر رعب ہو کہ مولانا اپنے مجاہدین کے ساتھ آپہنچے۔

مولانا کے آنے کے بعد دوسرے دن نماز عشا کے بعد مخبر نے خبر دی کہ سردار سلطان محمد خاں سے نجومیوں نے گھڑی ساعت دیکھ کر کہا ہے کہ کل سویرے تم اپنا کل لشکر لے کر سید بادشاہ کے لشکر کے سامنے جاؤ اور ادھر ادھر گشت کرکے چلے آؤ، پھر اس کے اگلے روز ان سے مقابلہ کرو، تمہاری فتح ہوگی۔ سو کل ان کا لشکر ضرور آئے گا، آپ ہوشیار رہیں۔

اگلے روز گھڑی، ڈیڑھ گھڑی دن چڑھا ہوگا کہ طلیعہ کے ایک سوار نے آکر اطلاع دی کہ درانیوں کا لشکر آتا ہے۔ نقارہ بجا اور لوگ تیار ہو کر اس طرف کو روانہ ہوئے اور موضع تورو سے نکل کر آدھ کوس پر جمع ہوئے۔ سردار سلطان محمد خاں ادھر سے آتے آتے پاؤ کوس کے فاصلے پر مع لشکر کے کھڑا ہوگیا۔ اس عرصے میں ایک سوار آیا اور کہا کہ ہمارے سردار سلطان محمد خاں نے کہا ہے کہ آج تو ہم یوں ہی سیر و تماشہ کے طور پر آئے ہیں، مگر کل ہم آکر آپ سے مقابلہ کریں گے۔ آپ نے اس سوار سے فرمایا کہ تم اپنے سردار سے ہماری طرف سے کہ دینا کہ ہم نہ آج تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ کل۔ لیکن اگر تم خود چڑھ کر آؤ گے، تو ہم مجبور ہیں۔

Marfat.com

تحریر۔ حضرت سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

مایار کی جنگ

جنگ کی تیاری تُرو اور جُوتی کے درمیان مایار نامی ایک مقام تھا۔ اُس کے کنارے مشرق جانب ایک چشمے دار پانی کا نالہ تھا۔ اُس کی حفاظت کے لیے سید صاحبؒ نے اپنے لشکر کے چند قندھاری متعین کر دیے۔ وہ وہاں رات دن رہتے تھے۔ رات کو مولانا محمد اسماعیل صاحب نے ذکر کیا کہ کل مرزا سلطان محمد خان نے آپ سے لڑنے کا وعدہ کیا ہے [illegible]

[illegible]

رہنے ہوشیار رہے۔ صبح کی نماز میں بہ نسبت اور دنوں کے آپ کے ساتھ نمازیوں کی بڑی کثرت تھی۔ نماز کے بعد آپ نے بڑی دیر تک ننگے سر ہو کر بڑی گریہ و زاری اور عجز و انکسار کے ساتھ دُعا کی۔ پروردگار کی جبّاری و قہّاری اور اپنی ناتوانی و خاکساری کا ایسا بیان کیا کہ لوگوں پر رقّت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

جونہیں آپ نے دُعا کر کے اپنے مُنہ پر ہاتھ پھیرے، ایک شخص نے آپ کو سلام کر کے عرض کیا کہ میں مایار کے نالے پر سے مُلّا لعل محمد قندھاری کا بھیجا ہُوا آپ کی اطلاع کو آیا ہوں کہ موضع شُوتی میں دُرّانیوں کا نقارہ ہُوا ہے، آپ پھر ہوشیار ہو جائیں۔ یہ سُن کر آپ نے اپنے لشکر میں نقارہ و بجانے کا حکم دیا اور لوگ اپنے ساز و سامان سے تیار ہو کر توروکے میدان میں جمع ہوگئے۔

سید ابو محمد کی بیعت اخلاص سید ابو محمد صاحب نصیر آبادی آپ کی اہلیہ کے خالہ زاد بھائی، جو بانکوں میں مشہور تھے، اپنا گھوڑا تھان پر چھوڑ کر پیادہ پا آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب جس روز سے میں آپ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلا ہوں، آج تک میرا یہی خیال رہا کہ یہ میرے عزیز اور رشتے دار ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ رہوں۔ جو ان کو اللہ تعالیٰ کہیں حکومت دے گا تو اُن کی وجہ سے میری بھی ترقی ہوگی۔ نہ میں آج تک خدا کے واسطے رہا اور نہ کچھ ثواب پایا۔ مگر اب میں نے اس خیال فاسد سے توبہ کی اور از سرِ نو آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے بیعت جہاد کرنے کو آیا ہوں۔ آپ مجھ سے بیعت لیں اور میرے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس نیت اور ارادے پر ثابت قدم رکھے۔ آپ نے اُن سے بیعت لی اور اُن کے واسطے دُعا کی۔ اُس وقت تمام حاضرین پر رقّت سے ایک عجیب حال طاری تھا۔ ہر ایک کی آنکھ سے آنسو جاری تھے۔

دُعا کے بعد سید ابو محمد صاحب آپ سے مُصافحہ کر کے اپنے گھوڑے کی طرف چلے۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اُنھوں نے بسم اللہ کر کے اپنا داہنا پاؤں رکاب میں رکھا اور بآواز بلند پکار کر کہا کہ سب بھائیو، اس بات کے گواہ رہنا کہ آج تک ہم خود سے اپنی شان و

Marfat.com

شوکت اور خواہش نفس کے لیے سوار ہوتے تھے۔ اس میں کچھ خدا کا واسطہ نہ تھا۔ مگر اس وقت ہم محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضاجوئی کے واسطے بہ نیتِ جہاد اس گھوڑے پر سوار ہوئے ہیں۔

جنگ کی ابتدا: شام کو سردار سلطان محمد خاں اور اس کے بھائیوں پیر محمد خاں، سید محمد خاں اور بھتیجے حبیب اللہ خاں (پسر محمد عظیم خاں وزیر) نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ ہم سید کے مقابلے سے کسی طرح مُنہ نہ موڑیں گے۔ پھر انھوں نے یہ قسم اپنے سب مشیروں اور افسروں سے لی۔ باقی لشکر کی قسم کے لیے انھوں نے دو طرف نیزے گاڑ کر ایک دروازہ سا بنایا۔ اس میں ایک لُنگی باندھ کر کلام اللہ لٹکایا۔ اس کے نیچے سے سارا لشکر نکل کر میدان میں آیا۔

پچھلی رات کو کُوچ کا نقارہ ہُوا۔ موضع بُوتی کے لوگوں کا بیان ہے کہ اکثر دُرّانی شراب پی کر اور خوب مست ہو کر اور کمر باندھ کر اور گھوڑے کھینچ کر تیار ہوئے۔ جب دُوسرا نقارہ ہُوا، تب چاروں سردار اس دروازے سے نکلے اور دروازے کے کنارے ایک طرف کھڑے ہُوئے تاکہ سب کو اپنے سامنے اس دروازے سے نکالیں۔ پھر آگے پیچھے تمام لشکر نکلا۔ وہاں انھوں نے تمام لشکر کے چار غول کیے: تین سواروں کے، ایک پیادوں کا۔ پیادوں کی بٹالین میں افسر کیول نام فرنگی تھا۔ اس بٹالین میں چھوٹی چھوٹی دو توپیں تھیں۔ سواروں کے ایک غول میں پیر محمد خاں سردار تھا۔ ایک غول میں حبیب اللہ خاں۔ ایک غول میں خود سردار سلطان محمد خاں اور دو ضرب توپ تھیں۔ جب چار غول جُدا جُدا مقرر ہو چکے اور تیسرا نقارہ ہُوا، تب لشکر وہاں سے کُوچ ہُوا۔[1]

اس عرصے میں ایک سوار باآواز بلند مُجاہدین کے لشکر میں پکارتا ہُوا آیا کہ جاگو، خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ، دُرّانیوں کا لشکر آتا ہے اور حضرت سے عرض کیا کہ نالے پر مُلّا لعل محمد کے سات آدمی کہیں لشکر قریب آ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ناگاں ان سے چھوٹ جائے ... وہاں سے اُٹھ چلے ہوتے اور جناب باری میں نہایت الحاح و زاری سے دُعا کی ...

---

[1] منظورہ

پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔[1]

جب توُرو اور مایار کے درمیان نالے پر پہنچے اور لوگ اُترنے لگے، وہاں ایک جگہ پانی کم تھا۔ دائیں بائیں گہرا تھا کہ کمر تک پہنچتا تھا۔ نالے کو پار کرنے میں صف کی ترتیب و انتظام قائم نہ رہا۔ نالہ پار ہونے کے بعد پھر صفوں کی ترتیب قائم ہو گئی۔ ادھر سے توپ چلی اور لوگ نالے اُتر کر پار ہوئے۔ آپ نے باآوازِ بلند پُکار کر کہا کہ سب بھائی، جو سُنتے ہیں، وُہ گیارہ گیارہ بار سورۂ لِاِیْلٰفِ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرلیں اور لشکر میں سب بھائیوں سے یہی کہ دیں اور جن کو یاد ہو، یہ دُعا پڑھتے ہوئے چلیں: "اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَ فَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَ خَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ وَ خُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ"۔

ہدایات پھر آپ نے رسالدار عبدالحمید خاں صاحب کو بُلا کر فرمایا کہ تم اپنے سواروں کو لیے ہوئے ہم لوگوں کی بائیں جانب پُشت پر رہو اور تم بغیر ہمارے حملہ نہ کرنا۔ شاہینچیوں کے جمعدار شیخ عبداللہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کے برابر بائیں طرف اور سواروں کے آگے رہو۔

پھر آپ آہستہ آہستہ آگے کو روانہ ہوئے۔ جب موضع مایار کے برابر پہنچے، تو مخالفین کا لشکر سامنے نظر آنے لگا۔ ادھر سے دو توپیں چل رہی تھیں اور لشکر کے چار غول تھے: تین سواروں کے اور ایک پیادوں کا۔ آپ نے اپنے لوگوں سے صف باندھنے کے لیے فرمایا اور سب سے کہ دیا کہ خبردار، کوئی بھائی ہم سے آگے نہ بڑھے اور نہ ہماری اجازت کے بغیر بندوق چلائے۔

"مجاہدین کی تین صفیں تھیں۔ اگلی اور پچھلی میں تو ہندوستانی تھے، بیچ کی صف میں مُلکی لوگ تھے۔ ہر صف میں اتنے فرق سے آدمی کھڑے تھے کہ بندوقچی بافراغت بندوق بھر کر بھر ماری کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ جا بجا۔ دوڑنا حرام سمجھ کر تیز قدمی کے ساتھ اسی طرح صف باندھے ہوئے توپوں کی طرف روانہ ہو۔ اس لیے کہ دوڑنے سے آدمی کی سانس پھُول جاتی ہے اور وُہ تھک کر

Marfat.com

رہ جاتا ہے اور کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھو کہ توپ کی آواز ہوتی تو ہے بڑی مہیب اور ڈراؤنی۔ لیکن ایک گولہ ایک آدمی کے سوا کسی کی جان نہیں لے سکتا، بشرطیکہ صفوں میں خلل واقع نہ ہو۔[1]

لشکر کے مخلصین اس عرصے میں پے در پے دو گولے اس طرف سے ٹپا کھا کر آئے اور صفوں کے اوپر ہو کر نکل گئے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ ادھر سے گولے آتے ہیں۔ آپ گھوڑے سے اتر پڑیں۔

یہ حال بیچ کی صف کے ملکیوں نے دیکھا کہ گولے آتے ہیں اور آپ اپنے گھوڑے سے اتر گئے ہیں۔ وہ تمام ملکی در پردہ سردار سلطان محمد خاں سے ملے ہوئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر مارے خوف کے وہاں سے کھسکنے لگے۔ کوئی بستی کی دیوار کی آڑ میں جا کھڑا ہوا اور کوئی نالے کے نشیب میں۔ فقط آپ کے لشکر کے سوار اور پیادے اور رفیقوں کے سوار و پیادے کم و بیش دو ہزار رہ گئے۔ فتح خاں پنجتاری، گھڑیالے کے منصور خاں، شیوہ کے دونوں بھائی مختار خاں اور ارسلان خاں، کلابٹ کے اسمٰعیل خاں، گڑھی امازئی کے سرور خاں، اکوڑے کے خواص خاں خٹک اور ان کے عزیزوں میں شہباز خاں خٹک، زیدے کے فتح خاں، تورو کے دلیل خاں، نوشہرے کے نصیر خاں، کرنشے کے ملا سید امیر آخوند زادہ، ٹوپی کے ملا بہاء الدین، ڈاگی کے ملا باقی، ان کے علاوہ اور ملا و طالب علم آپ کے ساتھ شریک رہے۔

پہلا شہید کالے خاں افغان قوم آفریدی ساکن شمس آباد، جو پچھلی لڑائی کے بعد ناخوش ہو کر چلے گئے تھے اور نادم ہو کر پھر آ گئے تھے اور سید صاحب کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔ گھوڑے پر سوار صف کے آگے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں پھرتے تھے اور لوگوں سے کہتے تھے کہ اپنی صف کے برابر جمے چلو۔ ناگہاں ادھر سے ایک گولہ ٹپا کھا کر آیا اور ان کے [illegible]

---

[1] منظورہ [illegible] [2] منظورہ [illegible]

[illegible] جو [illegible] تھا ان کو دیا اس کی [illegible]

گھوڑے پر سے زمین پر گرے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ کالے خاں کے گولہ لگا۔ آپ نے سن کر "إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ صف کے لوگ آہستہ آہستہ جمے ہوئے آگے چلے جاتے تھے۔ جب کالے خاں کے قریب پہنچے، تو لوگوں نے دیکھا کہ قدرے جان باقی ہے۔ گولے سے پہلو نہیں ٹوٹا، مگر ایک نیلا داغ پڑ گیا ہے۔ کالے خاں نے آہستہ سے کہا کہ میرے بازو پر تعویذ ہے، اُس کو کھول لو کسی نے وہ تعویذ کھول لیا۔ کالے خاں وہیں رہے اور صف آگے نکل گئی۔

"انھیں گولوں سے لشکرِ اسلام کا سقہ اور کریم بخش گھاٹم پوری، جو سید صاحبؒ کے لیے کھانا پکا کر کمر میں باندھتے ہوئے تھے اور چند لوگ شہید ہوئے۔

ایک فقیر، جن کو قلندر کابلی کہتے تھے، چند روز سے لشکرِ اسلام میں مقیم تھے۔ وہ قدسی کی مشہور نعت کی تضمین ع —— "یا رسولِ عربی، شاہسوارِ مدنی" —— بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ سید صاحبؒ بھی اُن سے بڑی بشاشت کے ساتھ فارسی میں گفتگو فرماتے تھے۔ وہ صف سے چار قدم آگے کھڑے تھے۔ اُنھوں نے جب حریف کی توپ کی آواز سُنی، تو اپنی جگہ سے اچھل کر رقص کرنے لگے اور کچھ زبان سے کہا، جس کو قریب کے آدمیوں نے سُنا۔ اتنے میں ایک گولہ اُن کے پاؤں کے پاس آ کر گرا اور اُس سے اس قدر غبار اٹھا کہ قلندر اُس میں چھپ گیا۔ لوگ سمجھے کہ شہادت پائی۔ جب غبار چھٹا، تو قلندر برآمد ہوا۔ وہ اپنی گدڑی اپنے ہاتھ سے نچاتا تھا اور مست تھا۔"[1]

مجاہدین کی رجز خوانی | مولوی سید جعفر علی لکھتے ہیں کہ اس وقت دو شخص جنگ کی تحریض و تحریص کر رہے تھے اور اُن کی آواز اس وقت بڑی دل کش اور مؤثر تھی، ایک امان اللہ خاں ملیح آبادی، جو معمر آدمی تھے۔ لیکن نہایت جری اور شجاع، وہ اس طرح بہادری، ثابت قدمی اور دلاوری کی باتیں کرتے تھے کہ بزدل سے بزدل انسان بھی اُن کی باتیں سن کر جنگ پر آمادہ ہو جاتا۔ دوسرے شیخ ریاست علی مرادآبادی جو مولوی خرم علی کے رسالہ جہادیہ کے اشعار بڑے جوش و اثر کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

معرکہ | آگے بڑھ کر سید صاحبؒ نے ننگے سر ہو کر کمال عجز و زاری سے پھر دُعا کی کہ "الٰہی، ہم

[1] منظورہ

Marfat.com

عاجز و ضعیف بندے ہیں۔ تیرے سوا ہمارا کوئی حامی و مددگار نہیں ہے۔ جو ہم کو بچائے۔ ہم نے اُن کو بہتیرا سمجھایا کہ تم ہم مسلمانوں سے نہ لڑو، مگر اُنھوں نے نہ مانا اور تُو دانا و بینا ہے، ہمارے دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں ہم حق پر ہوں، تو ہم ضعیفوں کو فتحیاب کر اور جو وُہ حق پر ہوں، تو اُن کو۔"

اس عرصے میں اُن کے چار غولوں میں سے ایک نے، جس میں دو توپیں چلتی تھیں گھوڑوں کی باگیں اُٹھا کر حملہ کیا۔ اس ہیئت سے کہ تلواریں ننگی علم کیے، داڑھیاں دانتوں میں دابے، دائیں بائیں مُنہ پھیرے "سید کُجاست، سید کُجاست" کہتے ہُوئے چلے۔ جب اتنے قریب آ پہنچے کہ چالیس پچاس قدم کا فاصلہ رہ گیا، سید صاحب نے اپنے رفل بردار سے رفل لیا اور بآوازِ بلند تکبیر کہہ کر سر کیا۔ اس کے ساتھ ہی تمام غازیوں نے تکبیر کہہ کر ایک باڑھ ماری اور حملہ کر دیا۔ مگر وہ کسی طرح نہ رُکے۔ دفعۃً آ کر گڈمڈ ہو گئے۔ غازیوں نے اُن کو بھر ماری پہ رکھ لیا، دُرّانی تو قرابین مارتے تھے۔ بندوقچی بندوق، تلوار والے تلوار، اور گنڈاسے والے گنڈاسے۔ خدا کی مدد سے اُن کا مُنہ پھر گیا۔ سید صاحب نے فرمایا کہ ہاں، سواروں سے کہو کہ تم بھی تعاقب کرو۔ اُن کو لوگوں نے کہا کہ سوار تو اول ہی شکست کھا کر، معلوم نہیں، کہاں چلے گئے۔[1]

---

[1] یہ سوار پیادہ فوج کی پشت پر تھے۔ دُرّانیوں کا ایک غول اُن کی طرف بڑھا اور دونوں طرف کے آدمی ایک دُوسرے میں گڈمڈ ہو گئے۔ مُلکی سوار بھاگ کھڑے ہُوئے۔ ساری لڑائی ہندوستانی سواروں پر پڑ گئی۔ رسالدار عبدالحمید خاں بڑی شجاعت اور جوانمردی سے لڑتے رہے۔ زخمی ہو کر گرے۔ سید موسیٰ، سید اسمٰعیل بریلوی بھی زخمی ہُوئے۔ تین ہزار دُرّانیوں کا مقابلہ پانسو ہندوستانی سواروں سے تھا۔ آخر ہندوستانی سوار متفرق ہو کر دُرّانیوں کے بیچ سے نکل آئے۔ دُرّانیوں نے کچھ دور اُن کا تعاقب کیا۔ پھر اپنے لشکر کی طرف واپس گئے۔

منظورہ میں ہے کہ جس وقت سید صاحب کی جماعت پر دُرّانی سواروں اور پیادوں کا حملہ ہوا، [illegible] اور سید صاحب کے ساتھ [illegible] تھوڑے تھے۔ حاجی عبدالرحیم خاں [illegible] اور سید صاحب [illegible] تھے۔ [illegible]

یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے۔ شیخ ولی محمد صاحب نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سے کہا کہ اپنے سوار تو شکست کھا گئے۔ اب چل کر ان کی توپیں لیں۔ شیخ صاحب اور مولانا نے کوئی ڈیڑھ سو غازیوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور قواعد بھرماری پر رکھ لیا، ادھر ان کا ایک دوسرا غول اسی ہیئت کے ساتھ "سید کجاست؟ سید کجاست" کہتا ہوا اور اسی طرح گڈمڈ ہو گئے۔

سید صاحب کی شجاعت | اس وقت سید صاحبؒ کے ساتھ کم وبیش پانسو غازی ہوں گے، باقی جابجا متفرق ہو گئے۔ آپ کا حال یہ تھا کہ دائیں بائیں سے دونوں رفل بردار رفل بھر بھر کر دیتے تھے اور آپ دونوں طرف سے سر کرتے تھے۔ داہنے طرف والے کا سینہ داہنی جانب رکھ کر اور بائیں طرف والا بائیں جانب رکھ کر، چہرے پر خوف وہراس کا نشان نہ تھا۔ یہ غول بھی بالآخر پسپا ہوا۔ پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ مجاہدین ہر غول کے تعاقب میں گئے۔ سید صاحبؒ بھی پچاس ساٹھ آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ ایک غول کے پیچھے بندوقیں سر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

ادھر چھ سات سو سواروں کا ایک اور پرا کھڑا تھا۔ انھوں نے دیکھا، تو گھوڑوں کی باگیں اٹھا کر سید صاحبؒ کی جماعت پر حملہ آور ہوئے۔ آپ اس وقت ایک اور غول کے تعاقب میں مشغول تھے۔ میاں خدا بخش رامپوری نے تین یا چار بار پکار کر کہا کہ حضرت، سواروں کا ایک غول اس طرف بھی آتا ہے۔ یہ بات سن کر ایک غازی نے کہا کہ چپ رہو، آنے دو، حضرت کا نام نہ لو۔ یہ آواز سن کر آپ بھاگنے والے غول کا تعاقب چھوڑ کر بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ اس آنے والے غول کی طرف پلٹ پڑے۔ یہ غول بھی اسی ہیئت کے ساتھ ڈاڑھیاں دانتوں میں داب، ننگی تلواریں علم کیے "سید کجاست؟ سید کجاست؟" کہتے ہوئے گڈمڈ ہو گیا۔ سید صاحبؒ نے انھیں پچاس ساٹھ غازیوں کے ساتھ بندوقوں، قرابینوں، تلواروں اور گنڈاسوں پر رکھ لیا۔ تائید الٰہی سے وہ پسپا ہوئے اور دس بارہ غازیوں نے ان کا پیچھا کیا اور آپ کے ہمراہ دس بارہ غازی رہ گئے۔

ایک لڑکے کی جرأت | تیرہ، چودہ برس کے ایک ملکی لڑکے کے پاس گنڈاسا تھا جس کو ملکی لوگ

Marfat.com

کُفر جیٹ کہتے تھے۔ اُس لڑکے نے لپک کر ایک سوار پر وار کیا۔ گنڈاسے کی نوک خمدار تھی اِس سوار کی زرہ میں اٹک گئی۔ سوار بھاگا۔ لڑکا دونوں ہاتھوں سے اپنا گنڈاسا پکڑے ہُوئے کھچا چلا جاتا تھا اور پشتو زبان میں کہتا تھا کہ " زُما کُفر جیٹ ئے یوڑو، زُما کُفر جیٹ ئے یوڑو" یعنی، ہمارا کُفر جیٹ یہ شخص لیے جاتا ہے۔ اس کا یہ حال دیکھ کر کئی غازیوں نے اس سوار پر بندوقیں سرکیں۔ آخر اُس کے ایک گولی لگی اور گھوڑے سے زمین پر گرا اور گنڈاسے کی نوک اُس کی زرہ سے چھوٹ گئی۔ اس لڑکے نے اُس گنڈاسے سے اُس کا خاتمہ کیا۔

مولانا محمد اسمٰعیل اور شیخ ولی محمد صاحب کا کارنامہ

اس عرصے میں تین چار توپیں سر ہُوئیں اور دُرّانیوں کے سواروں کے غول پراگندہ ہو کر بھاگے۔ لوگوں نے سمجھا کر مولانا اور شیخ ولی محمد صاحب نے دُرّانیوں کی توپوں پر قبضہ کر لیا۔ سید صاحب نے آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ وہاں سے جلد توپیں لے کر ہمارے پاس آجائیے۔ اُنھوں نے آکر بیان کیا کہ ہم نے سواروں کا تعاقب کیا۔ اور اُن کو بھرماری پر رکھ لیا۔ وُہ سوار بدحواس ہو کر بھاگے جب ہم توپوں کے قریب پہنچے، تو وُہ توپ والے بھی اُن کا یہ حال دیکھ کر بھاگ کھڑے ہُوئے اور ہم نے اُن کی توپوں پر قبضہ کیا۔ توپ بھرنے کا سامان وُہ اپنے ساتھ لیتے گئے۔ اُس وقت نواب خاں تنولی کہتے ہیں وہاں موجود تھے اُن کا لٹھ بالکل شُنبے کی طرح تھا۔ اُن سے اُن کا لٹھ اور شیر محمد خاں سے توڑا لے کر بیار فیر کیے جس سے اُن کا غول پراگندہ ہو گیا۔

مولانا اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ کئی دُرّانی سوار مجھ تک آئے [illegible] (یعنی [illegible] کی وجہ سے) جتنے بار اپنی چقماقی بندوق چلائی اُس کے چقماق نے [illegible] نہ دی [illegible] تو مجھے گمان ہُوا کہ میری شہادت کا وقت آگیا۔ یکایک حافظ وجیہ الدین صاحب نے اپنی [illegible] بندوق سے حملہ اور سوار کو قتل کیا۔

ئے [illegible] کی جنگ میں مولانا [illegible] چقماقی [illegible] کی وجہ سے [illegible] اور بندوق [illegible] جنگ کے وقت [illegible] چقماق [illegible] شہادت [illegible]

Marfat.com

دُرّانیوں کی ہزیمت اس عرصے میں دُرّانیوں کے سوار جو جا بجا پراگندہ اور مُنتشر ہو گئے تھے، اپنی پہلی صف گاہ پر پرا باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ سیّد صاحبؒ نے اُن کی جمعیت دیکھ کر سر برہنہ ہو کر باوازِ بلند دُعا کی۔ پھر مولانا سے فرمایا کہ میاں صاحب، آپ جا کر شاہینیں سر کرائیں۔ مولانا نے جا کر اُونٹوں پر سے شاہینیں اُتروائیں اور زمین پر قطار باندھ کر رکھوائیں اور ہر شاہین پر چار چار غازی متعین کیے اور اجازت دی کہ ڈیوڑھ مارو۔ شاہینوں کی اتنی گولیاں پڑتی تھیں، مگر سواروں کا غول اُسی طرح جما کھڑا تھا۔ سیّد صاحبؒ توپوں کے پاس گئے۔ شیخ مولا بخش الہ آبادی نے توپ بھر کر دُرّانیوں کی طرف لگا رکھی تھی۔ آپ کی اجازت کا انتظار تھا۔ آپ نے جُھک کر دیکھا تو معلوم ہُوا کہ توپ دُرّانیوں کے نشان کے سامنے ہے۔ آپ نے اُس کا پیچ تھوڑا سا پھیر کر فرمایا کہ اب سر کرو۔ شیخ مولا بخش نے آگ دی اور اُس فیر میں نشان بردار اُڑ گیا اور وہ غول پراگندہ ہو گیا۔ دُوسرے یا تیسرے فیر میں دُرّانی پسپا ہو کر بھاگے۔ جب تک وہ توپ کی زد پر رہے شیخ ممدوح توپ چلاتے رہے؛ جب دُور نکل گئے، تب توپ چلانی موقوف کی اور شاہینیں بھی بند ہوئیں۔

جنگ کے اختتام پر معرکۂ جنگ سے فارغ ہو کر مجاہدین، جو بہت پیاسے تھے، اس تالاب پر آئے۔ جو مایار کے قریب دائیں ہاتھ کو تھا۔ تالاب کا پانی دُھوپ سے گرم تھا، لیکن شدتِ تشنگی میں مُجاہدین اسی سے اپنی پیاس بجھانے لگے۔ اتنے میں گاؤں کے لوگ پانی کے گھڑے بھر بھر کر لائے اور غازیوں کو سیراب کیا۔

اسی عرصے میں پراگندہ اور مُنتشر لوگ بھی جمع ہونا شروع ہو گئے۔ شاہین و نقارہ بھی وہیں آگیا۔ اس تالاب پر دیر تک سیّد صاحبؒ اور مجاہدین نے قیام کیا۔ یہ بھی خیال تھا کہ چونکہ دُرّانی سوار تعداد میں زیادہ ہیں، اگرچہ شکست کھا کر دُور تک چلے گئے ہیں، لیکن کیا عجب ہے کہ اُن کے سواروں میں سے کوئی جرأت سے کام لے کر پھر پلٹ پڑے۔ جب آفتاب ڈوبنے لگا اور دشمن زیادہ فاصلہ طے کر چکے، تو آپ نے مایار کی گڑھی کی طرف مراجعت فرمائی۔

زخمیوں کی مرہم پٹی مولوی مظہر علی عظیم آبادی زخمیوں کو جمع کرنے، نماز جنازہ پڑھنے اور شُہدا کی تدفین

Marfat.com

کے لیے مقرر ہوئے۔ تمام زخمی مایار کی گڑھی میں جمع کیے گئے۔ جرّاح حاضر ہوئے اور وہ زخموں کے سینے اور مرہم پٹی میں مشغول ہوئے۔ مغرب کی نماز گڑھی مایار میں ہوئی۔

مولوی جعفر علی صاحب لکھتے ہیں: لوگ اگرچہ صبح سے بھوکے تھے، لیکن فتح کی خوشی سے کھانے سے بے پروا اور آسودہ تھے۔ دن بھر کے تھکے ماندے ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ پڑ کر سو گئے لیکن جرّاحوں کو زخموں کے سینے اور مرہم پٹی سے فرصت نہ تھی۔ عام طور پر لوگ سو رہے تھے۔ چراغ پکڑنے والا اور روشنی دکھانے والا بھی بڑی مشکل سے ملتا تھا۔ نُعَاسًا یَّغۡشٰی طَآئِفَۃً مِّنۡہُمۡ کا منظر تھا۔ آنکھ بے اختیار بند ہو ہو جاتی تھی۔ نصف شب کے بعد زخموں کے سینے اور مرہم پٹی سے فراغت ہوئی۔

○

Marfat.com

تحریر - غلام رسول مہرؒ

جنگ مایار

میدانِ جنگ | سید صاحب اس وجہ سے گڑھی امان زئی کو چھوڑ کر تورو پہنچے تھے کہ درانیوں کا رُخ مردان کی طرف تھا اور وہ اسی پر تلے ہوئے نظر آتے تھے۔ تورو مردان سے چار میل جنوب میں ہوگا۔ دونوں کے بین وسط میں مایار ہے، جس کی مغربی سمت کے میدان میں گھمسان کی جنگ ہوئی تھی۔ لہٰذا یہ مایار کی جنگ کہلائی۔ بعض اصحاب نے اسے غلط تورو کی جنگ کہا۔ یقیناً اس لیے کہ مایار کے مقابلے میں تورو زیادہ مشہور و معروف مقام تھا اور میدانِ جنگ سے قریب واقع تھا۔ اس لیے کہ سید صاحب نے جنگ مایار کے لیے تورو کو بوجہ قرب مرکز بنایا تھا۔

سید صاحب خود تو غازیوں کے بڑے جتھے کے ساتھ تورو میں مقیم ہوئے۔ قندھاریوں اور ننگرہاریوں کی ایک جماعت کو گڑھی مایار میں بھیج دیا۔ درانی اگر ہوتی مردان سے تورو پر پیش قدمی کرتے تو مایار کے غازی انہیں روک سکتے تھے۔ جا بجا پہروں کا انتظام بھی کر دیا۔

پہلی جھڑپ | مولانا شاہ اسماعیل کے پہنچنے سے دوسرے دن سید صاحب کے طلایہ گرد سواروں نے اطلاع دی کہ درانیوں کی فوج گڑھی مایار پر حملے کے ارادے سے نکل رہی ہے۔ سید صاحب اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے:

"اللہ تعالیٰ کا کارخانہ دیکھیے۔ ہم ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے کہ مسلمانوں کو متفق کر کے کافروں سے جنگ کریں۔ بڑے افسوس کی جگہ ہے کہ کفار تو درکنار یہ مسلمان ہی ہمارے مخالف اور دشمن جانی بن گئے۔ وہ ہم سے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔ ہم تو ہرگز نہیں چاہتے کہ ان سے لڑیں۔ چنانچہ سلطان محمد خاں کو بارہا سمجھایا۔ لیکن نفس و شیطان نے اس کو شر و فساد پر اس درجہ آمادہ کر دیا کہ کچھ اس کے ذہن میں نہ آیا۔ خیر، مشیت اگر یونہی ہے تو ہم ناچار

Marfat.com

ہیں، جو کچھ ہوگا، دیکھ لیں گے۔"

درانیوں کے نکلنے کی خبر سنتے ہی سید صاحب نے شتری نقارہ بجا کر کوچ کا حکم دے دیا۔ میدان میں پہنچے تو خضر خاں مایار سے یہ خبر لایا کہ درانیوں نے کچھ آدمی بھیج کر گڑھی پر گولیاں چلوائی تھیں۔ جب گڑھی نے جواب میں باڑھیں ماری گئیں تو درانی واپس چلے گئے۔ سید صاحب دوپہر تک میدان میں ٹھہرے رہے کیونکہ ممکن ہے درانیوں کی مراجعت جنگی چال پر مبنی ہو اور بے خبر پا کر وہ دوبارہ حملہ کر دیں۔ جب یقینی طور پر اطلاع مل گئی کہ فوری حملے کا کوئی اندیشہ نہیں تو سید صاحب پہروں کا انتظام کر کے تورو چلے آئے۔

صبح جنگ آپ نے حکم دے دیا تھا کہ پیادوں اور سواروں میں سے باری باری آدھے سوئیں اور آدھے جاگتے رہیں۔ اس حکم پر پورے اہتمام سے عمل ہوا۔ دوسرے روز نماز فجر ادا کرنے کے بعد سید صاحب نے ننگے سر ہو کر عاجزی سے دعا کی۔ پھر غازی کھانا پکانے میں لگ گئے۔ عین اس حالت ملا لعل محمد قندھاری کے ایک آدمی نے یہ خبر پہنچائی کہ درانی فوج میں کوچ کا پہلا نقارہ بج چکا ہے۔ اس کے پیچھے مایار سے ایک اور آدمی آگیا کہ درانی فوج میں دوسرا نقارہ بھی بج چکا ہے۔ غازی کھانے سے بے پروا ہو کر فوراً تیار ہو گئے۔ اس وقت سید صاحب کے پاس مندرجہ ذیل ملکی خوانین و علما موجود تھے:

(۱) فتح خاں (پنجتار)، (۲) منصور خاں (گھڑیالہ)، (۳) آنند خاں (شیوہ)، (۴) مشکا خاں (شیوہ)، (۵) اسماعیل خاں (کھلابٹ)، (۶) ... (امان زئی)، (۷) خواص خاں (اکوڑہ خٹک)، (۸) شہباز خاں (اکوڑہ خٹک ...)، (۹) فتح خاں (زیدہ)، (۱۰) دلیل خاں (تورو)، (۱۱) نسیم خاں (... خوڑ)، (۱۲) ... سید میر (کوٹھا)، (۱۳) ملا بہاء الدین (ٹوپی)، (۱۴) ملا باقی (اڈ...)

فریقین کی جنگی قوت میں جس حد تک تحقیق کر سکا ہوں درانی فوج اس وقت بارہ ... تھی — بارہ ہزار پیادے اور آٹھ ہزار سوار ——— ان کے پاس ... توپیں تھیں۔ سید صاحب کے پاس غازیوں کے علاوہ ملکی آدمی بھی تھے ... سب ... ہونا ... ساڑھے تین ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ سوار صرف پانچ سو تھے۔ توپ کوئی نہ تھی۔ سید صاحب ...

Marfat.com

خواہاں بھی نہ تھے اور انھیں لڑائی کا خیال بھی نہ تھا۔ جب لڑائی ناگزیر ہو گئی تو اب کے محاذ سے توپیں اٹھوا کر لانے کا کوئی موقع ہی نہ رہا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سید صاحب نے اس امر کو مشرقی خطِ دفاع کی مصلحتوں کے خلاف سمجھا ہو۔[1]

مایار اور تورو کے درمیان نالہ بہتا ہے جس کا نام "چھلپانی" ہے۔ سید صاحب نے پیادوں کی صف بندی شروع میں کر دی تھی۔ نالہ عبور کرتے وقت صف بندی قائم نہ رہ سکی۔ پانی کمر تک آیا۔ دوسرے کنارے پہنچ کر صفیں پھر درست کر لی گئیں۔ تین صفیں تھیں۔ اگلی اور پچھلی صف میں ہندوستانی غازی تھے، بیچ کی صف میں ملکی تھے۔ سواروں کو پیادوں کی صفوں کے بائیں جانب پیچھے رکھا تھا۔ ان سے آگے شاہین داروں کا جیش تھا، جس کے سرعسکر شیخ عبداللہ رام پوری تھے۔ سواروں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ جب تک حکم نہ ہو، قطعاً حملہ نہ کریں۔ قندھاری اور ننگرہاری یا تو مایار میں تھے یا چھلپانی کے کنارے جا بجا پہروں پر۔ غازیوں نے پیش قدمی کی تو ندی والے غازی بھی ساتھ مل گئے ہوں گے۔

کالے خاں شمس آبادی شمس آباد ضلع کے کالے خاں ایک نہایت مخلص غازی تھے۔ کئی لڑائیوں میں شریک رہے۔ چھتر بائی پر جو حملہ حافظ عبداللطیف نے بہ طورِ خود کر دیا تھا، اس میں بھی شامل تھے۔ یاد ہوگا کہ اس حملے میں سیڑھی بھی استعمال کی گئی تھی، جو چھوٹی تھی۔ اتفاق سے جو غازی اس سیڑھی پر سب سے پہلے چڑھا، اس کا قد چھوٹا تھا۔ اول سیڑھی چھوٹی، دوسرے غازی کا قد چھوٹا۔ چھتر بائی کی دیوار تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور حملہ ناکام رہا۔ کالے خاں خوب لمبے قد کے تھے، انھیں خیال ہوا کہ اگر میں پہلے چڑھتا تو ہاتھ بڑھا کر منڈیر پکڑ لیتا اور میرے چڑھ جانے کے بعد دوسرے غازیوں کے لیے اوپر جانے کی کوئی صورت

---

[1] وقائع میں ہے کہ درانی فوج تخمیناً بیس ہزار تھی اور سید صاحب کے پاس ملکیوں سمیت بارہ ہزار آدمی تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مبالغہ آمیز شنید یا سرسری تخمینہ ہے۔ اس کے مقابلے میں "مخزنِ منظورہ" کا بیان زیادہ قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے۔ "وقائع" میں یہ بھی ہے کہ مایار کی طرف بڑھتے ہی توپوں کے گولے آنے لگے تو اکثر ملکی ادھر ادھر چھپ گئے اور سید صاحب کے ساتھ تخمیناً دو ہزار آدمی رہ گئے۔ خوانین نے ایک لمحہ کے لیے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ بیلیو نے لکھا ہے کہ پیادے پانسو تھے اور سب کے سب ہندوستانی تھے۔ سوار پندرہ سو تھے اور ان میں زیادہ تر ملکی تھے۔ یہ بیان بھی صحیح نہیں۔

Marfat.com

نکل آتی۔ بس اسی واقعہ سے دل برداشتہ ہو کر واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ غازیوں نے بھی سمجھایا، سید صاحب نے بھی نصیحت فرمائی، کالے خاں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ لاہور یا امرتسر میں ان کا ایک پرانا رفیق ملا۔ اس نے سارا قصہ سن کر کہا کہ ہم تو سید صاحب کے پاس پہنچنے کے لیے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ تم بڑے کم نصیب ہو کہ انھیں چھوڑ کر چلے آئے! کالے خاں پر اتنا اثر ہوا کہ فوراً ایک یابو خریدا اور واپس ہو گئے۔ سید صاحب امب سے پنجتار آ گئے تھے کہ کالے خاں بھی پہنچ گئے۔ جاتے ہی عرض کیا کہ یابو کسی بھائی کو دے دیجیے، میں سارا وقت آپ ہی کی خدمت میں گزارنا چاہتا ہوں۔ سید صاحب نے ان سے وعدہ فرمایا کہ جنگ ہوئی تو گھوڑا دوں گا۔ چنانچہ جنگ مایار کے دن عبداللہ والیا کا گھوڑا کالے خاں کو دے دیا۔ انھوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بولے کہ ضرورت پڑی تو اپنا سر بھی دشمن کی توپ کے منہ میں دے دوں گا۔

پیادوں اور سواروں میں ادل بدل

مولوی فتح علی سواروں میں شامل تھے۔ اچانک انھیں خیال آیا کہ مقابلہ بڑا سخت ہے، خدا جانے کیا حالات پیش آئیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ میں پیادوں میں شامل ہو جاؤں تاکہ سید صاحب کے پاس رہوں۔ چنانچہ فوراً خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں سواری کے فن میں زیادہ مشاق نہیں ہوں، میرا گھوڑا کسی ایسے بھائی کو دے دیجیے جو میدان جنگ میں اس سے بہتر کام لے سکے اور ساتھ ہی میرے بھتیجے وارث اسمٰعیل رائے بریلوی سے ذرا دیجیے۔ سید صاحب نے مولوی فتح علی کی درخواست منظور فرمالی۔ پھر سب غازیوں کو حکم دے دیا کہ جو بھائی سواری میں زیادہ مشاق نہ ہو، وہ اپنا گھوڑا دوسرے کو دے دے۔ چنانچہ مولوی فتح علی عظیم آبادی کے علاوہ مولوی ظہور علی عظیم آبادی، مولوی قمر الدین عظیم آبادی، مولوی عثمان علی عظیم آبادی اور مولوی محمد علی غازی پوری نے گھوڑے چھوڑ دیے۔ ان کے گھوڑے، بہادر علی خاں بنارسی، شمشیر خاں بنارسی، حسن خاں بنارسی، دین محمد عظیم آبادی اور عبداللہ خاں (وطن معلوم نہیں) کو دے دیے گئے۔

سید صاحب کا لباس

سید صاحب نے اس روز جو لباس زیب بر کیا اور جو ... ان کی تفصیل راویوں نے یہ بتائی ہے: چندیری کی سفید دستار، بادامی گلی ... چکن کا دوہرا انگرکھا، کمر میں سفید پٹکا، اس کے اوپر ... ں اور سیاہ ہتھیاروں کی پیشانی ...

Marfat.com

لنگی کے سوا تمام پارچے شیخ غلام علی الہ آبادی کے نذر کیے ہوئے تھے۔ وہ وقتاً فوقتاً سید صاحب کے لیے خاص جوڑے تیار کرا کرا کے بھیجتے رہتے تھے۔ پتنچوں کی ہشت پہلو ولایتی جوڑی، فولادی چھری، جس کا دستہ شیر ماہی کا تھا اور میان کیمختی کا۔ آپ کے ساتھ دونوں بازوؤں پر آپ کے دو رفل بردار تھے۔ ایک حافظ اما بر تھانوی، دوسرا شرف الدین بنگالی۔ ایک ولایتی رفل خوشخاں قندھاری نے لکھنؤ میں بطور نذر پیش کی تھی۔ دوسری رفل آپ عرب سے خرید کر لائے تھے۔

جنگ کا آغاز درانی ہوتی سے نکلے تو انھوں نے گزرگاہ عام پر ایک جگہ دائیں بائیں دو نیزے گاڑ کے دروازہ سا بنا لیا۔ بیچ میں قرآن شریف لٹکا دیا۔ تمام پیادوں اور سواروں کو اس کے نیچے سے گزارا۔ یہ گویا ایک قسم کا حلف تھا کہ وہ جنگ سے منہ نہ موڑیں گے۔ ان کی سکیم یہ تھی کہ پہلے سید صاحب کے غازیوں پر توپوں سے گولوں کی بارش کریں، اس کے ساتھ ساتھ پیادے گڑھی مایار پر حملہ کریں اور سوار غازیوں کے جیوش کو درہم برہم کر ڈالیں۔ سید صاحب نے چھلپانی سے گزر کر صف بندی کی، آگے بڑھے تو درانی توپوں کے گولے پے بہ پے آ رہے تھے۔ کالے خاں شمس آبادی سبزہ رنگ گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے۔ سب سے پہلے سقائے لشکر اسلام شہید ہوا جو ندی سے مشکیزے میں پانی بھر بھر کر غازیوں کو پلاتا تھا۔ علاقہ میدانی تھا اور چھپنے یا مورچہ پکڑنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ اس اثنا میں ایک گولہ آیا اور کالے خاں سے تھوڑے فاصلے پر گرا۔ پھر اچھلا اور بہادر غازی کے پہلو میں لگا۔ ان کے مہلک زخم لگا۔ سید صاحب نے سنا تو فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساتھ ہی حکم دیا کہ انھیں اٹھا کر مایار پہنچا دیا جائے۔

قلندر کابلی بھی ساتھ تھا۔ وہ جب خوش ہوتا تو بڑی دلکش لے میں: "مرحبا سید مکی مدنی العربی" گایا کرتا تھا۔ صفوں سے چار قدم آگے اچھلتا کودتا اور گاتا جا رہا تھا۔ ایک گولہ اس کے قریب آ کر گرا۔ گرد و غبار کا ایسا طوفان اٹھا کہ قلندر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ سب سمجھے کہ اس نے شہادت پائی۔ غبار چھٹا تو کیا دیکھتے ہیں کہ قلندر دلق کا ایک سرا پکڑے بے تکلفی سے سر کے گرد گھما رہا ہے اور وفور مسرت سے ناچ رہا ہے۔ مایار تک پہنچتے پہنچتے چند غازی شہید ہوئے۔

رجز خوانی دو غازی "رجز خوانی" کر رہے تھے: ایک امان اللہ خاں ملیح آبادی، دوسرے

Marfat.com

شیخ ریاست علی موہانی۔ امان اللہ اگرچہ خاصے سن رسیدہ تھے، لیکن ہمت و شجاعت کا یہ عالم تھا کہ بزدل بھی ان کی باتیں سن سن کر شیر دل بن جاتے۔ ان کی لے بڑی پُر تاثیر تھی۔ شیخ ریاست علی بھی بڑے خوش گلو تھے۔ مولوی خرّم علی بلہوری کا منظوم جہادیہ پڑھتے جا رہے تھے:

جس کے پیروں پہ گرے گردِ صفِ جنگِ جہاد — وہ جہنم سے بچا، نار سے ہے وہ آزاد
اے برادر تو حدیثِ نبویؐ کو سن لے — باغِ فردوس ہے تلواروں کے سایے کے تلے
جو مسلمان رہِ حق میں لڑا لحظہ بھر — روضۂ خلد بریں ہو گیا واجب اس پر
آج جو اپنی خوشی جان خدا کو دو گے — پھر تو کل شوق سے جنت کے مزے لوٹو گے[1]

منظورہ کا بیان اسی طرح غازی مایار کے باغ تک پہنچ گئے، جو خاص بستی کے جنوب مشرق میں تھا اس کے بعد جنگ کی تفصیلات کے متعلق روایتوں میں اختلاف ہے۔ منظورہ کا بیان ہے کہ پیادوں کی صفوں میں صرف سید صاحب گھوڑے پر سوار تھے۔ ایک غازی نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور ادب سے عرض کیا کہ یا تو گھوڑے سے اتر جائیے یا پیچھے چلے جائیے۔ آپ سب میں نمایاں ہیں۔ مبادا دشمن تاک کر آپ پر گولے پھینکے۔ سید صاحب فوراً اتر گئے اور گھوڑا ایک غازی کو دے کر سواروں میں شامل ہونے کا حکم دے دیا۔ پھر فرمایا کہ سب سے پہلے توپوں پر قبضہ کرنا چاہیے۔ اس غرض کے لیے دوڑ کر توپوں کے مقام پر پہنچنا مناسب نہیں۔ دوڑنے میں سانس پھول جاتا ہے۔ صف بندی کو قائم رکھتے ہوئے تیز پیش قدمی لازم ہے۔

جب توپیں ایک گولی کے فاصلے پر رہ گئیں تو ایک گولہ غازیوں کے عین سامنے گرا۔ اس سے میاں محی الدین کی ایڑی زخمی ہو گئی۔ اسی زخم کے باعث وہ کچھ مدت بعد ٹونک میں فوت ہوئے۔ سید صاحب

---

[1] مولوی خرم علی نے [illegible] جہاد کی آیات و احادیث [illegible]
[illegible] میرا خیال ہے کہ یہ نظمیں عام طور پر پڑھی جاتی تھیں [illegible]
جنگ مایار کے ذکر میں ہوئی ہے۔ میں نے اسے باب کے آخر میں جہادیہ [illegible]
دیا ہے۔

Marfat.com

تکبیر پڑھتے ہوے بدستور آگے بڑھتے گئے۔ صفوں کا نظم بھی باقی رہا۔ ایک گولہ صفوں میں گرا جس سے تین غازی شہید ہوے۔ اس اثنا میں ایک توپ کے پایے ٹوٹ گئے اور وہ چرخ سے نیچے گر پڑی۔ غازی قریب پہنچ گئے تو درانی توپچی بھاگ نکلے۔ غازیوں نے توپوں پر قبضہ کر لیا تو درانی سواروں نے شدید حملہ کر دیا۔ پھر پے بہ پے ان کے کئی گروہ آئے لیکن تھوڑی تھوڑی دیر میں سب درہم برہم ہو کر بھاگ گئے۔

راوی کہتا ہے کہ معلوم ہوتا تھا مکھیاں تھیں جو بار بار شیروں پر گرتی تھیں اور غائب ہو جاتی تھیں[1]۔

وقائع کا بیان وقائع کا بیان زیادہ مفصل اور واضح ہے۔ اس کا مفاد یہ ہے کہ درانی فوج کے چار غول تھے: ایک پیادوں کا اور تین سواروں کے۔ کالے خاں کے زخمی ہونے کے بعد سید صاحب نے ننگے سر ہو کر بہ کمال عجز و زاری جناب باری میں دعا کی کہ الٰہی! ہم عاجز اور ضعیف بندے ہیں۔ تیرے سوا اور کوئی حامی و مددگار نہیں جو ہم کو بچائے۔ ہم نے بہتیرا ان کو سمجھایا کہ ہم مسلمانوں سے نہ لڑو، مگر وہ نہ مانے۔ تو دانا و بینا ہے۔ ہمارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں ہم حق پر ہوں تو ہم ضعیفوں کو فتح یاب کر اور اگر وہ حق پر ہوں تو ان کو فیروزمندی عطا کر۔

اس اثنا میں سواروں کا ایک غول باگیں اُٹھائے تیزی سے آیا۔ سب کی زبانوں پر تھا: "سیّد کجاست"، "سید کجاست" (سید کہاں ہے؟ سید کہاں ہے؟) سید صاحب کا حکم تھا کہ کوئی بھائی ہماری اجازت کے بغیر بندوق نہ چلائے۔ سوار جب چالیس پچاس قدم کے فاصلے پر رہ گئے تو سید صاحب نے رفل اٹھائی اور بلند آواز سے تکبیر کہہ کر سر کی۔ ساتھ ہی غازیوں نے باڑھ ماری۔ پھر تو انھیں بھر ماریوں پر دھر لیا۔ قرابین چی قرابینیں مارتے تھے، بندوقچی بندوق، تلواروں اور گنڈاسوں والے اپنے ہتھیاروں سے کام لے رہے تھے۔ درانی سوار لوٹے تو سید صاحب نے فرمایا کہ اب ہمارے سوار تعاقب کریں، لیکن سید صاحب کے سوار پہلے ہی منتشر ہو چکے تھے۔

---

[1] معمول کے مطابق سید صاحب نے جنگ چھڑنے سے پیشتر فرمایا تھا کہ جس بھائی کو سورۂ قریش یاد ہو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے نیز یہ دعا پڑھے: اللھم اھزمھم و زلزل اقدامھم و شتت شملھم و فرق جمعھم و خرب بنیانھم و خذھم اخذ عزیز مقتدر۔ یہ دعا سید صاحب ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

سواروں کا انتشار درانی سواروں نے حملہ کیا تو چونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لیے دُور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سید صاحب غازیوں سمیت ان کے نرغے میں آگئے ہیں۔ اس وقت حاجی عبدالرحیم خاں، جو سید صاحب کے خاص جاں نثاروں میں سے تھے، بے تاب ہو گئے۔ آس پاس کے رفیقوں سے کہا کہ اگر حضرت نہ رہے تو ہماری زندگی کس کام آئے گی۔ آؤ ان پر دائیں جانب سے حملہ کریں۔ یہ کہتے ہی باگیں اٹھا کر سرپٹ چل دیے۔ آس پاس کے سوار بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ رسالدار عبدالحمید خاں نے دیکھا تو سمجھے کہ حملے کا حکم ہو گیا، چنانچہ وہ بھی پورے رسالے کو لے کر بڑھے۔ ان کا حملہ بڑا سخت تھا لیکن سوار بکھر گئے۔ بعض اکا دکا دشمنوں میں گھر کر شہید یا زخمی ہوئے، بعض پیچھے ہٹتے ہٹتے دُور تک نکل گئے۔ سواروں میں سے ارباب بہرام خاں اور فتح خاں پنجتاری اپنے آدمیوں سمیت جگہ پر جمے رہے۔ انھوں نے سید صاحب کے حکم کے مطابق حملہ کرنا چاہا، چونکہ تعداد میں بہت کم تھے، اس لیے انھیں روک دیا گیا۔

توپوں پر یورش اس موقع پر مولانا شاہ اسماعیل نے شیخ ولی محمد سے کہا کہ اب توپوں پر قبضہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ وہ ڈیڑھ سو غازیوں کو لے کر بھاگنے والے سواروں کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ اس اثنا میں توپچی اپنے بچے لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مولانا نے توپوں پر قبضہ کر لیا۔ نواب خاں لنگر کوٹ والے کے پاس ایک لٹھ بیٹھے جیسا تھا۔ اسے لے کر توپ بھری، شیر محمد خاں سے توڑا لے کر درانیوں پر داغی۔ چار مرتبہ فیر کیے تو درانی منتشر ہو گئے۔ پھر سید صاحب نے مولانا کو اپنے پاس بلا لیا۔ مولانا توپیں کھینچتے ہوئے سید صاحب کے پاس پہنچ گئے۔

درانیوں کا دوسرا حملہ درانی سواروں کا ایک غول تتر بتر ہو چکا تھا۔ مولانا اور شیخ ولی محمد توپوں کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ اس اثنا میں درانیوں کے دوسرے غول نے حملہ کر دیا۔ وہ بھی غول کی طرح "سید کجاست"؟ "سید کجاست"؟ کہتے ہوئے آئے۔ سید صاحب [illegible] زیادہ سے زیادہ پانسو غازی ہوں گے۔ آپ کے رفیق برداری باری بندوقیں بھرا بھر کر دیتے اور آپ داہنے بازو والے کی بندوق داہنی جانب اور بائیں بازو والے کی بائیں جانب

Marfat.com

چلا ئیتے جاتے تھے، ہر فائر کے بعد فرماتے: "سید ہمین است"۔ تھوڑی دیر میں یہ غول بھی بکھر گیا اور میدان صاف ہو گیا۔ کچھ غازی ان کے تعاقب میں ادھر ادھر نکل گئے۔ سید صاحب کے پاس صرف پچاس ساٹھ کی جمعیت رہ گئی۔

تیسرا حملہ اس اثنا میں چھ سات سو سواروں کا ایک اور ریلا آگیا۔ سید صاحب دوسری طرف مشغول تھے۔ ایک غازی نے متنبہ کرنے کے لیے پکار کر کہا: حضرت ادھر سے ریلا آرہا ہے۔ دوسرے غازیوں نے روک دیا کہ حضرت کا ذکر نہ کرو، دشمن کو خبر ہو جائے گی۔ اس غول کو بھی ناکام و نامراد بھاگنا پڑا۔ جب سارا درانی لشکر بندوقوں کی زد سے باہر نکل گیا تو آتش باری موقوف کی۔ پہلے حملے چونکہ بڑے بڑے غولوں نے کیے تھے، اس لیے گرد و غبار کی وجہ سے فضا پر تاریکی سی چھائی رہی۔ تیسرے حملے کے سوار چونکہ کم تھے، اس لیے غبار زیادہ نہ اڑا۔ سید صاحب کی ہر گولی سے سوار گرتا اور گھوڑا بھاگ جاتا۔

آخری حملے کے متعلق "منظورہ" کا بیان یہ ہے کہ درانیوں کا ایک رسالہ غازیوں کے سواروں کا تعاقب کرتا ہوا تورو کی طرف نکل گیا۔ وہ واپس ہوا تو اسے کچھ معلوم نہ تھا کہ لڑائی کا نقشہ منقلب ہو چکا ہے۔ وہ غازیوں کو اپنے آدمی سمجھتے ہوئے بے تکلف چلے آئے۔ قریب پہنچے اور غلط فہمی دور ہوئی تو پیچھے ہٹے۔ غازیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ توپیں آگئیں تو سید صاحب نے خود شست دیکھ کر چند فائر کیے۔ ان کی وجہ سے بھی درانی خائف ہو کر جلد بھاگ گئے۔

مولانا خطرے میں مولانا شاہ اسمٰعیل کی انگلی پر جب سے شنکیاری میں زخم لگا تھا، وہ جلد جلد بندوق بھرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ اس حملے میں بھی کئی درانی سواروں کو انھوں نے مار گرایا۔ پھر ایک سوار ان کے بالکل قریب آگیا۔ وہ بندوق بھر نہ سکے۔ خود بعد میں فرماتے تھے کہ شہادت کا یقین ہو گیا۔ اس اثنا میں حافظ وجیہ الدین پھلتی کی نظر پڑی۔ انھوں نے فوراً سوار پر بندوق سر کی۔ وہ گولی لگتے ہی گرا۔ اس طرح مولانا کی جان بچی۔ اگر دو چار لمحے کی تاخیر بھی ہو جاتی تو مولانا کا زندہ بچنا بظاہر بالکل مشکل تھا۔

Marfat.com

بہت سے درانی سوار مارے گئے۔ ان میں اسرائیل خاں بھی تھا جو پہلوانی میں بہت مشہور مانا جاتا تھا اور نشانچی بھی اعلیٰ درجے کا تھا۔ یار محمد خاں کی شادی اس کی بہن سے ہوئی تھی۔ غالباً سلطان محمد خاں اور پیر محمد خاں کے ساتھ بھی رشتہ تھا۔ شیخ ولی محمد فرماتے تھے کہ اس پر میں نے اور بعض دوسرے غازیوں نے ایک دم گولیاں چلائیں۔ معلوم نہیں وہ کس کی گولی سے ہلاک ہوا۔

جنگ کا خاتمہ

میدان درانیوں سے صاف ہو چکا تھا۔ سلطان محمد خاں دن کے وقت لڑائی کا طلب گار تھا، اس کی یہ طلب پوری ہو چکی تھی۔ سید صاحب دیر تک میدان میں ٹھہرے رہے کہ مبادا درانی پھر پلٹ کر حملہ کر دیں۔ غازیوں نے صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا۔ گرمی کا موسم، پیاس سخت لگی ہوئی تھی۔ میدان میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ اسی کا گرم پانی پیتے رہے۔ بچے مایار کی عورتیں گھڑوں اور برتنوں میں پانی لے آئیں۔ جب اطمینان ہو گیا کہ اب درانی نہیں آئیں گے تو سید صاحب مایار کی مشرقی سمت کے باغ میں جا ٹھہرے۔ چہرے پر گرد و غبار کی دبیز تہ جمی ہوئی تھی۔ ماراباب بہرام خاں نے رومال نکال کر پونچھنا چاہا تو فرمایا: "خان بھائی! ابھی ٹھہرنے دیجیے، یہ غبار بڑی برکت والا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔" جن غازیوں کے پاس روٹی تھی انھوں نے روٹی کھائی، بعض نے ستو گھول کر پی لیے۔ پھر مایار سے کچھ روٹیاں آ گئیں۔

زخمیوں اور شہیدوں کے متعلق ہدایات

سید صاحب نے مولوی مظہر علی عظیم آبادی کو حکم دیا کہ چند غازیوں کو ساتھ لے کر پورے میدان میں پھریں۔ زخمیوں کو پہلے مایار، پھر تورو پہنچائیں اور شہیدوں کو دفنانے کا انتظام کریں۔ گھوڑے بھی زخمی پڑے تھے۔ سید صاحب نے فرمایا کہ جن گھوڑوں کے زخم زیادہ سخت نہ ہوں اور ان کا علاج ہو سکے، انھیں پکڑ کر تورو لے چلو، جن کا علاج نہ ہو سکتا ہو انھیں ذبح کر ڈالو۔

مولوی مظہر علی صاحب نے پیچھے بیٹھ کر تمام لاشیں جمع کرائیں۔ غازیوں کی کل [illegible] ملیں جنھیں دو قبروں میں دفن کرایا۔ اسی لاشیں درانیوں کی تھیں [illegible] کی تدفین [illegible] کے ہاتھ عمل میں آئی۔ زخمیوں کو تورو پہنچا دیا۔ سید صاحب نے ظہر کی نماز مایار کے باغ میں پڑھی

Marfat.com

آپ تورو تشریف لے گئے۔

بقیہ لاشیں جو غازی مایار اور تورو کے درمیان شہید ہو کر گرے تھے، ان کی لاشیں تورو پہنچا دی گئیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنھیں زندہ اٹھایا گیا لیکن صرف رمق باقی تھی اور جلد جاں بحق ہو گئے۔ ان کے نام "منظورہ" کے بیان کے مطابق یہ ہیں:

(۱) مولوی عبدالرحمن ساکن تورو، جو ابتدا سے سید صاحب کے ساتھ رہے۔ بارہا سفارتی خدمات انجام دیں۔ ان کا سر تن سے الگ ہو چکا تھا۔

(۲) شیخ عبدالحکیم پھلتی۔ ان کا سر بھی تن سے الگ تھا۔ بڑی مشکل سے سر ڈھونڈ کر لائے اور تن سے ملا دیا گیا۔

(۳) کریم بخش گھاٹم پوری۔ ادھر لڑائی شروع ہو گئی ادھر انھوں نے جلدی جلدی اپنے ساتھیوں کے لیے روٹیاں پکا کر کمریں باندھیں اور میدان جنگ کی طرف چلے۔ راستے میں درانی سوار سید صاحب کے سواروں سے لڑتے بھڑتے آ رہے تھے۔ کریم بخش ان میں گھر گئے۔ کسی نے تلوار مار کر انھیں شہید کر ڈالا۔

(۴) فضل الرحمن بردوانی،

(۵) لعل محمد: ان کا وطن معلوم نہ ہو سکا۔ یہ سید صاحب کے باورچی خانے سے متعلق تھے۔

(۶) حاجی عبدالرحیم پھلی والے۔

(۷) شیخ عبدالرحمن رائے بریلوی۔ یہ سخت زخمی ہوئے تھے۔ تورو لا کر ان کے زخم سیے گئے۔ کچھ باتیں بھی کیں، پانی بھی پیا، پھر جاں بحق ہو گئے۔ غازیوں میں سے یہی تھے جنھیں غسل بھی دیا گیا اور کفن بھی پہنایا گیا۔

(۸) میر رستم علی چل گانوی۔ ان کو اٹھا کر لایا گیا تو سسک رہے تھے۔ راستے میں یا تورو پہنچ کر فوت ہوئے۔

(۹) سید ابو محمد نصیر آبادی۔ ان کے مفصل حالات آگے چل کر بیان ہوں گے۔

دو اور صاحب تھے جن کے نام راوی کو یاد نہ رہے۔

تورو میں تدفین شاہ اسماعیل نے تورو سے باہر شمال و مشرقی کونے میں ایک بڑی قبر کھدوائی اور تمام لاشوں کو مندرجہ ذیل ترتیب سے رکھا: سب سے آگے قبلہ رخ حاجی عبدالرحیم پھلی والے، ان کے ساتھ سید ابو محمد نصیر آبادی، پھر میر رستم علی، شیخ عبدالحکیم پھلتی، فضل الرحمن، مولوی عبدالرحمن ساکن تورو، کریم بخش

Marfat.com

اور باقی حضرات۔ سب کے بعد عبدالرحمن رائے بریلوی کی لاش رکھی گئی جنھیں کفن بھی پہنایا گیا تھا۔ باقی تمام اصحاب کو بلا غسل و کفن ان کے لباسوں میں بدستور رکھ دیا گیا۔ مولانا نے فرمایا کہ ان کے عماموں کا ایک سرا لے کر منہ ڈھانپ دیے جائیں۔

بعد تدفین مولانا نے غازیوں سمیت دیر تک شہدا کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ سب کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ یہ بھائی تو جس مراد کو آئے تھے حاصل ہو گئی۔ خدا ہم لوگوں کو بھی اسی طرح شہادت نصیب کرے۔

دُعا | تھوڑی دیر بعد مغرب کی اذان ہوئی۔ سید صاحب نے خود نماز پڑھائی، پھر عجز و الحاح سے دعا کی کہ

اے ہمارے پروردگار تو خوب جانتا ہے کہ یہ سب لوگ محض تیری خوشنودی اور رضاجوئی کے لیے اپنے گھربار، خویش و تبار، اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کر یہاں آئے تھے اور صرف تیری راہ میں انھوں نے اپنی جانیں صرف کیں۔ ان کے گناہوں کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لے، فردوس میں جگہ دے اور ان سے راضی ہو۔ ہم جو چند ضعفا اور غربا تیرے عاجز بندے باقی ہیں، ان کو بھی اپنی رضامندی اور خوشنودی کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمارے سینوں میں جو شیطانی خطرات اور نفسانی وساوس خطور کرتے ہیں، ان کو دور کر دے۔ دلوں کو اپنے اخلاص و محبت سے معمور رکھ۔ اپنے دین کو قوت اور ترقی بخش۔ جو لوگ اس دین کے دشمن اور بدخواہ ہیں انھیں ذلیل و رسوا کر۔ جو مسلمان شریعت کے راہ راست سے ہٹ کر بادیہ ضلالت میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں، انھیں ہدایت دے اور پکا مسلمان بنا دے تاکہ اس کار خیر میں جان و مال اور اہل و عیال سے شریک ہوں ؎

Marfat.com

تحریر - غلام رسول مہر

سکھ یا انگریز؟

مزید شہادتوں کی ضرورت : سید صاحب نے جو مقصد و نصب العین پیشِ نظر رکھ کر جہاد کے لیے تنظیمات فرمائی تھیں اس کی تشریح میں نے "سیرت" میں کر دی تھی[1]۔ یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس میں کب اور کیونکر تحریفات کا سلسلہ شروع ہوا، یہاں تک کہ نصب العین کا حلیہ ہی مسخ ہو کر رہ گیا۔ میں نے ہر گزارش کے ضمن میں سید صاحب کی تحریرات سے شہادتیں پیش کیں۔ ان سے وہی نتیجہ نکل سکتا تھا جو میں نے نکالا، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان توضیحات کے باوجود بعض قلوب میں غالباً اب تک شبہات باقی ہیں یا کم از کم یقین و قطعیت کی وہ روح پیدا نہیں ہوئی جو اس بارے میں لازماً پیدا ہونی چاہیے تھی۔ ایک بہت بڑے صاحبِ علم نے تو صاف فرما دیا کہ میرا اخذ کردہ نتیجہ محض قیاسی ہے اور قیاسی و استنباطی نتیجے پر بار بار زور دینے کی مصلحت سمجھ میں نہ آئی۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہوئی کہ اس مسئلے کے متعلق مزید شہادتیں فراہم کی جائیں جن کے بعد کسی شخص کے لیے وسوسے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

جہاد کی بنیاد : میرے نزدیک تو محض جہاد کی بنیاد و اساس ہی پیشِ نظر رکھ لینے کے بعد شبہے کا امکان باقی نہیں رہتا۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ جب اسلامی بلاد غیر مسلموں کے قبضے میں آ جائیں تو عام اہلِ اسلام پر عموماً اور مشاہیر حکام پر خصوصاً جہاد واجب و مؤکد ہو جاتا ہے[2]۔ یہ مضمون سید صاحب کے مختلف مکاتیب میں دہرایا گیا ہے۔ اب غور کیا جائے کہ آیا ہندوستان کی وسیع سرزمین میں سے صرف وہی حصہ مسلمانوں کے قبضے سے نکلا تھا جس پر سکھ قابض تھے اور جس کی جنوبی حد دریائے ستلج تھی؟ اس سے بدرجہا وسیع تر اور زرخیز تر خطے دریائے ستلج سے شرقاً اراکان تک، غرباً کاٹھیاواڑ گجرات تک اور جنوباً راس کماری تک مسلمانوں ہی کے قبضے میں تھے، اور انھیں

---

[1] ملاحظہ ہو "سید احمد شہید" جلد اول صفحہ ۲۴۴ - ۲۰۱

[2] مکاتیب شاہ اسمٰعیل شہید "قلمی نسخہ" صفحہ ۵۵ * مکاتیب سید صاحب، صفحہ ۲۳۷

Marfat.com

سے اغیار نے چھینے تھے۔ خواہ وہ مرہٹے ہوں یا پرتگیز، فرانسیسی ہوں یا انگریز یا کوئی اور۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سید صاحب کو شمالی و مغربی ہند کے صرف اس خطّے کا غم تھا جس پر رنجیت سنگھ نے تسلط جما لیا تھا اور باقی حصوں سے وہ بالکل بے پروا تھے؛ حالانکہ تاریخی، جغرافیائی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے باقی خطّے بدرجہا زیادہ اہم تھے۔ محض اس نکتے پر توجہ فرما لینے سے حقیقتِ حال بخوبی آشکارا ہو سکتی ہے، تاہم میں صرف قیاس و استنباط پر اکتفا نہ کروں گا۔ ایسی شہادتیں بھی موجود ہیں جن میں تصریحاً ہندوستان کی تطہیر کا ذکر ہے۔

سلطانِ ہرات کے نام مکتوب: سید صاحب کے زمانے میں شاہ محمود درّانی (بن تیمور شاہ بن احمد شاہ ابدالی) ہرات میں حکمران تھا۔ کابل و قندھار بارک زئیوں کے قبضے میں جا چکے تھے۔ سید صاحب نے دوسرے مسلمان حکمرانوں کے علاوہ شاہ محمود کو بھی جہاد کی دعوت دی تھی۔

اس میں فرماتے ہیں:

واقع است [illegible] و [illegible] در [illegible]
زمان و [illegible] احکام [illegible] رب العباد
است خصوصاً درین جزو زمان که وقت شورش
[illegible] کفر و [illegible] رسیده که [illegible]
[illegible]
[illegible]
و [illegible]
خراسان را فرا گرفته. پس درین صورت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور خراسان کے حصوں پر چھا گیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ظاہر ہے کہ اس پوری تحریر میں پنجاب کا ذکر تک نہیں آیا۔ اس لیے کہ اہل خراسان کے نزدیک وہ یا تو ہندوستان میں شامل تھا یا سندھ و خراسان میں۔ پھر جب سید صاحب ہند، سندھ اور خراسان میں غیر مسلموں اور باغیوں کی فتنہ انگیزیوں کا ذکر فرما چکے تھے تو یہ بات ذہن میں نہیں آسکتی کہ وہ صرف اس خطے کو فتنوں سے پاک کرنے کے لیے اٹھے تھے جس پر رنجیت سنگھ قابض ہو گیا تھا۔

ہندو راؤ کو تلقین : ہندو راؤ گھاٹگے، دولت راؤ سندھیا والی گوالیار کا برادر نسبتی تھا اور سندھیا کی بیماری کے زمانے میں ریاست کا انتظام اسی کے حوالے ہو گیا تھا۔ یاد ہوگا کہ سید صاحب ہجرت کے سلسلے میں گوالیار پہنچے تھے تو ہندو راؤ نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا تھا۔

ایک مکتوب میں اسے لکھتے ہیں :

بیگانگان بعید الوطن ملوک زمین و زمن گردیده اند و تاجران متاع فروش بپایۂ سلطنت رسیده امارت امرائے کبار و ریاست رؤسائے عالی مقدار بر باد کرده اند و عزت و اعتبار شان بالکل ربوده۔ چون اہل ریاست و سیاست در زاویۂ خمول نشستہ اند، ناچار چندے از اہل فقر و مسکنت کمر ہمت بستند، این جماعۂ ضعفاء محض بنا بر خدمت دین رب العالمین برخاستہ اند، ہرگز ہرگز از دنیا داران جاه طلب نیستند۔ وقتیکہ میدان ہندوستان از بیگانگان و دشمنان خالی گردیده و تیر سعی ایشان بہ ہدف مراد رسیده آینده مناصب ریاست و سیاست بطالبین آن مسلّم باد۔

(مکاتیب شاہ اسمٰعیل شہید قلمی نسخہ ص ۱۱)

وہ غیر جن کا وطن بہت دور ہے، بادشاہ بن گئے۔ جو تاجر سامان بیچ رہے تھے انھوں نے سلطنت قائم کر لی۔ بڑے بڑے امیروں کی امارتیں اور رئیسوں کی ریاستیں خاک میں مل گئیں۔ ان کی عزت اور ان کا اعتبار چھن گیا۔ جو لوگ ریاست و سیاست کے مالک تھے وہ گمنامی کے گوشے میں بیٹھ گئے۔ آخر فقیروں اور مسکینوں میں سے تھوڑے سے آدمیوں نے کمر ہمت باندھی۔ ضعیفوں کا یہ گروہ محض خدا کے دین کی خدمت کے لیے اٹھا ہے، وہ لوگ نہ دنیادار ہیں، نہ جاہ طلب۔ جب ہندوستان کا میدان غیروں اور دشمنوں سے خالی ہو جائے گا اور ضعیفوں کی کوشش کا تیر مراد کے نشانے پر جا بیٹھے گا، تو آیندہ کے لیے ریاست و سیاست کے عہدے طالبوں ہی کو مبارک رہیں۔

Marfat.com

غور فرمایئے کہ دور سے آئے ہوئے غیر کون تھے جو تجارت کرتے کرتے سلطنت کے مالک بن گئے تھے؟ ظاہر ہے کہ وہ صرف انگریز تھے اور انھیں کے خلاف جنگ کے لیے سیّد صاحب خود اٹھے تھے۔ اسی غرض سے رؤسا و عوام ہند کو اٹھانا چاہتے تھے۔ بالکل اسی مضمون کا خط غلام حیدر خان کے نام لکھا جو سیّد صاحب کا عزیز دوست اور ندیم رفیق کار تھا اور اس وقت گوالیار میں ممتاز فوجی عہدے پر فائز تھا۔ سیّد صاحب نے اسے تاکید کی تھی کہ یہ مطالب راجا ہندو راؤ کے ذہن نشین کر دیے جائیں۔

بدیہی شہادت : آخری قطعی شہادت اس مکتوب میں موجود ہے جو شاہ محمود درّانی والی ہرات کے فرزند شہزادہ کامران کے نام بھیجا گیا تھا۔ اس کے آغاز میں وہی مطالب بیان فرمائے ہیں جو شاہ محمود اور دوسرے اکابر کو لکھ چکے تھے۔ مثلاً :

جہاد ضروری ہے۔ جب ہندوستان اہل کفر و طغیان کے اثرات سے لبریز ہو گیا تو میں نے وطن چھوڑ کر خراسان کا رخ کیا۔ سب کو جہاد کی دعوت دیتا رہا ــــ یوسف زئی کے علاقے میں بیٹھا تو آفریدی، خٹک، مہمند، خلیل، اہل ننگرہار، اہل سوات و بنیر، اہل پکھلی، راجہا ہائے کشمیر وغیرہ میرے ساتھ ہو گئے۔ میرا مقصد حکومت نہیں، صرف کلمۂ حق کی سربلندی اور سنت نبوی کا احیا ہے۔ نیز میں اسلامی علاقوں کو سرکش کافروں کے ہاتھ سے آزاد کرانا چاہتا ہوں۔ جب یہ علاقے مشرکوں اور منافقوں کے تسلط سے پاک ہو جائیں گے تو انھیں مستحقوں کے حوالے کر دوں گا۔ بہ شرطیکہ :

شکر ایں انعام الٰہی بجا آرند و علی الدوام جہاد را بہر حال قائم دارند و گاہے معطل نگزارند و در ابواب عدالت و فصل خصومات از قوانین شرع شریف سرمو تجاوز و تفاوت بمیان نیارند و از ظلم و فسق بکلی اجتناب

خدا کے اس انعام کا شکر بجا لائیں۔ ہمیشہ ہر حالت میں جہاد کرتے رہیں اسے معطل نہ چھوڑیں۔ عدالت اور فیصلۂ مقدمات میں شرع کے قانون سے بال برابر بھی تجاوز نہ کریں۔ ظلم و فسق

Marfat.com

در زند۔[1] | سے بالکل بچے رہیں۔

آخر میں فرماتے ہیں :

باز خود ایں جانب مع مجاہدین صادقین	پھر میں مجاہدین کو لے کر ہندوستان کی
بہ سمت بلادِ ہندوستان بنا بر ازالۂ اہلِ کفر	طرف متوجہ ہو جاؤں گا تاکہ وہاں سے
و طغیان متوجہ خواہد گشت کہ مقصد اصلی	اہلِ کفر و طغیان کو ختم کیا جا سکے ، اور
خود اقامتِ جہاد بر ہندوستان است ،	میرا اصل مقصود ہندوستان پر جہاد ہے ، یہ
نہ توطّن در دیارِ خراسان[2]۔	نہیں کہ خراسان میں توطّن اختیار کر لوں۔

سید صاحب کے جس نصب العین کی توضیح میں نے کی ، اس کے متعلق اس سے واضح تر اور روشن تر شہادت کیا ہو سکتی ہے ؟

مومن کی شہادت :

ہمارے اس کے مشہور شاعر حکیم مومن بھی سید صاحب کے مرید تھے ، ان کے فارسی کلام کے ایک نعتیہ قصیدے ہیں دعائیہ اشعار اس حقیقت کا مزید ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ سید صاحب اور ان کے تمام نیاز مندوں کے نزدیک تطہیرِ ہند کے سلسلے میں مرکزی حیثیت انگریزوں ہی کو حاصل تھی۔

مومن فرماتے ہیں :

ای عیسویاں بہ لب رسانده | جانِ من و جانِ آفرینش
مگذار کہ پائمال گردیم | زاں سیم سرانِ آفرینش
تا چند بہ خواب ناز باشی | فارغ ز فغانِ آفرینش
مومن شده ہم زبانِ عرفی | از بہرِ امانِ آفرینش

"برخیز کہ شورِ کفر برخاست
اے فتنہ نشانِ آفرینش"

*

---

[1] سوانح شاہ اسمٰعیل شہید نعمی صفحہ ۳۹ و ۴۰

[2] ایضاً صفحہ ۴۰ و ۴۱ ، سوانح سید صاحب صفحہ ۲۴

خطی نسخہ "منظورۃ السعداء" (مؤلف مولانا سید جعفر علی بستویؒ) میں حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ کا ذکر خیر

جناب سید عبدالرحمن و سید زین العابدین بگویند که در رفتن آنجناب بسمت [illegible] شده

یکی مولوی برادر مولوی نصیرالدین و برادر زاده شیخ نجم الدین که یکیست همراه آنجناب بود و مراعات بسیار

از جناب آنجناب بر حال ایشان بود و ارادت ایشان در ابتدای حال بر دیگر یاران بحقیقت [illegible] بعد

رسیدن بمکه معظمه با غوای کج طبعان [illegible] در طبیعت ایشان هم رسیده بود در رفتن آنجناب [illegible]

[illegible] نشسته بودند که حاجی [illegible] عبدالرحیم که از [illegible] بر [illegible]

شرف اندوز خدمت حضرت امیرالمومنین آمدند آنجناب عزت و توقیر ایشان بسیار [illegible]

و در توصیف ایشان از زبان مبارک حضرت امیرالمومنین این کلمه بر آمد که [illegible]

میدانند [illegible] ایشان [illegible] بشنید [illegible]

حاجی عبدالرحیم

مرحوم باجازت حضرت امیرالمومنین در آن [illegible] اقامت [illegible] تا [illegible]

هندوستان [illegible] اسمعیل خان که مقام [illegible]

[illegible]

در [illegible] گردند

Marfat.com

رسیده‌اند از عصر ادا فرمودند همانجا از سپاهیان بنور رحم کثیر [illegible]

چنانچه نماز مغرب در مسجد میان توپچی بنی گذارده در حجره را

وایشان از پیرزادگان نامی بودند صدها مردم بر دست ایشان

ایشان با تمامی عزیزان خود نعمت بیعت حاصل نمودند و مریدان خود را طلبید

[illegible] دست آنجناب بشرف بیعت حاصل سازند همچنین مرشد کامل باز دستیاب [illegible]

دست سپس مریدان شان هم نعمت بیعت حاصل ساختند و آنجناب

دست مبارک موصوف تعلیم فرمودند تا [illegible]

[illegible] در روز دوم دعوت بخانه شان بودند سید [illegible] ولی محمد [illegible]

معمول و [illegible] بسیار سپاهی و نویسندگان جناب در [illegible]

[illegible] رحمة الله بودند در صحبت با جز از نام گردید و بیعت شان با تمامی اقربا

و اتباع و نوکران و زنان شان گردید [illegible]

[illegible] و شیر [illegible] بر جای اقامت آنجناب [illegible]

الطلب توجه شدند همراه ایشان آنجناب [illegible]

[illegible] ولی محمد درخواست دعا نمودند [illegible] فراوان

دارم میخواهم که بدعای آنجناب از اسراف [illegible] در سبیل خیر صرف

نگردد آنجناب برای ترقی ایمان شان و حسب مراد ایشان دعا نمودند و [illegible]

Marfat.com

اجابت کرد جماعت جماعت مردم برای بیعت می آمدند شرف اندوز میگردیدند
ولی محمد و دیگر مشرفا آمدند و ملا شرف الدین درخواست دعوت
شخصی دیگر هم در انجا نشسته بودند ایشان هم درخواست دعوت
بجا بنابین گفتگو شد جناب حضرت امیر المومنین فرمودند که تا خود
بنده اینقدر نفهمید که با دعوت همه کسی قبول میکنم اما تعیین روز در اختیار است
الیس اشرف خان مرحوم که نائبش مقرر است نهایت مخلص برادر هم
در مردم خود از هندوان جزیه و از مسلمانان عشر مقرر نموده است و جهاد در آن
منافق چون خفاش در گوشه نفاق خائف و ترسان دامان بجا بلوچی
و معذرت نمائی که باده کنان فکر او هم اینجا مذکور است یا مسلمان نمیشود
یا بکرده یار محمد خذلان میگردد حاجی عبد الرحیم صاحب از اینجا عشره هزار
نزل رسیده اند در عرصه دو هزار ان الله ملحق خواهند گشت درین اثنا
بزرگ خوانین که جای امان زنی برای آوردن امیر المومنین بمکان
خودها در پنجاب رفتند چنانچه حضرت امیر المومنین را در گذر هی
بیعت امامت بجا آوردند و جمیع مردمان آنجا حلقه ... خدمت
امیر المومنین در گردان نهادند و باتباع شرع شریف چالاک

Marfat.com

شدند و قضیه و مناقشه بابت املاک که با خودها میداشتند از سعی
آنجناب همه فیصل یافت اما اندکی که باقیمانده انهم بحکم الهی
فیصل خواهد شد چنانچه برای فیصل انحضرت امیرالمومنین بجائیکه
ناکسی بازار است تشریف آوردند انشاء الله تعالی امروز یا فردا
فیصل خواهد شد و تا تحریر خط هذا که سیزدهم محرم سنه ۱۲۴۵ هجری است
دیره امیرالمومنین در موضع بازار است حاجی عبدالرحیم صاحب مع رفقای
خود و امان الله خان صاحب مع همراهیان در مقام کدهی داخل لشکر
شده اند فقط انتهی هلال رمضان همانجا دیده شد و انجناب خادیخانرا
طلب فرمودند او جواب داد که درینجا نخواهم آمد اگر انجناب رونق افروز
موضع سلیم خان شوند حاضر شوم فرمودند که در سلیم خان می آئیم بتجیلر بیاید
پس بجمعیت شصت کس سلح از پیاده و سوار بیرون دره کوه باستاد آنجناب
قصد ملاقاتش نمودند مولنا محمد اسمعیل مانع شدند و رفتن خود برای ملاقات
او تجویز نمودند برین رای دیگر مخلصین انجناب هم اتفاق نمودند پس
آنجناب سخنان چند مولنا ممدوح فهمانیده بجمعیت صد کس از غازیان
با ایمان روانه فرمودند و صد کس دیگر را حکم دادند که سلح بفاصله قریب

Marfat.com

رفته استاده ماندند پس مولانا ممدوح بفاصله یک گوله تفنگ از مقام او استاده
قابل اخوندزاده و مولوی عبدالرحمن را فرستادند پس ایشان رفته با خادیخان
گفتند که حضرت امیرالمومنین مولانا محمد اسمعیل را برای ملاقات شما فرستاده
اند خادیخان گفت که ازینطرف با چند کس می آیم ازانطرف با چند کس
خود تشریف آرند پس مولانا ممدوح با چهار کس از قرابین چیان تشریف

امیرالمومنین ارشاد فرمودند که سواران کجا اند اینوقت بیایند که تعاقب
این پیادگان نمایند و توپها که آنها میبرند بستانند شیخ ولی محمد که حاضر بود عرض
نمودند که حضرت حال سواران نپرسید که چه شدند اکنون حال سواران بعرض
نمایم که چنانکه اول وهله سواران دورانی بر پیادگان حمله آوردند ازانجا که آنها
هجوم بسیار داشتند و پیادگان همراه آنجناب دران وقت اقل قلیل مانده بودند
حاجی عبدالرحیم خان مرحوم که مرد درویش و محب جان نثار حضرت امیرالمومنین
بودند از فرط محبت تاب نیاورده بگروه سواران ندا دادند که ای [illegible]
این انبوه لئیم طائفه قلیله حضرت امیرالمومنین را تنها [illegible] تسلیم

Marfat.com

جناب حضرت نمانده ما را هم زندگانی خوش نخواهد بود بیائید از جانب
یسار حمله کنیم چون حمله بر سواران دشمن نمودند از آنجا که اقل قلیل بودند و نیز
ولایتیان مثل خواص خان خٹک وغیره فرار نمودند تاب مقاومت با ان انبوه
کثیر که از سه هزار کم نبودند نیاوردند ناچار اکثری مثل حاجی عبدالرحیم و سید ابو محمد
و شیخ عبدالحکیم شربت شهادت نوشیدند و مثل سید موسی و رساله دار عبدالحمید خان
وغیرهم از زخمهای گران خورده از پشت زین زیر افتادند و بعضی مثل ارباب
بهرام خان و فتح خان پنجتاری وغیره چون انبوه کثیر سواران دورانی دیدند

Marfat.com

شہیدانِ بالاکوٹ

شہادت گاہِ بالاکوٹ سے واپسی پر

قبائے نور سے سج کر، لہو سے با وضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخرو ہو کر
فرشتے آسماں سے اُن کے استقبال کو اُترے
چلے اُن کے جلو میں با ادب، با آبرو ہو کر
جہانِ رنگ و بو سے ماورا ہے منزلِ جاناں
وہ گزرے اِس جہاں سے بے نیازِ رنگ بو ہو کر
جہادِ فی سبیل اللہ نصب العین تھا اُن کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہو کر
وہ رُہباں شب کو ہوتے تھے تو فرساں دن میں بنتے تھے
صحابہؓ کے چلے نقشِ قدم پہ ہو بہو ہو کر

Marfat.com

مُجاہد سر کٹانے کے لیے بے چین رہتا ہے
کہ سر افراز ہوتا ہے وہ خنجر در گلو ہو کر

سر میداں بھی استقبالِ قبلہ وُہ نہیں بھولے
کیا جامِ شہادت نوش اُنھوں نے قِبلہ[1] رُو ہو کر

زمین و آسماں ایسے ہی جانبازوں پہ روتے ہیں
سحابِ غم برستا ہے شہیدوں کا لہُو ہو کر

شہیدوں کے لہُو سے ارضِ بالاکوٹ مُشکیں ہے
نسیمِ صُبح آتی ہے اُدھر سے مُشکبُو ہو کر

نفیسؔ ان عاشقانِ پاک طینت کی حیات و موت
رہے گی نقشِ دہرِ اسلامیوں کی آبرُو ہو کر

○

(۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء)

---

[1] محاذِ جنگ میں امیرالمومنین حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور ان کے تمام جاں نثار ساتھی قدرتی طور پر قبلہ رُخ تھے۔ سیّد نفیس

Marfat.com

شجرۂ طریقت و جہاد

عصرِ حاضر میں جہاد فی سبیل اللہ کی روایت اللہ تعالیٰ نے حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے دوبارہ زندہ کی جسے آپ کے سلسلۂ طریقت و جہاد کے مردانِ سیف و قلم نے آج تک جاری رکھا ہے۔

مختصر نقشہ حسبِ ذیل ہے:

امیر المومنین، امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

(شہادت: بالاکوٹ ۱۲۴۶ھ)

سید العلماء، قدوۃ المجاہدین
حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ
(خلیفہ راستین حضرت سید احمد شہیدؒ)

سرحلقۂ مجاہدین ❶
حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلوی رحمہ اللہ
جانشین حضرت سید احمد شہیدؒ (م۱۲۵۲ھ مقام تھانہ، ہزارہ)

شرحبیل مجاہدین
حضرت حاجی شاہ عبد الرحیم ولایتی شہید رحمہ اللہ
(شہادت: توروضلع مردان)

نور الاسلام ❷
حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی رحمہ اللہ
(م ۱۲۵۹ھ)

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۷ھ)
(امیر المومنین جہاد شاملی ۱۸۵۷ء، ۱۲۷۳ھ)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۳ھ)
قاضی القضاۃ جہاد شاملی ۱۸۵۷ء

قطبِ عالم حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائپوری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۷ھ)
(معاون [illegible] تحریک شیخ الہند، تحریک ریشمی رومال)

قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوری رحمہ اللہ (م ۱۳۸۲ھ)
[illegible]

[illegible]
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ
بانی دارالعلوم دیوبند (م ۱۲۹۷ھ)

شیخ الہند
حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ
(م ۱۳۳۹ھ)

[illegible]
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی [illegible]
[illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

۱۲۴۵ ہجری

۲۱ رمضان المبارک

جنگ مایار میں حضرت امیر المومنین حضرت حاجی سید احمد شہیدؒ و حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کے سرفروش و جان نثار شہداء کی

اجتماعی قبر:۔

۱:۔ شہید اول عارف باللہ حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ
دادا پیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

۲:۔ سید ابو محمد نصیر آبادیؒ

۳:۔ میر رستم علی چل گانویؒ

۴:۔ شیخ عبد الحکیم پھلتیؒ

۵:۔ عبدالرحمٰن توروواتؒ

۶:۔ فضل الرحمٰن بردوانیؒ

۷:۔ کریم بخش گھاٹم پوریؒ

۸:۔ عبدالرحمٰن رائے بریلویؒ

نصب کردہ

سلطان حنیف اورکزئی

Marfat.com

اُذکُرُوا اللہَ حَتّٰی یَقُولُوا اِنَّہٗ مَجنُون

طالبان علاج تیرہ دروں را مژدہ باد کہ معجون ذکر ذوالجلال جلاء زنگ دل کا خوب نسخہ است

ضیاء القلوب

تصنیف جامع شریعت زیب طریقت خدا آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ظلہ

در مطبع مجتبائی محمد ممتاز علی طبع نمود

Marfat.com

Marfat.com

ولایق باشد بشرطیکه از کسی طمع ندارد و دل را از تعلق غیر الله پاک دارد و از هیچکس امید
و ترس بجز حق تعالی ندارد و بما سوای اُنس نگیرد و در طلب حق بی آرام و بی‌حیرت مضطر باشد
و هر جا که باشد با خدا باشد و بر بیش و کم نعمت الهی شکر نماید و از فقر و فاقه و تنگدستی و
قلت معیشت دل تنگ نشود بلکه فخر و عزت خود دران دارند شکر بجا آرد که این منصب انبیا
و اولیاست که مرا عنایت فرموده اند و با متعلقان خود برفق و تلطف و مهربانی معامله کند
و بنا فرمانی شان درگذرد و عذر آنها به پزیرد و از غیبت مردمان اجتناب نماید و عیب
مردم بپوشد و عیب خود را در نظر دارد و همه مسلمانان را از خود فضل داند و با کس بحث و
جدال نکند اگرچه حق بجانب او باشد و مهمان نوازی و مسافر پروری را پیشه خود سازد
و بصحبت غربا و مساکین راغب باشد و در خدمت علما و صلحا عزت و حرمت خود داند
و آنچه میسر آید بمصرفش صرف نماید تا زیان نرساند و تعلق دل با هیچ چیز ندارد و وجود
و عدم را برابر داند و لباس فقر را دوست دارد و هر قدر که طعام و لباس میسر آید قانع
بران باشد و ایثار پیشه خود سازد و گرسنگی و تشنگی را که طعام بدست محبوب [illegible]
و بسیار گرید و از عذاب الهی و بی نیازی او ترسان و لرزان باشد و موت را که [illegible]
هر وقت پیش نظر دارد و از دوزخ که جای فراق است پناه جوید و بهشت را که مقام
وصال است بطلبد و محاسبه بر خود لازم گیرد محاسبه روز بعد مغرب و محاسبه شب بعد صبح
کند و محاسبه آنرا گویند که حساب کند که در شب و روز از من چند نیکی و چند بدی [illegible]
بر نیکی شکر نماید و بر بدی توبه و استغفار کند. و صدق [illegible]
و در [illegible] غیر مشروع حاضر نشود و از [illegible]
خوشنودی برای خدا [illegible]
و [illegible]
[illegible]

و نیز از زیارت مزارات اولیا و مشایخ مشرف بوده باشد و بوقت فراغ خاطر نشسته بجانب روحانیت اوشان توجه نماید و حقیقت آنرا بصورت مرشد خود تصور نموده فیضیاب شود و برکت گیرد و گاه گاه بر مزارات عوام اهل اسلام رفته موت خود را یاد کند و از فاتحه اوشان را ثواب رساند و ادب و حکم مرشد خود را بجای ادب و حکم خدا تعالی و رسول الله صلی الله علیه وسلم داند که نائب اوشان ست و نیز هر کس که ازین فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب سلمه و مولوی محمد قاسم سلمه را که جامع جمیع کمالات علوم ظاهری و باطنی اند بجای من فقیر راقم اوراق بلکه بمدارج فوق از من شمارند اگرچه بظاهر معامله بعکس شد که اوشان بجای من و من بمقام اوشان شدم صحبت اوشان را غنیمت دانند که اینچنین کسان درین زمان نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بوده باشند و طریق سلوک که درین رساله نوشته شد در نظر شان تحصیل نمایند ان شاء الله تعالی بی بهره نخواهند ماند الله تعالی در عمر شان برکت دهاد و از تمامی نعماء عرفان و کمالات قربیت خود مشرف گرداناد و بمراتب عالیات رساناد و از نور هدایت شان عالم را منور گرداناد و تا قیامت فیض اوشان جاری دارد بحرمة النبی و آله الامجاد اللهم اغفر لنا و لوالدینا و لاوستادنا و لمشائخنا و لاحبائنا و لجمیع المؤمنین و المؤمنات الاحیاء منهم و الاموات برحمتک یا ارحم الراحمین

امین امین یارب العلمین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ذکر کیفیت سلاسل مشایخ طریقت رضوان الله علیهم

بیان سلسله طیبه حضرات چشتیه صابریه قدس سرهم باید دانست که فقیر حقیر ننگ خاندان و بدنام کننده بزرگان طریقه روسیاه امداد الله عفی الله عنه را

Marfat.com

ست بیعت دارد با صحبت و اجازت و خرقه از حضور هدایت گنجور قطب دوران پیشوای عارفان
نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و هادینا میانجیو شاه **نور محمد** جهنجهانوی چشتی ست قدس الله
اسراره و ایشان از شیخ المشایخ حاجی شاه عبد الرحیم شهید ولایتی و ایشان از شاه عبد الباری
امروهی و ایشان را از شاه عبد الهادی امروهی و ایشان از شاه عضد الدین ایشان از شاه محمد مکی
و ایشان از شاه محمدی و ایشان از شیخ محب الله آله آبادی و ایشان از شیخ ابو سعید گنگوهی
و ایشان از شیخ نظام الدین بلخی و ایشان از شیخ جلال الدین تهانیسری و ایشان از
قطب العالم عبد القدوس گنگوهی و ایشان را از شیخ محمد عارف ردولوی و ایشان را از
شیخ احمد عارف ردولوی ایشان را از شیخ عبد الحق ردولوی و ایشان از شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی و ایشان را از شیخ شمس الدین ترک پانی پتی و ایشان از مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر و ایشان را از شیخ فرید الدین شکر گنج مسعود اجودهنی و ایشان از خواجه
قطب الدین بختیار کاکی و ایشان را از خواجه معین الدین حسن سنجری و ایشان از خواجه
عثمان هارونی و ایشان را از خواجه حاجی شریف زندنی و ایشان از خواجه مودود چشتی و ایشان
از خواجه ابو یوسف چشتی و ایشان را از خواجه ابو محمد محترم چشتی و ایشان از خواجه ابی احمد ابدال
چشتی و ایشان از خواجه ابو اسحاق شامی و ایشان را از خواجه ممشاد علو دینوری و ایشان
از خواجه امین الدین ابو هبیره بصری و ایشان از خواجه حذیفه مرعشی و ایشان از خواجه
سلطان ابراهیم بن ادهم بلخی و ایشان را از خواجه جمال الدین فضیل بن عیاض
و ایشان را از خواجه عبد الواحد بن زید و ایشان را از امام العارفین خواجه حسن بصری
و ایشان از امیر المومنین علی کرم الله وجهه و ایشان را از سید المرسلین خاتم النبیین
مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و اصحابه اجمعین **سلسله چشتیه نظامیه** نیز
نیز حضرت عبد القدوس گنگوهی را اجازت طریقه نظامیه از شیخ خود شیخ ... و ایشان
محمد قاسم اودهی و ایشان را از سید بدهن بهرائچی از سید اجمل بهرائچی از سید

Marfat.com

جلال الدین بخاری رحمه الله مخدوم جهانیان جهان گشت از خواجه نصیر الدین روشن چراغ دهلی از سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد بداونی از خواجه فرید الدین شکر گنج مذکور تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم **سلسله علیه قادریه قدوسیه** و نیز حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوهی را اجازت و خرقه طریقه قادریه از پیر خود درویش محمد بن قاسم اودهی از سید بدهن بهرایچی از سید اجمل بهرایچی از مخدوم جهانیان جهان گشت سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسی از شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین بن علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی علی الهکاری از شیخ ابو الفرح طرطوسی از عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از داود طائی از شیخ حبیب عجمی از امام حسن بصری از امیر المومنین علی کرم الله وجهه از سرور عالم صلی الله علیه وسلم **ایضا**

و نیز فقیر را درین طریقه قادریه اجازت از مرشدم حضرت مولانا میانجیو نور محمد جهنجهانوی از حاجی عبد الرحیم شهید ولایتی از سید رحم علی شاه از سید عبد الرزاق از سید عبد الحی از سید محمد غوث از سید ابو محمد از سید شاه محمد از سید قمیص الاعظم از سید الیاس مغربی از سید عبد الحق مغربی از سید مولانا مغربی از سید احمد قدسی از سید عبد القادر رابعی از سید عبد الوهاب از سید موسی از سید یحیی زاهد از سید زین الدین از سید عبد الرزاق از غوث الثقلین عبد القادر جیلانی تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم ؛ **سلسله علیه نقشبندیه قدوسیه** و نیز حضرت پیران اجمل بهرایچی را از مرشد خود شاه اسحق و ایشان از خواجه عبید الله احرار از خواجه مولانا یعقوب چرخی از خواجه علاء الدین عطار از خواجه بهاء الدین نقشبند ؛

Marfat.com

خواجه سید امیر کلال از خواجه محمد بابا سماسی از خواجه عزیزان علی رامیتنی
از خواجه محمود ابوالخیر فغنوی از خواجه محمد عارف ریوگری از خواجه عبدالخالق غجدوانی
از خواجه یوسف همدانی از خواجه ابوعلی فارمدی از خواجه امام ابوالقاسم قشیری
از خواجه ابوعلی دقاق از خواجه ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجه ابوبکر شبلی از سید الطائفه
جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داود طائی از خواجه
حبیب عجمی از امام الاولیا حسن بصری از امیرالمومنین علی کرم الله وجهه از سرور
عالم صلی الله علیه وسلم + **ایضاً** + ونیز درین سلسله فقیر را اجازت وخرقه
از مرشد خود مولانا میانجیو نور محمد شاه وایشان از حضرت سید احمد شهید از شاه عبدالعزیز
از شاه ولی الله از شاه عبدالرحیم از شاه سید عبدالله از سید آدم بنوری از امام
ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجه باقی بالله از خواجه امکنگی از مولانا درویش
از مولانا زاهد از خواجه عبیدالله احرار تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم **ایضاً**
ونیز فقیر را بیعت واجازت این طریقه از مرشد سابق خود حضرت مولانا وهادینا خاتمه
مجاهدین ملا نصیرالدین دهلوی وایشان از شاه محمد آفاق دهلوی از خواجه ضیاءالله
از خواجه محمد زبیر از خواجه حجة الله محمد نقشبند ثانی از خواجه محمد معصوم از حضرت
مجدد تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم + **سلسله سهروردیه قدوسیه**
ونیز قطب العالم عبدالقدوس گنگوهی را از مرشد مرشد مرشد خود سید
بڈہانچی وایشان از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابوالفتح از والد
خود صدرالدین از والد خود شیخ بهاءالدین زکریا ملتانی از امام الطریقه شیخ شهاب الدین
سهروردی از شیخ ضیاءالدین ابوالنجیب سهروردی از شیخ وجیه الدین عبدالقاهر
سهروردی از شیخ ابومحمد بن عبدالله از شیخ احمد دینوری از شیخ ممشاد علو دینوری
از حضرت جنید بغدادی از معروف کرخی تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم

Marfat.com

سلسله کبرویه قدوسیه ونیز شیخ جلال الدین بخاری را اجازت طریقه کرد

از شیخ حمید الدین سمرقندی از شمس الدین بن ابو محمد بن محمود بن ابراهیم بن ادهم از شیخ

علا یار خالدی از شیخ احمد بابا کمال جندی از شیخ نجم الدین کبری از عمار یاسر از

ابو النجیب سهروردی از شیخ احمد غزالی از ابو بکر نساج از ابو القاسم گرگانی از خواجه

ابو عثمان مغربی از ابو علی کاتب از شیخ علی رودباری از سید الطائفه جنید بغدادی

تا سرور عالم صلی الله علیه وسلم

مناجات

خداوندا باین پیران عظام
بحق آل و ازواج و باصحاب
بغوث و فرد و ابرار و باوتاد
رست نفس کافر کیش خونخوار

بوقت مرگ کن با خیر انجام
بجمله اولیا و ابدال و اقطاب
بعشاق و بعباد و بزهاد
اله العالمین با نگهدار

بخود مشغول دار اندر حیاتم
اگر میرم [illegible]

الخاتمه خاتمه از بنده حقیر محمد حسین مخلص فقیر

عیان از جسم دو عالم هست او — او ست در گلهای عالم رنگ و بو
شد بظلمت گاه دل او نور دل — شد تجلی گاه او هر طور دل

جسمش در صورت خیر البشر — آمده ما را هدیه بسر
شد قبول جان ما او تا ابد — گر قبول ما قبول او بود

گر قبول حق تو خواهی ای جوان — بشنو از من نکته های جاودان
دست خود در کار دل با رشو — دائما با درد و غم ها یار شو

گر گوئی چون بود پنهان حصول — گو میت با اهل دل راه نزول
گر میسر نیست اهل درد دل — در طلب هرگز نباشی مضمحل

موقف عزلت برای خویش گیر — پس تصانیف محمد پیش گیر
گر نباشی مستطیع فهم آن — این ضیا القلب کن ورد زبان

چونکه محنت ها از آن پیدا شود — پس محبت ها از آن پیدا شود
بشنو از من آنکه پنهان گفته است — حضرت حاجی امداد الله است

الحمد این ضیا القلب طبع — طبع گردیده بی فیض درا
آنکه تصحیحش بهمت کرده است — و آنکه مولانا محمد قاسم است

عبد رزاق است میدان کاتبش — خوشنویسی همچو خلاق خوش نویس
ناظم خمسش فقیر خسته دل — [illegible] میان [illegible]

حسب فرمایش سید شمشیر علی صاحب محرر دفتر [illegible] دهلی طبع شد

تمت بالخیر